کتاب مقدس میں سے

روت

اور

۱ اور ۲ سموایل کی کتابیں

پنجاب بیبل سوسیٹی کی طرف سے شایع ہوئی

وکیل ہندوستان پریس سے

۱۸۷۹ء

دفعہ اول

۳۰۰۰ جلد

روت کی کتاب

پہلا باب

اب قاضیوں کی ریاست کے وقت میں ایسا ہوا کہ اُس
سرزمین میں کال پڑا اور یہوداہ کے بیت لحم سے ایک مرد اپنی
جورو اور دو بیٹوں سمیت نکلا کہ موآب کے ملک میں جا بسے
(۲) اُس آدمی کا نام الیملک اور اُسکی جورو کا نام نعومی تھا اور اُسکے
دو بیٹوں کے نام محلون اور کلیون تھے یے یہوداہ کے بیت لحم
کے افراتی تھے سو وے موآب کی سرزمین میں آئے اور وہاں

رہے (۳) اور نعومی کا شوہر الیملک مرگیا اور وہ اور اُسکے دونوں بیٹے باقی رہ گئے تھے (۴) اُن دونوں نے موآب کی عورتوں میں سے جوروان کیں ایک کا نام عرفہ اور دوسری کا نام روت تھا اور وے دس برس کے قریب وہاں رہے بعد اُسکے محلون اور کلیون دونوں مرگئے سو وہ عورت اپنے دو بیٹوں سے اور اپنے خاوند سے تنہا رہی +

(۶) تب وہ اپنی دونوں بہوؤں سمیت اُٹھی تاکہ وہ موآب کی سرزمین سے لوٹ جاوے اسلئے کہ اُس نے موآب کے ملک میں یہہ حال سُنا کہ خداوند نے اپنے لوگوں کی خبر لی تھی کہ اُنہیں روٹی دی (۷) سو وہ اُس جگہ سے جہاں وہ تھی دونوں بہوؤں سمیت چل نکلی اور سفر کی کہ یہوداہ کی سرزمین کو جائے (۸) اور نعومی نے اپنی دونوں بہوؤں سے کہا تم دونوں اپنے اپنے میکے کو جاؤ جیسے تم نے میرے دونوں مرحوموں سے اور مجھ سے مہربانی کی ویسے ہی خداوند تم سے مہربانی کرے (۹) خداوند ایسا کرے کہ ہر ایک تم میں سے اپنے خصم کے گھر میں آرام

پاوے تب اُسنے اُنہیں چوما اور اُنہوں نے ملکے آواز بلند کی اور روئیں (۱۰) پھر اُن دونوں نے اُسے کہا سو نہیں بلکہ ہم تیرے ساتھ تیرے لوگوں کے درمیان جائینگے (۱۱) اور نعومی بولی اے میری بیٹیو پھر جاؤ میرے ساتھ کاہے کو آتی ہو کیا میرے رحم میں اور بیٹے ہیں جو تمہارے خصم ہوویں (۱۲) اے میری بیٹیو پھر جاؤ کیونکہ میں زیادہ بڑھیا ہوں اور خصم کرنے کے لائق نہیں اگر میں کہتی کہ مجھے اُمید ہے بشرطیکہ آج کی رات میرا خصم ہوا اور میں لڑکے جنتی (۱۳) سو کیا تم جب تک کہ وے بڑے ہوتے اُن کے لئے انتظار کرتیں اور اُن کے انتظار میں خصم نہ کرتیں نہیں میری بیٹیو میں تمہارے سبب سے زیادہ دلگیر ہوں اسلئے کہ خداوند کا ہاتھ میری مخالفت میں بڑھایا گیا ہے (۱۴) تب اُنہوں نے پھر آواز بلند کی اور روئیں اور عرفہ نے اپنی ساس کی چمّیاں لیں پر روت اُس سے لپٹی رہی (۱۵) اور اُس نے کہا کہ دیکھ تیرے خاوند کے بھائی کی جورو اپنے کنبے اور اپنے معبود کے پاس پھر گئی تو بھی اپنے خاوند کے بھائی کی جورو کے پیچھے چلی جا۔

(۱۶) روت بولی مجھکو تنگ مت کر کہ میں تجھے تنہا چھوڑوں اور تیرے پیچھے نہ چلوں کیونکہ جہاں تو جائیگی میں جاؤنگی اور جہاں تو رہیگی میں رہونگی تیرے لوگ میرے لوگ اور تیرا خدا میرا خدا ہوگا (۱۷) جہاں تو مریگی وہیں میں مرونگی اور وہیں میں بھی گاڑی جاؤنگی خداوند مجھ سے ایسا ہی اور اُس سے زیادہ کرے اگر موت کے سوا کوئی دوسرا سبب مجھکو تجھ سے جدا کر دے (۱۸) جب اُسنے دیکھا کہ وہ اُس کی ہمراہی پر نپٹ مائل ہے تب وہ کہنے سے باز رہی *

(۱۹) سو وے دونوں روانہ ہوئیں یہاں تک کہ بیت لحم میں آئیں جب وے بیت لحم میں داخل ہوئیں تو سارے شہر میں دھوم مچی اور وے بولے کہ یہہ نعومی ہے (۲۰) اُس نے اُنہیں کہا مجھکو نعومی مت کہو بلکہ مرہ کہو اسلئے کہ قادرِ مطلق نے مجھ سے نہایت تلخی کی (۲۱) میں بھری پوری گئی اور خداوند مجھکو خالی پھیر لایا پس تم کیوں مجھے نعومی کہتی ہو حالانکہ خداوند میرا مدعی ہوا اور قادرِ مطلق نے مجھکو دکھ دیا (۲۲) غرض

نعومی اور اُسکے ساتھ اُسکی بہو موآبی روت دونوں موآب کے ملک سے یہاں پہنچیں اور جَو کاٹنے کے موسم میں بیت لحم میں داخل ہوئیں ÷

دوسرا باب

نعومی کے خصم کا ایک رشتہ دار تھا اِلیملک کے گھرانے میں بڑا مالدار جس کا نام بوعز تھا (۲) سو موآبی روت نے نعومی سے کہا مجھے اجازت دیجئے تو میں کھیتوں میں جاؤں اور جو کوئی مہربانی کی نظر مجھپر کرے اُسکے پیچھے پیچھے بالیں چن لاؤں اور وہ اُسسے بولی جا میری بیٹی (۳) سو وہ گئی اور کھیت میں آکے کاٹنیوالوں کے پیچھے بالیں چُننے لگی اور ایسا اتفاق ہوا کہ کھیت کا وہ حصہ اِلیملک کے رشتہ دار بوعز کا تھا ÷

(۴) اور دیکھو کہ بوعز بیت لحم سے آپہنچا اور کاٹنیوالوں سے بولا خداوند تمہارے ساتھ اور وے جواب میں بولے خداوند تجھے برکت دے (۵) پھر بوعز نے اپنے چاکر سے جو کاٹنیوالوں پر

معین تھا پوچھا کہ یہہ کس کی چھوکری ہے (۶) ہاکرنے جو کاٹنیوالوں پر معین تھا جواب دیا اور کہا کہ یہہ موآبی چھوکری ہے جو موآب سے نعومی کے ساتھہ لوٹ آئی (۷) اور وہ بولی مہربانی کر کے مجھکو کاٹنیوالوں کے پیچھے پولیوں کے بیچ میں بالیں چُنکے جمع کرنے دیجئے سو یہہ آکے صبح سے اب تک کہ گھر میں کچھہ تھوڑا آرام کرنے کے لئے رہی یہاں حاضر ہے (۸) بوعز نے روت کو کہا میری بیٹی کیا تو میری نہ سُنیگی کہ تو دوسرے کھیت میں بالیں چُننے کو نہ جا اور یہاں سے نہ نکل بلکہ اسی طرح میری چھوکریوں کے ساتھہ ساتھہ رہ (۹) اس کھیت پر جسے وے کاٹتے ہیں نگاہ رکھہ اور اُنکے پیچھے پیچھے چلی جا کیا میں نے ان جوانوں کو حکم نہیں کیا کہ تجھے نہ چھوئیں اور جب تو پیاسی ہو تو ٹھلیوں پاس جا اور وہی جو میرے جوانوں نے بھرا ہے پی (۱۰) تب وہ مُنھہ کے بل جھکی اور زمین پر سجدہ کیا اور اُسے کہا کیا باعث ہے کہ تو نے مہربانی کی نظر مجھہ پر کی ہے کہ میری خبر لیتا ہے حالانکہ میں اجنبی عورت ہوں (۱۱) اور بوعز نے جواب دیا اور اُسے کہا کہ مجھپر وہ سب ظاہر

کیا گیا ہے جو کچھ تونے اپنے خاوند کے مرنے کے بعد اپنی ساس
کے ساتھہ کیا اور کیونکر تونے اپنے باپ کو اور اپنی ماں کو اور اپنے
وطن کو چھوڑا اور ان لوگوں میں جنھیں تو اس سے پیشتر نہ جانتی
تھی آئی (۱۲) خداوند تیرے کام کا بدلا دے بلکہ خداوند اسرائیل
کے خدا کیطرف سے جسکے پروں تلے بھروسا کرکے آئی تجھکو پورا
بدلا دیا جاوے (۱۳) تب وہ بولی اے میری مالک کاشکہ تیری
مہربانی کی نظر مجھ پر ہو کہ تونے مجھے دلاسا دیا اور باتوں میں اپنی
لونڈی کی دلداری کی اگرچہ میں تیری لونڈیوں میں سے ایک
کے برابر نہیں (۱۴) پھر بوعز نے اُسے کہ کھانے کے وقت تو یہاں
آ اور روٹی کھا اور اپنے نوالے سرکے میں بھگو تب وہ کاٹنیوالوں
کے پاس بیٹھ گئی اور اُسنے اُسکے پاس بھونا ہوا اناج دھر دیا سو اُسنے
کھایا اور سیر ہوئی اور کچھ چھوڑ دیا (۱۵) اور جب وہ بالیں چُننے
اُٹھی تو بوعز نے اپنے جوانوں کو کہا کہ اُسے پولیوں کے بیچ میں
بھی چُننے دو اور اُسے اُلاہنا مت دو (۱۶) اور اُسکے لئے مٹھوں
سے قصداً گرا دو اور چھوڑ دو کہ وہ چنے اور اُسے کوئی ملامت نکرے

(۱۷) سو وہ شام تک چنتی رہی اور جو کچھ اُسنے چنا تھا اُسے جھاڑا سو وہ قریب ایک ایفہ جَو کے ہوا (۱۸) سو وہ اُسے اُٹھا کے شہر کو گئی اور جو کچھ اُس نے چنا تھا سو اُسکی ساس نے دیکھا اور اُس نے وہ بھی جو سیر ہو کے چھوڑا تھا نکالکے اپنی ساس کو دیا (۱۹) پھر اُسکی ساس نے اُس سے پوچھا کہ تو نے آج کہاں بالیں چنیں اور کہاں محنت کی مبارک ہو وہ جس نے تیری خبر لی تب اُسنے اپنی ساس پر اُسے جسکے یہاں محنت کی تھی ظاہر کیا اور کہا کہ اُس شخص کا نام جسکے یہاں آج میں نے محنت کی بوعز ہے (۲۰) نعومی نے اپنی بہو سے کہا وہ خداوند سے برکت پائے کہ جس نے زندوں اور مردوں سے اپنی مہربانی باز نہ رکھی اور نعومی نے اُسے کہا کہ یہ شخص ہمارا قرابتی ہے اُن میں سے جو چھڑا لینے کا حق رکھتے ہیں (۲۱) موآبی روت بولی اُسنے مجھے یہہ بھی کہا کہ جب تک میرے کاٹنے کا موسم رہے تو میرے جوانوں کے ساتھ ساتھ رہا کر (۲۲) نعومی نے اپنی بہو روت سے کہا میری بیٹی خوب ہے کہ تو اُسکی چھوکریوں کے ساتھ ہمیشہ جایا کرے اور وے تجھے دوسرے کھیت پر نہ پاویں

(۲۳) سو وہ بوعز کی لونڈیوں کے ساتھ جب تک جو اور گیہوں کاٹنے کا موسم رہا جایا کی اور اپنی ساس کے یہاں رہا کی ✣

تیسرا باب

پھر اُسکی ساس نعومی نے اُسے کہا میری بیٹی کیا میں تیرا چین نہ چاہوں کہ جس میں تیری بھلائی ہو (۲) اب کیا بوعز ہمارے رشتہ داروں میں سے نہیں جس کی لونڈیوں کے ساتھ تو رہی تھی دیکھ وہ آج رات کھلیہان میں جو پھٹکیگا (۳) سو تو نہا دھو اور خوشبو لگا اور اپنی پوشاک پہن اور کھلیہان کو اُتر جا اور جب تک وہ کھا پی نہ چکے تب تک اپنے تئیں اُس مرد پر ظاہر مت کر (۴) جب وہ سونے کو جائے تو اُس جگہ کو جہاں وہ سونے جائیگا دیکھ تب تو اندر جا اور اُس کے پانوں کھول اور وہیں پڑ رہ اور وہ سب جو تجھے کرنا مناسب ہے تجھ سے کہیگا (۵) اُسنے اپنی ساس کہا سب جو کچھ تو نے مجھ سے کہا میں کرونگی ✣

(۶) چنانچہ وہ کھلیہان کو اُتر گئی اور جو کچھ کہ اُسکی ساس نے

حکم دیا تھا ویسا ہی سب کیا (۷) اور جب بوعز کھا پی چکا اور اُسکا دل خوش
ہوا تو وہ جا کے ڈھیر کی ایک طرف جا کے لیٹا تب وہ دبے پاؤں
آئی اور اُسکے پاؤں کو کھولا اور وہیں پڑ رہی ۔

(۸) اور ایسا ہوا کہ آدھی رات کو وہ مرد ڈر گیا اور اُس نے
کروٹ لی اور کیا دیکھتا ہے کہ ایک عورت اُسکے پاؤں پاس
پڑی ہے (۹) تب اُس نے پوچھا تو کون ہے وہ بولی میں تیری
لونڈی روت ہوں سو تو اپنی لونڈی پر اپنی کملی کو پھیلا کیونکہ تو ان
میں سے ہے جو چھڑانے کا حق رکھتے ہیں (۱۰) وہ بولا خداوند
تجھے برکت دے میری بیٹی کہ تو نے پہلے کی نسبت اب کے وقت
زیادہ مہربانی کر دکھائی کہ تو نے جوانوں کا خواہ دولتمند خواہ
مسکین اُن کا پیچھا نہ کیا (۱۱) اب اے میری بیٹی مت ڈر سب
کچھ جو تو کہتی ہے میں تجھ سے کرونگا کیونکہ میرے لوگوں کا تمام
شہر جانتا ہے کہ تو نیک عورت ہے (۱۲) اور یہ سچ ہے
کہ میں چھڑانے کا حق رکھتا ہوں لیکن ایک اور بھی ہے جو قرابت
میں مجھ سے زیادہ نزدیک ہے (۱۳) اس رات رہ جا اور صبح کو

اگر وہ قرابت کا حق ادا کرنا چاہے تو خیر قرابت کا حق ادا کرے اور
اگر وہ تیرے ساتھ قرابت کا حق ادا کرنا نہ چاہے تو زندہ خداوند کی
قسم ہے میں قرابت کا حق ادا کرونگا صبح تک پڑی رہ ۔

(۱۴) سو وہ صبح تک اُسکے پاؤں پاس پڑی رہی اور صبح کو
ایسے سویرے کہ کوئی ایک دوسرے کو نہ پہچان سکے اُٹھ کھڑی
ہوئی تب اُس مرد نے کہا ظاہر ہونے نہ پاوے کہ کھلیہان میں
کوئی عورت آئی تھی (۱۵) پھر اُسنے کہا چادر کو جو تیرے اوپر ہے
پھیلا اور اُسے تھامے رہ جب اُسنے اُسے تھاما تو اُسنے چھ پیمانے
جو کے ناپے اور اُسے اُس پر رکھ دیا سو وہ شہر کو گئی (۱۶) جب وہ
اپنی ساس پاس آئی تو اُس نے کہا اے میری بیٹی تو کون ہے اُس نے
سب کچھ جو اُس مرد نے اُس سے کیا تھا بیان کیا (۱۷) اور کہا مجھکو اُسنے یہ چھ
پیمانے جو کے دیئے کیونکہ اُسنے مجھے کہا کہ تو اپنی ساس پاس خالی ہاتھ
نہ جانا (۱۸) تب اُسکی ساس نے کہا بیٹھی رہ میری بیٹی جب تک
کہ وہ بات جو ہونہار ہے ظاہر نہ ہو اسلئے کہ وہ شخص جب تک
اس کام کو آج ہی تمام نہ کریگا آرام نہ لیگا ۔

چوتھا باب

تب بوعز پھاٹک پر گیا اور وہاں جا بیٹھا اور کیا دیکھتا ہے
کہ وہ قرابتی چھڑانے والا جس کا ذکر بوعز نے کیا تھا آتا ہے سو اُسنے
کہا اے فلانے آئیے اور یہاں ایک کنارے بیٹھیے سو وہ
پھر کے آ بیٹھا (۲) اور اُسنے شہر کے بزرگوں میں سے دس
آدمی کو بلایا اور کہا یہاں بیٹھو سو وے بیٹھے (۳) تب اُس نے
اُس قرابتی کو کہا نعومی جو موآب کے ملک سے پھر آئی یہہ ٹکڑا زمین کا
بیچتی ہے جو ہمارے بھائی الیملک کا مال تھا (۴) سو
میں نے چاہا کہ تیرے کان میں کھولکر کہوں اب تو ان لوگوں کے
حضور جو بیٹھے ہیں اور میری گروہ کے بزرگوں کے آگے اُسے
مول لے اور تو اگر اُسے چھوڑائیگا تو چھڑا اور اگر نہیں تو میرے
آگے اقرار کر تا کہ مجھکو معلوم ہو کیونکہ تیرے سوا کوئی نہیں چھڑا
سکتا اور میں تیرے بعد ہوں وہ بولا میں چھڑاؤنگا (۵) تب بوعز
نے کہا کہ جس دن تو وہ زمین نعومی کے ہاتھ سے مول لے تو

روت موآبی اُس مردے کی جورو سے بھی مول لینا ہوگا تاکہ اُس
مردے کا نام اُسکی میراث پر قائم کرے ✤

(۶) تب اُس رشتہ دار نے کہا میں اپنے لئے اُسے چھڑا نہیں سکتا
نہ ہو کہ میں اپنی میراث خراب کروں اُس کے چھڑانے کا جو میرا
حق ہے تو ہی لے مجھے اُسکے چھڑانے کا مقدور نہیں (۷) اور
اسرائیل میں چھڑانے اور بدل کرنے وقت ہر بات کے ثابت کرنے
کے لئے یہہ گذرے زمانے میں معمول تھا کہ مرد اپنی جوتی اُتارتا
اور اپنے پڑوسی کو دیتا تھا یہہ اسرائیل میں گواہی دینے کا طور تھا
(۸) سو اُس قرابتی نے بوعز کو کہا کہ تو آپ ہی مول لے اور پھر اپنا
جوتا اُتارا ✤

(۹) اور بوعز نے بزرگوں اور سارے لوگوں کو کہا تم آج کے
دن گواہ ہو کہ میں نے الیملک اور کلیون اور محلون کا سب کچھ نعومی
کے ہاتھ سے مول لیا (۱۰) سوا اُسکے میں نے محلون کی جورو موآبی
روت کو بھی خریداری سے اپنی جورو کیا تاکہ اُس مردے کے نام کو
اُسکی میراث میں قائم کرے اور اُس مردے کا نام اُسکے بھائیوں اور

اُسکے مکان کے دروازے سے کٹ نہ جاے تم آج کے دن گواہ
ہو (۱۱) تب سارے لوگوں نے جو پھاٹک پر تھے اور اُن بزرگوں
نے کہا کہ ہم گواہ ہیں خداوند اِس عورت کو جو تیرے گھر میں آئی ہے
راخل اور لیاہ کی مانند کرے جن دونوں نے اسرائیل کا گھر بنایا
تو افراتہ میں زور پیدا کر اور بیت لحم میں تیرا نام پھیلے (۱۲) اور تیرا
گھر اُس نسل سے جو خداوند تجھے اِس عورت سے دیگا پھارض کے گھر
سا ہو جسے تمر یہوداہ کے لئے جنی ٭
(۱۳) تب بوعز نے روت کو لیا سو وہ اُسکی جورو ہوئی اور جب
اُس نے اُس سے خلوت کی تو وہ خداوند کے فضل سے حاملہ ہوئی
اور بیٹا جنی (۱۴) اور عورتوں نے نعومی کو کہا خداوند مبارک ہے کہ
جسنے آج کے دن تجھکو بنا چھڑانیوالے کے نہ چھوڑا تاکہ اُسکا نام
اسرائیل میں مشہور ہو (۱۵) اور وہ تیری دوبارہ حیات کا باعث
اور تیرے بڑھاپے کا پالنے والا ہوگا کہ تیری بہو جو تجھے پیار کرتی
ہے اور تیرے لئے سات بیٹوں سے بہتر ہے اُسنے جنی (۱۶) اور
نعومی نے اُس لڑکے کو لیا اور اپنی گود میں رکھا اور اُسکی دوا

ہوئی (۱۷) تب اُسکے پڑوس کی عورتیں اُسکا نام لیکے بولیں کہ نعومی کے لئے بیٹا پیدا ہوا اور اُنہوں نے اُس کا نام عوبید رکھا وہ یسی کا باپ ہوا جو داؤد کا باپ تھا ۔

(۱۸) سو پھارس کا نسل نامہ یہہ ہے کہ پھارس سے حصرون پیدا ہوا (۱۹) اور حصرون سے رام پیدا ہوا اور رام سے عمیناداب پیدا ہوا (۲۰) اور عمیناداب سے نحسون پیدا ہوا اور نحسون سے سلمون پیدا ہوا (۲۱) اور سلمون سے بوعز پیدا ہوا اور بوعز سے عوبید پیدا ہوا (۲۲) اور عوبید سے یسی پیدا ہوا اور یسی سے داؤد پیدا ہوا ۔

پہلا باب

کوہستان اِفرائیم میں راماتیم صوفیم کا ایک شخص تھا اور اُسکا نام اِلقانہ تھا وہ یروحام کا بیٹا تھا جو الیہو کا بیٹا جو توحو کا بیٹا جو صوف افراتی کا بیٹا تھا (۲) اُسکی دو جورواں تھیں ایک کا نام حنہ تھا اور دوسری کا فننہ اور فننہ اولاد والی تھی اور حنہ بے اولاد تھی (۳) یہہ شخص ہر سال اپنے شہر سے روانہ ہوکے سیلا میں رب الافواج کے آگے سجدہ کرنے اور قربانی گذراننے کو جاتا تھا اور عیلی کے دو بیٹے حفنی اور فینحاس وہاں خداوند

کے کاہن تھے *

(۴) اور ایسا تھا کہ جس جس وقت القانہ ذبیحہ گذرانتا تھا تو اپنی
جورو فنینہ کو اُس کا اور اُسکے بیٹوں اور اُسکی بیٹیوں کے حصّے دیتا
تھا (۵) پر خنہ کو دوہرا حصّہ دیا کرتا تھا اسلئے کہ وہ خنہ کو چاہتا تھا
لیکن خداوند نے اُس کا رحم بند کر رکھا تھا (۶) سو اُس کی سوت
اُسے کڑھانے کے لئے نہایت چھیڑتی تھی اس واسطے کہ خداوند
نے اُسکا رحم بند کر رکھا تھا (۷) اور ہر برس جب وہ خداوند کے
گھر جاتا تھا تو اسی طور سے یہہ اُسے چھیڑتی تھی سو وہ روتی تھی
اور کُچھ نہ کھاتی تھی (۸) سو ایسا ہوا کہ اُسکے خاوند القانہ نے اُسے
کہا کہ اے خنہ تو کیوں روتی ہے اور کیوں نہیں کھاتی اور
تیرا دل کیوں کڑھتا ہے تیرے لئے میں کیا دس بیٹوں سے اچھا
نہیں (۹) غرض سیلا میں جب وے کھا پی چکے تو خنہ اُٹھی
اور اُس وقت عیلی کاہن خداوند کی ہیکل کی چوکھٹ پاس کرسی پر
بیٹھا ہوا تھا اور وہ نہایت دلگیر تھی سو اُس نے خداوند سے دعا
مانگی اور زار زار روئی (۱۱) اور اُس نے منت مانی اور کہا اے

رب الافواج اگر تو اپنی لونڈی کی مصیبت پر نظر کرے اور مجھے یاد فرماوے اور اپنی لونڈی کو فراموش نہ کرے اور اپنی لونڈی کو فرزند نرینہ بخشے تو میں اُسے خداوند کے لئے نذر گذرانونگی جب تک کہ وہ جیئے اُسترا اُس کے سر پر کبھو نہ پھریگا (۱۲) اور ایسا ہوا کہ جب وہ خداوند کے آگے دعا کر رہی عیلی نے اُسکے مُنہہ پر غور سے نظر کی (۱۳) مگر حنہ اپنے دل ہی میں کہتی تھی کہ فقط اُسکے ہونٹھ ہلتے تھے پر اُسکی آواز نہ سُنی جاتی تھی سو عیلی کو گمان ہوا کہ وہ نشے میں ہے (۱۴) سو عیلی نے اُسے کہا کہ کب تک تو نشے میں رہیگی تو اپنی مے اپنے سے جدی کر دے (۱۵) تب حنہ نے جواب دیا اور کہا نہیں اے میرے خداوند میں تو دلگیر عورت ہوں میں نے نہ مے نہ کوئی نشہ پیا پر خداوند کے آگے اپنا دل اُنڈیل دیا ہے (۱۶) تو اپنی لونڈی کو بلیعال کی بیٹی مت جان میں تو اپنی فکروں اور دکھوں کے ہجوم سے اب تک بول رہی ہوں (۱۷) تب عیلی نے جواب دیا اور کہا کہ سلامت جا اور اسرائیل کا خدا تیری مراد جو تو نے اُس سے مانگی ہے پوری

کرے (۱۸) اُس نے کہا کہ تیری مہربانی کی نظر تیری لونڈی پر ہو تب وہ عورت گئی اور کھانا کھایا اور پھر اُسکا چہرہ اُداس نہ رہا (۱۹) اور وے سویرے اُٹھے اور خداوند کے آگے سجدہ کیا اور پھرے اور رامہ میں اپنے گھر پر آئے اور القانہ اپنی جورو حنہ سے ہمبستر ہوا سو خداوند نے اُسے یاد کیا (۲۰) اور ایسا ہوا کہ حنہ کے حاملہ ہونے کے بعد جب دن پورے ہوئے وہ بیٹا جنی اور اُس کا نام سموایل رکھا اسلئے کہ اُسنے کہا کہ میں نے اُسے خداوند سے مانگکے پایا ہے (۲۱) اور وہ مرد القانہ اپنے سارے گھر سمیت اُس برس کی قربانی اور اپنی منت خداوند کے آگے چڑھانے کو گیا (۲۲) لیکن حنہ نہ گئی کیونکہ اُسنے اپنے خاوند سے کہا کہ جب تک کہ لڑکے کا دودھ چھڑایا نہ جائے میں یہیں رہونگی اور پھر اُسے لیکے جاؤنگی تاکہ وہ خداوند کے سامھنے حاضر ہو اور پھر ہمیشہ وہیں رہے (۲۳) سو اُس کے خاوند القانہ نے اُسے کہا جو تجھے بھلا لگے سو کر جب تک کہ تو اُس کا دودھ نہ چھڑائے ٹھہری رہ فقط اِتنی غرض ہے کہ خداوند اپنے سخن کو برقرار رکھے سو وہ عورت

ٹھہری رہی اور اپنے بیٹے کو دودھ پلایا کی یہانتک کہ اُسکا دودھ چھڑایا ٭

(۲۴) اور جب اُس نے اُس کا دودھ چھڑایا تو اُسے اپنے ساتھ لے چلی اور تین جوان بیل اور ایک ایفہ آٹے کا اور مے کی ایک مشک کو اپنے ساتھ لیا اور اُس لڑکے کو سیلا میں خداوند کے گھر لائی اور وہ لڑکا بہت ہی چھوٹا تھا (۲۵) تب اُنہوں نے ایک جوان بیل کو ذبح کیا اور لڑکے کو عیلی پاس لائے (۲۶) اور وہ بولی اے میرے آقا تیری جان کی قسم اے میرے آقا میں وہی عورت ہوں جو تیرے پاس خداوند کے آگے یہاں کھڑی ہو کے دعا مانگتی تھی (۲۷) مینے اس لڑکے کے لئے دعا مانگی تھی سو خداوند نے میرا سوال جو مین نے اُس سے کیا تھا پورا کیا (۲۸) سو مینے بھی اُسے خداوند کو عاریت دیا تاکہ ساری عمر خداوند کا ہو اس لئے کہ یہہ خداوند سے طلب کیا گیا تھا اور اُسنے وہاں خداوند کے آگے سجدہ کیا ٭

دوسرا باب

اور حنّہ نے دعا مانگی اور کہا کہ میرا دل خداوند سے خوش ہے خداوند سے میرا سینگ اُونچا ہوا میرا مُنھ میرے دشمنوں کے سامھنے کھولا گیا کیونکہ میں تیری نجات سے خوشوقت ہوئی (۲) خداوند کی مانند کوئی قدوس نہیں تیرے سوا کوئی نہیں کوئی چٹان ہمارے خدا کی مانند نہیں (۳) غرور سے بہت باتیں نہ کہو اور بڑا بول تمہارے مُنھ سے نہ نکلے کیونکہ خداوند دانش کا خدا ہے اور اعمال اُسکے آگے تولے جاتے ہیں (۴) زور آوروں کی کمانیں ٹوٹیں اور وے جو لڑکھڑاتے تھے اُنکی کمریں مضبوط ہوئیں (۵) وے جو پیٹ بھرے تھے آپ ہی روٹی کے لئے مزدور ہو گئے اور وے جو بھوکھے تھے اُنہوں نے فراغت پائی بلکہ بانجھ سات جنتی اور اولاد والی ناطاقت ہو گئی ہے (۶) خداوند مارتا ہے اور جلاتا ہے اور وہی گور میں اُتارتا ہے اور وہی اُٹھاتا ہے (۷) خداوند مسکین کرتا ہے اور دولتمند کرتا ہے

پست کرتا ہے اور بلند کرتا ہے (۸) ناچیز کو خاک پر سے وہی اُٹھا کھڑا کرتا ہے اور کنگال کو کوڑے سے اُٹھا لیتا ہے تا اُنہیں امیروں کے درمیان بٹھائے اور حشمت کے تخت کا مالک کرے کہ زمین کی تھونیاں خداوند کی ہیں اور اُس نے دنیا کی بنا اُنپر رکھی ہے (۹) وہ اپنے مقدسوں کے قدم پر نگاہ رکھتا ہے پر شریر اندھیرے میں چپ چاپ پڑے رہینگے کیونکہ قوت ہی سے کوئی فتح نہیں پاتا (۱۰) خداوند کے مخالف ٹکڑے ٹکڑے کیئے جائینگے اُسکے حکم سے آسمان پر سے اُنپر بادل گرجینگے خداوند زمین کی انتہاؤں کی عدالت کریگا اور وہ اپنے بادشاہ کو زور بخشیگا اور اپنے مسیح کے سینگ کو بلند کریگا (۱۱) اور اِلقانہ رامہ میں اپنے گھر کو گیا اور وہ لڑکا عیلی کاہن کے آگے خداوند کی خدمت کررہا *

(۱۲) اُس عیلی کے بیٹے نبی بلعال تھے اُنہوں نے خداوند کو نہ پہچانا (۱۳) اور کاہن کا دستور لوگوں کے ساتھ یہہ تھا کہ جب کوئی شخص قربانی چڑھاتا تھا تو کاہن کا نوکر گوشت پکانے

کے وقت ایک سہ شاخہ کانٹا اپنے ہاتھ میں لئے ہوئے آتا تھا (۱۴) اور
اُس کو گوشت میں جو کڑاہ یا دیگچے یا ہنڈے یا ہانڈی میں تھا مارتا
تھا سب جتنا اُس کانٹے میں نکلتا تھا کاہن آپ لیتا تھا سو وے
سیلا میں سارے اسرائیلیوں سے جو وہاں جاتے تھے یونہیں
کرتے تھے (۱۵) اور ایسا بھی ہوتا تھا کہ اُس سے پہلے کہ چربی
جلائی جائے کاہن کا خدمتگار آتا اور اُس شخص سے جس نے
قربانی کی کہتا کہ کباب کرنے کے لئے کاہن کو گوشت دے کیونکہ وہ
تجھ سے پکا گوشت نہیں بلکہ کچا لیگا (۱۶) اور اگر اُسے کسی
نے کہا کہ ابھی وے چربی جلاویں تب جتنا تیرا جی چاہے لیجیو تو وہ اُسے
جواب دیتا نہیں تو مجھے ابھی دے نہیں تو میں چھین لونگا ❊
(۱۷) سو اُن جوانوں کا گناہ خداوند کے آگے بہت بڑا تھا کیونکہ
لوگ خداوند کی قربانی سے گھن کرتے تھے ❊
(۱۸) پر سموایل جو لڑکا تھا کتان کا افود پہنے ہوئے خداوند
کے آگے کام کیا کرتا تھا (۱۹) اور اُس کی ما اُس کے لئے ایک
چھوٹا کرتا بنا کے سال بہ سال جب اپنے خاوند کے ساتھ سالیانی

قربانی چڑھانے آتی تھی تو لایا کرتی تھی ✦

(۲۰) سو عیلی نے القانہ اور اُسکی جورو کو دعا دی اور کہا خداوند تجھکو اس عورت سے اُس عاریت کے عوض میں جو خداوند کو دی گئی نسل دے اور وے اپنے گھر کو گئے (۲۱) پھر حنّہ پر خداوند نے نظر کی اور وہ حاملہ ہوئی اور تین بیٹے اور دو بیٹیاں جنی اور وہ لڑکا سموایل خداوند کے حضور بڑھتا گیا ✦

(۲۲) اور عیلی نہایت بوڑھا ہوا اور اُسنے وہ سب کچھ سُنا جو کہ اُسکے بیٹے سارے اسرائیل سے کیا کیا کرتے تھے اور کیونکر اُن عورتوں سے جو جماعت کے خیمے کے آستانے پر غول کی غول اکٹھی ہوتی تھیں ہم آغوشی کرتے تھے (۲۳) اور اُسنے انہیں کہا تم ایسے کام کس لئے کرتے ہو کہ میں تمہاری بدذاتیاں تمام قوم سے سنتا ہوں (۲۴) نہیں میرے بیٹو کیونکہ یہہ اچھی بات نہیں جو میں سنتا ہوں کہ تم خداوند کے لوگوں کے پھر جانے کے باعث ہوتے ہو (۲۵) اگر ایک انسان دوسرے کا گناہ کرے تو منصف اُس کا انصاف کریگا لیکن اگر انسان خداوند کا گناہ

کرے تو اُسکی شفاعت کون کر سکیگا باوجود اُسکے اُنہوں نے اپنے باپ کا کہا نہ مانا کیونکہ خداوند اُنہیں قتل کیا چاہتا تھا (۲۶) اور وہ لڑکا سموایل بڑھتا گیا اور خداوند اور آدمیوں کے آگے مقبول ہوتا چلا ✦

(۲۷) تب ایک مرد خدا عیلی پاس آیا اور اُسے کہا خداوند یوں فرماتا ہے کیا میں تیرے آبائی خاندان پر جب وہ مصر میں فرعون کے ملک میں تھا ظاہر نہیں ہوا (۲۸) اور میں نے اُسے بنی اسرائیل کے سارے فرقوں میں سے چن لیا تاکہ میرا کاہن ہو اور میرے مذبح پر قربانی کرے اور خوشبو جلاوے اور میرے آگے افود پہنے اور میں نے ساری قربانیاں جو بنی اسرائیل آگ سے گذرانتے ہیں تیرے باپ کے گھرانے کو نہ دیں (۲۹) پس تم کیونکر میرے اُس ذبیحے اور میرے ہدئیے کو جو میرے حکم سے مسکن میں گذرانے جاویں ٹھکراتے ہو اور کیوں تو اپنے بیٹوں کو مجھ سے زیادہ بزرگی دیتا ہے کہ تم میری قوم اسرائیل کے ہدیوں سے اچھے سے اچھا کھا کے موٹے بنو (۳۰) سو خداوند اسرائیل کا خدا فرماتا ہے

کہ میں نے تو کہا تھا کہ تیرا گھرانہ اور تیرے باپ کا گھرانہ ہمیشہ میرے
حضور میں چلے پر اب خداوند فرماتا کہ یہہ مجھہ سے دور ہووے کیونکہ
وے جو مجھے تعظیم کرتے ہیں میں اُنکو بزرگی دونگا پر وے جو میری
تحقیر کرتے ہیں بیقدر ہونگے (۳۱) دیکھہ وے دن آتے ہیں
کہ میں تیرا بازو اور تیرے باپ کے گھرانے کا بازو کاٹ ڈالونگا
کہ تیرے گھر میں کوئی بوڑھا نہ ہونے پاوے (۳۲) اور اُس ساری
بھلائی کے درمیان جو وہ اسرائیل کے ساتھہ کریگا تو گھر میں
مصیبت دیکھیگا کہ تیرے گھر میں کبھی کوئی بوڑھا نہ ہوگا (۳۳) اور
تیرا وہ شخص کہ جسے میں اپنے مذبح سے کاٹ نہ ڈالونگا وہ
تیری آنکھونکا پھوڑ ڈالنیوالا ہوگا اور تیرے دل کا دکھہ دینیوالا اور تیرے
گھر کی ساری بڑھتی جوانی میں مریگی (۳۴) اور یہہ جو تیرے دونوں بیٹوں
حفنی اور فینحاس پر گذریگا تیرے لئے ایک نشانی ہوگی وے
دونوں کے دونوں ایک ہی دن مرینگے (۳۵) اور میں اپنے
لئے ایک دیندار کاہن برپا کرونگا جو سب کچھہ میرے دل خواہ
اور میرے خاطر خواہ کریگا اور میں اُسکے لئے ایک استوار گھر

بناؤنگا اور وہ ہمیشہ میرے مسیح کے آگے آگے چلیگا (۳۶) اور ایسا ہوگا کہ ہر ایک شخص جو تیرے گھر میں بچ رہیگا ایک ٹکڑے روپے اور ایک نوالے روٹی کے لئے اُسکے سامھنے آکے سجدہ کریگا اور کہیگا کہانت کا کوئی کام مجھے دیجئے کہ میں ایک ٹکڑا روٹی کھایا کروں ✦

تیسرا باب

اور وہ لڑکا سموایل عیلی کے سامھنے خداوند کی خدمت کرتا تھا اور اُن دنوں میں خداوند کا کلام کمیاب تھا کہ کوئی رویا برملا نہ ہوتی تھی (۲) اور اُسی وقت ایسا ہوا کہ جب عیلی اپنی جگہہ لیٹا تھا اور اُسکی آنکھیں دھندلانے لگیں ایسا کہ وہ دیکھہ نہ سکتا تھا (۳) اور خدا کا چراغ خداوند کی ہیکل میں کہ جہاں خدا کا صندوق تھا اب تک نہ بجھا تھا اور سموایل لیٹا تھا (۴) کہ خداوند نے سموایل کو پکارا وہ بولا میں حاضر (۵) اور دوڑکے عیلی پاس گیا اور کہا تونے جو مجھے پکارا ہے میں حاضر ہوں وہ بولا میں

نہیں پکارا پھر لیٹ جا سو وہ جا کے لیٹ رہا (۶) اور خداوند نے سموایل کو پھر پکارا سموایل اُٹھکے عیلی پاس گیا اور بولا میں حاضر ہوں کہ تو نے مجھے بلایا اُسنے کہا اے میرے بیٹے میں نے نہیں بلایا پھر لیٹ جا (۷) پر سموایل نے ہنوز خداوند کو پہچانا نہ تھا اور نہ خداوند کا کلام اُس پر ظاہر ہوا (۸) پھر خداوند نے تیسری دفعہ سموایل کو پکارا اور وہ اُٹھکے عیلی پاس گیا اور کہا میں حاضر ہوں کہ تو نے مجھے بلایا ہے عیلی نے معلوم کیا کہ خداوند نے اُس لڑکے کو پکارا تھا (۹) تب عیلی نے سموایل کو کہا جا اور پڑا رہ اور ایسا ہوگا کہ جب وہ تجھے پکارے تو کہیو اے خداوند فرما کیونکہ تیرا بندہ سنتا ہے سو سموایل اپنی جگہہ جا کے لیٹ رہا (۱۰) تب خداوند آ کھڑا ہوا اور آگے کی طرح پکارا سموایل سموایل بولا فرما کیونکہ تیرا بندہ سنتا ہے *

(۱۱) اور خداوند نے سموایل کو کہا کہ دیکھ میں اسرائیل کے درمیان ایک کام کرونگا جس سے ہر ایک سننے والے کے دونوں کان سنسنا جائینگے (۱۲) اُس دن میں عیلی پر سب کچھہ لاؤں گا جتنا میں نے

اُس کے گھرانے کے حق میں کہا ہے جب میں شروع کرونگا تو میں انجام کو پہنچاؤنگا (۱۳) کیونکہ میں نے اُسے کہا کہ میں اُس بدکاری کے سبب جسے اُسنے جانا اُسکے گھر سے ابدتک انتقام لونگا کہ اُس کے بیٹوں نے اپنے تئیں لعنتی کیا ہے اور اُسنے اُنہیں نہ گھُڑکا (۱۴) اور اسی لئیے عیلی کے گھرانے کی بابت میں نے قسم کہائی کہ عیلی کے گھرانے کی بدکاری کسی ذبیحے یا ہدیے کے سبب اگرچہ ابدتک کئے جائیں کاٹی نہ جایگی ❖

(۱۵) پھر سموایل صبح تک سورہا تب اُسنے خداوند کے گھر کے دروازے کھولے اور سموایل عیلی پر رویا ظاہر کرنے سے ڈرتا تھا (۱۶) تب عیلی نے سموایل کو بلایا اور کہا اے میرے بیٹے سموایل وہ بولا میں حاضر (۱۷) تب اُسنے پوچھا وہ کیا بات ہے جو اُسنے تجھ سے کہی اُسے مجھ سے پوشیدہ نہ کیجئے اگر تو کچھ بھی اُن باتوں میں جو اُسنے تجھ سے کہیں کوئی بات چھپاوے تو خدا تجھ سے ایسا ہی کرے اور اُس سے زیادہ (۱۸) تب سموایل نے اُس سے سارا کلام بیان کیا اور اُس سے کچھ نہ چھپایا وہ بولا یہہ خداوند ہے جو بھلا جانے

سو کرے (۱۹) اور سموایل بڑا ہوتا چلا اور خداوند اُسکے ساتھ تھا اور اُسنے اُسکی باتوں میں سے کسی کو زمین پر گرنے نہ دیا ✚

(۲۰) اور سارے بنی اسرائیل نے دان سے لیکے بیر سبع تک جانا کہ سموایل خداوند کا نبی مقرر ہوا (۲۱) اور خداوند سیلا میں پھر ظاہر ہوا اسلیئے کہ خداوند نے اپنے تئیں سیلا میں سموایل پر خداوند کے کلام سے پھر ظاہر کیا ✚

چوتھا باب

اور سموایل کی بات سارے بنی اسرائیل کو پہنچی اور ایسا ہوا کہ بنی اسرائیل فلسطیوں سے لڑنے کو نکلے اور ابن عزر کے آس پاس خیمہ گاہ کی اور فلسطیوں نے افیق میں خیمے کھڑے کئے (۲) اور فلسطیوں نے اسرائیل کے مقابلے میں اپنی صفیں باندھیں اور جب وے باہم مقابل ہوئے تو اسرائیل نے فلسطیوں سے شکست پائی اور انہوں نے اُنکے لشکر میں سے قریب چار ہزار آدمی کے مارے ✚

(۳) اور جب لوگ لشکرگاہ میں پھر آئے تھے تب اسرائیل کے بزرگوں نے کہا کہ خداوند نے ہم کو فلسطیوں کے سامھنے کیوں شکست دی آؤ ہم خدا کے عہد کا صندوق سیلا سے اپنے پاس لے آئیں تا کہ وہ ہمارے درمیان ہوکے ہم کو ہمارے دشمنوں کے ہاتھ سے رہائی دیوے (۴) سو اُنہوں نے سیلا میں لوگ بھیجے تا کہ رب الافواج کے عہد کے صندوق کو جو کروبیوں کے درمیان دھرا رہتا ہے وہاں سے لے آویں اور عیلی کے دونوں بیٹے حفنی اور فینحاس خدا کے عہد کے صندوق پاس وہاں حاضر تھے (۵) اور جب خداوند کے عہد کا صندوق لشکرگاہ میں آپھنچا تو سارے اسرائیل خوب للکارے ایسا کہ زمین لرز گئی (۶) اور فلسطیوں نے جو للکارنے کی آواز سُنی تو بولے کہ ان عبرانیوں کی لشکرگاہ میں یہہ کیسی للکارنے کی آواز ہے پھر اُنہوں نے معلوم کیا کہ خداوند کا صندوق لشکرگاہ میں آپھنچا (۷) سو فلسطی ڈر گئے کہ اُنہوں نے کہا خدا لشکرگاہ میں آیا اور بولے ہم پر واویلا ہے اسلئے کہ اس سے پہلے ایسا کبھو نہ ہوا

(۸) ہم پر واویلا ہے ایسے خداے قادر کے ہاتھ سے ہمیں کون بچائیگا یہہ وہ خدا ہے جس نے مصریوں کو میدان میں ہر ایک قسم کی بلا سے مارا (۹) اے فلسطیو تم مضبوط ہو اور مردانگی کرو تا کہ تم عبرانیوں کے بندے نہ بنو جیسے کہ وے تمہارے بندے بنے بلکہ مرد کی طرح بہادری کرو اور لڑو *

(۱۰) سو فلسطی لڑے اور بنی اسرائیل نے شکست کھائی اور ہر ایک اپنے اپنے خیمے کو بھاگا اور وہاں نہایت بڑی خونریزی ہوئی کہ تیس ہزار اسرائیلی پیادے مارے پڑے (۱۱) اور خدا کا صندوق لوٹا گیا اور عیلی کے دو بیٹے حفنی اور فینحاس مارے گئے *

(۱۲) تب بنی بنیامین میں کا ایک شخص لشکر سے دوڑا اور کپڑے پھاڑے ہوئے اور سر پر خاک ڈالے ہوئے اُسی روز سیلا میں پہنچا (۱۳) اور جب وہ پہنچا تو دیکھو کہ عیلی راہ کے کنارے ایک کرسی پر بیٹھا ہوا انتظار کر رہا تھا کہ اُسکا دل خدا کے صندوق کے لئے کانپ رہا تھا اور جیونہیں اُس شخص نے شہر میں پہنچکے خبر دی تو سارا شہر چلایا (۱۴) اور عیلی نے جو چلانے کی آواز سنی

تو اُس نے کہا کہ یہہ شور کیسا ہے اور وہ شخص جھپ آ پہنچا اور عیلی کو خبر دی (۱۵) اور عیلی اٹھانوے برس کا بوڑھا تھا اور اُسکی آنکھیں دھندھلی ہو گئی تھیں اور اُسے کُچھ سوجھتا نہ تھا (۱۶) سو اُس شخص نے عیلی سے کہا میں فوج میں سے آتا ہوں اور میں آج ہی لشکر کے بیچ سے بھاگا ہوں اور وہ بولا اے میرے بیٹے کیا خبر ہے (۱۷) اُس قاصد نے جواب دیا اور کہا بنی اسرائیل فلسطیوں کے آگے سے بھاگے اور لوگوں میں بھی بڑی خونریزی ہوئی اور تیرے دونوں بیٹے بھی حفنی اور فینحاس موئے اور خدا کے صندوق کو لے گئے (۱۸) اور جیونہیں اُس نے خدا کے صندوق کا ذکر کیا وہ کرسی پر سے پیچھے کو پچھاڑ کھا کے پھاٹک کے کنارے گرا اور اُسکی گردن ٹوٹ گئی اور وہ مر گیا کہ وہ بوڑھا آدمی اور بھاری تھا اور وہ چالیس برس بنی اسرائیل کا قاضی رہا ✦

(۱۹) اور اُسکی بہو فینحاس کی جورو پیٹ سے تھی اور اُسکے جننے کا وقت نزدیک تھا اور جب اُسنے یے خبریں سنیں کہ خدا کا صندوق لے لیا گیا اور اُسکے سسر اور خاوند مر گئے تو وہ جھککے

جنی کیونکہ دردزہ نے اُسپر غلبہ کیا (۲۰) اور اُسکے مرتے وقت اُن عورتوں نے جو وہاں حاضر تھیں اُسے کہا مت ڈر کہ تو بیٹا جنی ہے پر اُس نے جواب نہ دیا بلکہ توجہ نہ کی (۲۱) اور اُس نے اُس لڑکے کا نام ایکبود رکھا اور بولی کہ حشمت اسرائیل سے جاتی رہی اس باعث کہ خدا کا صندوق لے گیا گیا اور اُسکے سسر اور خاوند کے سبب بھی (۲۲) اور وہ بولی کہ حشمت اسرائیل سے جاتی رہی کہ خدا کا صندوق لے لیا گیا ✦

پانچواں باب

اور فلسطیوں نے خداوند کے صندوق کو لیا اور ابن عزر سے اشدود تک پہنچایا (۲) اور جب فلسطی خدا کے صندوق کو لے آئے تو اُنہوں نے اُسے دجون کے گھر میں داخل کیا اور دجون کے برابر رکھا ✦

(۳) اور اشدودی جو صبح کو اُٹھے تو دیکھا کہ دجون خداوند کے صندوق کے آگے اوندھے منہہ زمین پر گر پڑا ہے تب

اُنہوں نے دجون کو اُٹھا کے اُسکے مکان پر پھر قائم کیا (۴) پھر جو وے دوسرے دن کی صبح کو سویرے اُٹھے تو دیکھو دجون خداوند کے صندوق کے آگے مُنہہ کے بھل زمین پر گرا پڑا تھا اور دجون کا سر اور اُس کے ہاتھوں کے دونوں پنجے دہلیز پر کٹے پڑے تھے فقط مچھلی کی صورت اُسپے ثابوت رہی (۵) اس لئے دجون کے کاہن اور سب کوئی جو دجون کے گھر میں داخل ہوتے ہیں دجونکی دہلیز پر اشدود میں آج تک پانو نہیں رکھتے ہیں (۶) تب خداوند کا ہاتھ اشدودیوں پر بھاری پڑگیا اور اُس نے اُنھیں برباد کیا اور اشدود کو اُسکی نواحی کے لوگوں سمیت بواسیر سے مارا (۷) اور اشدودیوں نے جب دیکھا کہ ایسا ہوا تو بولے کہ اِسرائیل کے خدا کا صندوق ہمارے ساتھ نہ رہیگا کیونکہ اُسکا ہاتھ ہم پر اور ہمارے معبود دجون پر بھاری ہے (۸) سو اُنہوں نے فلسطیوں کے سارے قطبوں کو بلا بھیجکے اپنے یہاں اکٹھا کیا اور کہا ہم اسرائیل کے خدا کے صندوق کو کیا کریں تب اُنہوں نے جواب دیا کہ چاہئے کہ اِسرائیل کے خدا کے صندوق کو جات میں لے جاویں

چنانچہ وے اسرائیل کے خدا کے صندوق کو وہاں لے گئے (۹) اور جب وے اُسے لے گئے تھے تو ایسا ہوا کہ خداوند کا ہاتھ اُس شہر پر بڑھایا گیا کہ اُس پر بڑی تباہی لاوے اور اُس نے اُس شہر کے لوگوں کو چھوٹے سے لیکے بڑے تک مارا اور اُنکے سفروں میں بواسیر کا غلبہ ہوا (۱۰) تب اُنہوں نے خدا کا صندوق عقرون کو بھیجا مگر جیونہیں خدا کا صندوق عقرون میں پہنچا تو ایسا ہوا کہ عقرونی چلائے کہ وے اسرائیل کے خدا کا صندوق ہم میں اسلئے لائے ہیں کہ ہم کو اور ہمارے لوگوں کو قتل کریں (۱۱) سو اُنہوں نے فلسطیوں کے قطبوں کو بلا کے جمع کیا اور کہا کہ اسرائیل کے خدا کے صندوق کو روانہ کرو کہ وہ اپنی جگہہ پر جاوے تاکہ وہ ہم کو اور ہمارے لوگوں کو قتل نہ کرے کیونکہ وہاں سارے شہر میں موت کی بڑی دہوم ہوئی اور خدا کا ہاتھ نہایت بھاری تھا (۱۲) اور وے لوگ جو مرے نہ تھے بواسیر میں گرفتار تھے اور شہر کی فریاد آسمان تک گئی تھی ✣

چھٹواں باب

سو خداوند کا صندوق سات مہینے تک فلسطیوں کے ملک میں رہا (۲) تب فلسطیوں نے کاہنوں اور نجومیوں کو بلایا اور کہا کہ ہم خداوند کے اس صندوق کو کیا کریں ہمیں بتاؤ کہ ہم کیونکر اُسے اُسکے مکان کو پہنچا دیویں (۳) وے بولے اگر تم اسرائیل کے خدا کے صندوق کو پھر بھیجتے ہو تو خالی مت بھیجو بلکہ ایک تقصیر کی قربانی اُس کے لئے ساتھ بھیجو تب تم چنگے ہوگے اور تمہیں دریافت ہوگا کہ وہ تم سے کس لئے دستبردار نہیں ہوتا (۴) تب اُنہوں نے پوچھا کہ وہ کون سی تقصیر کی قربانی ہے جو ہم اُسکے پاس بھیجیں وے بولے کہ فلسطی قطبوں کے شمار کے مطابق پانچ سنہلے بواسیر اور سونے ہی کے پانچ چوہے کہ تم سب اور تمہارے قطب ایک ہی آزار میں مبتلا ہو (۵) سو تم اپنے بواسیر کی صورتیں اور اُن چوہوں کی مورتیں جو ملک کو خراب کرتے ہیں بناؤ اور اسرائیل کے خدا کی حشمت جانو شاید کہ وہ تم سے اور تمہارے معبود اور تمہاری سرزمین پر

سے ہاتھ اُٹھاوے (۶) تم کیوں اپنے دل کو سخت کرتے ہو جیسا کہ مصریوں نے اور فرعون نے اپنے دل کو سخت کیا جسوقت کہ اُسنے عجائب قدرتیں اُنہیں دکھلائیں سو کیا اُنہوں نے اُن لوگونکو جانے نہ دیا اور وے چلے نہ گئے (۷) اب تم ایک نئی گاڑی بناؤ اور دو دودھوالی گائیں جو جوئے تلے نہ آئی ہوں لو اور اُن گایوں کو گاڑی میں جوتو اور اُن کے بچوں کو گھر میں اُنکے پیچھے رہنے دو (۸) اور خداوند کا صندوق لیکے اُس گاڑی پر رکھو اور سونے کی چیزیں جو تقصیر کی قربانی کے لئے اُسکے پاس بھیجتے ہو ایک صندوقچے میں دھر کے اُسکے پہلو میں رکھدو اور اُسے روانہ کرو کہ چلی جاوئے (۹) اور تاکو اگر وہ اُسکی سرحد کی سمت بیت شمس کو چڑھے تو اُسی نے ہم پر یہہ بلا عظیم بھیجی اور اگر نہ جاوے تو ہمیں دریافت ہوگا کہ اُسکا ہاتھ ہم پر نہیں چلا بلکہ یہہ حادثہ جو ہم پر ہوا اتفاقی تھا ✦

(۱۰) سو لوگوں نے ایسا ہی کیا کہ دو دودھوالی گائیں لیں اور اُنہیں گاڑی میں جوتا اور اُن کے بچوں کو گھر میں بند کیا۔

(۱۱) اور خداوند کے صندوق اور سونے کے چوہوں اور اپنے بواسیر

کی صورتوں کے صندوقچے کو گاڑی پر لادا (۱۲) سو اُن گایوں نے
بیت شمس کی سڑک کی طرف سیدھی راہ لی اور اُس شاہراہ پر چلیں
اور چلتے ہوئے ڈکارتی تھیں اور دہنے یا بائیں ہاتھ نہ مڑیں
اور فلسطی قطب اُنکے پیچھے بیت شمس کے سوانے تک گئے
(۱۳) اور بیت شمس کے لوگ وادی میں گیہوں کی فصل کاٹ رہے تھے
اُنہوں نے جو آنکھیں اوپر کیں تو صندوق کو دیکھا اور دیکھتے
ہی خوش وقت ہوئے (۱۴) اور گاڑی بیت شمسی یشوع کے کھیت میں
آئی اور وہاں کھڑی ہو رہی جہاں ایک بڑا پتھر تھا سو اُنہوں نے گاڑی
کی لکڑیوں کو چیرا اور گایوں کو سوختنی قربانی کر کے خداوند کے لئے
گذرانا (۱۵) اور لاویوں نے خداوند کے صندوق کو اُس صندوقچے
سمیت جو اُسکے ساتھ تھا جس میں سونے کی چیزیں تھیں نیچے اُتارا
اور اُس کو اُس بڑے پتھر پر رکھا اور بیت شمس کے لوگوں
نے اُسی دن خداوند کے لئے سوختنی قربانیاں کیں اور ذبیحوں کو
ذبح کیا (۱۶) اور جب اُن فلسطی پانچ قطبوں نے یہہ دیکھا تو وے
اُسی دن عقرون کو پھرے (۱۷) اور یے سونے کے بواسیر

جو تھے سو فلسطیوں نے تقصیر کی قربانی کے لئے خداوند کو گذرانے اُن میں ایک اشدود کی طرف سے تھا اور ایک غزہ کی اور ایک اسقلون کی اور ایک جات کی اور ایک عقرون کی (۱۸) اور یے سونے کے چوہے فلسطیوں کے پانچ قطب کے شہروں کے شمار کے مطابق تھے خواہ محکم شہروں کے خواہ باہر کے گاؤں کے جتنے ابیل کے بڑے پتھر تک تھے جسپر اُنہوں نے خداوند کے صندوق کو رکھا تھا جو آج کے دن تک بیت شمسی یشوع کے کھیت میں موجود ہے ❖

(۱۹) اور اُس نے بیت شمس کے لوگوں کو مارا اسلئے کہ اُنہوں نے خداوند کے صندوق کے بھیتر دیکھا سو اُس نے پچاس ہزار اور ستر آدمی اُن میں سے مار ڈالے اور وہاں کے لوگوں نے اس سبب سے کہ خداوند نے لوگوں میں سے بہتوں کو مار ڈالا نہایت افسوس کیا (۲۰) سو بیت شمس کے لوگ بولے کہ کس کی مجال ہے کہ اس خداوند خدا قدوس کے آگے کھڑا ہووے اور وہ ہمارے پاس سے کس کی طرف جاوے ❖

(۲۱) تب اُنھوں نے قاصدوں سے قریت یعاریم کے لوگوں کو کہلا بھیجا اور کہا کہ فلسطی خداوند کے صندوق کو پھیر لائے ہیں تم آؤ اور اُسے اپنے یہاں لے جاؤ ✤

ساتواں باب

تب قریت یعاریم کے لوگ آئے اور خداوند کے صندوق کو لے جا کے ابینداب کے گھر میں جو ٹیلے پر ہے رکھا اور اُس کے بیٹے العزر کو مقدس کیا کہ خداوند کے صندوق کی نگہبانی کرے (۲) اور ایسا ہوا کہ اُس وقت سے کہ صندوق نے قریت یعاریم میں قیام پکڑا ایک مدت بیت گئی کیونکہ اُسکو بیس برس کا عرصہ ہوا اور سارے بنی اسرائیل نے خداوند کے لئے نالے کئے ✤

(۳) اور سموایل نے اسرائیل کے سارے گھرانے کو خطاب کر کے کہا کہ اگر تم اپنے سارے دلوں سے خداوند کیطرف پھرتے ہو تو ان اجنبی معبودوں کو اور عستارات کو اپنے درمیان سے نکال پھینکو اور خداوند کی طرف اپنے دلونکو مستعد کرو اور اُسی اکیلے کی

بندگی کرو کہ وہ فلسطیوں کے ہاتھ سے تمہیں رہائی دیگا (۴) تب
بنی اسرایل نے بعلیم اور عستارات کو نکال پھینکا اور اکیلے خداوند
کی بندگی کی (۵) پھر سموایل نے کہا کہ سارے بنی اسرایل کو
مصفاہ میں جمع کرو اور میں تمہارے لئے خداوند سے دعا مانگونگا
(۶) سو وے سب مصفاہ میں فراہم ہوئے اور پانی بھر کے خداوند
کے آگے انڈیلا اور اُس دن روزہ رکھا اور وہاں بولے کہ ہمنے
خداوند کا گناہ کیا ہے اور سموایل مصفاہ میں بنی اسرایل کی
عدالت کرتا تھا (۷) اور جب فلسطیوں نے سنا کہ بنی اسرایل مصفاہ
میں فراہم ہوئے ہیں تو اُن کے قطب بنی اسرایل کے مقابل
چڑھ آئے سو بنی اسرایل یہہ سُنکے فلسطیوں سے ڈر رہے (۸) اور
بنی اسرایل نے سموایل کو کہا کہ چپکا مت ہو پر خداوند ہمارے
خداوند کو پکارا کرتا کہ وہ ہم کو فلسطیوں کے ہاتھ سے بچاوے ٭
(۹) سموایل نے بھیڑ کا دودھ پیتا بچہ لیکے اور اُسے کل سوختنی
قربانی کرکے خداوند کو گذرانا اور سموایل بنی اسرایل کے لئے
خداوند کے حضور چلایا اور خداوند نے اُسکی سُنی (۱۰) اور جسوقت

سموایل اُس سوختنی قربانی کو گذرانتا تھا تو فلسطی جنگ کے لئے اسرائیل
کے مقابل نزدیک آئے تب خداوند فلسطیوں کے اوپر اُسی دن
بڑی ٹرپ سے گرجا اور اُنہیں پریشان کیا اور وے بنی اسرائیل
سے مارے پڑے (۱۱) اور اسرائیل کے لوگوں نے مصفاہ
سے نکلکے فلسطیوں کو رگیدا اور بیت کر کے نیچے تک اُنھیں مارتے
چلے گئے (۱۲) تب سموایل نے ایک پتھر لیکے اُسے مصفاہ اور
شین کے بیچوں بیچ نصب کیا اور اُسکا نام ابن عزر رکھا اور بولا کہ
یہاں تک خداوند نے ہماری مدد کی ÷

(۱۳) سو فلسطی مغلوب ہوئے اور اسرائیل کی سرزمین میں
پھر نہ آئے اور خداوند کا ہاتھ سموایل کے سب دنوں میں فلسطیوں
کے مخالف تھا (۱۴) اور وے بستیاں جو فلسطیوں نے اسرائیل
سے لے لی تھیں عقرون سے لیکے جات تک اسرائیل کے قبضے
میں پھر آئیں اور اسرائیل نے اُنکی نواحی بھی فلسطیوں کے ہاتھ
سے چھڑائی اور اسرائیل اور اموریوں میں صلح ہوئی (۱۵) اور
سموایل جب تک جیا اسرائیل پر حکمراں رہا (۱۶) اور سال بسال

بیت ایل اور جلجال اور مصفاہ میں گشت کرتا تھا اور اُن سارے مکانونمیں بنی اسرائیل کی عدالت کرتا تھا (۱۷) اور رامہ ہی میں لوٹ آتا تھا کیونکہ وہاں اُس کا گھر تھا اور وہاں اسرائیل کی عدالت کرتا تھا اور وہاں اُس نے خداوند کے لیئے ایک مذبح بنایا ❖

آٹھواں باب

اور ایسا ہوا کہ جب سموایل بوڑھا ہوگیا تو اُسنے اپنے بیٹوں کو مقرر کیا کہ اسرائیل کی عدالت کریں (۲) اور اُسکے پہلوٹھے کا نام یوایل تھا اور اُسکے دوسرے بیٹے کا نام ابیاہ وے دونوں بیرسبع میں قاضی تھے (۳) پر اُس کے بیٹے اُسکی راہ پر نہ چلے بلکہ نفع کی پیروی کرتے اور رشوت لیتے اور عدالت میں طرفداری کرتے تھے (۴) تب سارے اسرائیلی بزرگ جمع ہوکے رامہ میں سموایل پاس آئے (۵) اور اُسے کہا کہ دیکھ تو بوڑھا ہوا اور تیرے بیٹے تیری راہ پر نہیں چلتے اب تو کسی کو ہمارا بادشاہ مقرر کر جو ہم پر حکومت کیا کرے جیسا کہ سب قوموں میں ہے ❖

(۶) لیکن وہ کلام جو اُنہوں نے کہا کہ کسی ہمارا بادشاہ کر جو حاکم ہو سموایل کی نظروں میں برا معلوم ہوا اور سموایل نے خداوند سے دعا مانگی (۷) اور خداوند نے سموایل کو فرمایا کہ لوگوں کی آواز پر اور اُن ساری باتوں پر جو وے تجھے کہیں کان دھر کہ اُنہوں نے تجھکو حقیر نہیں کیا بلکہ مجھکو حقیر کیا ہے کہ میں اُن پر سلطنت نہ کروں (۸) مطابق اُن سب کاموں کے جو اُنہوں نے اُس دن سے کہ میں اُنہیں مصر سے نکال لایا اس روز تک مجھ سے کیا کہ مجھے ترک کیا اور دوسرے معبودوں کی بندگی کی ویسا ہی وے تجھ سے کرتے ہیں (۹) سو تو اُنکی بات سُن تو بھی اُن پر گواہی دیکے اُنہیں خوب جتا دے اور اُنہیں بتلا کہ جو بادشاہ اُنپر سلطنت کریگا اُسکے عمل کس طور کے ہونگے ❊

(۱۰) اور سموایل نے اُن لوگوں کو جو اُس سے بادشاہ کے طالب تھے خداوند کی ساری باتیں کہیں (۱۱) اور اُسنے کہا کہ اُس بادشاہ کے جو تم پر سلطنت کریگا اس طرح کے عمل ہونگے کہ وہ تمہارے بیٹوں کو لیکے اپنے لئے اور اپنی گاڑیوں کے لئے اور اپنے

ساتھ سوار ہونے کے لئے نوکر رکھیگا اور اُن میں سے بعضے اُس کی گاڑی کے آگے آگے دوڑینگے (۱۲) اور اپنے لئے ہزار ہزار کے رسالدار اور پچاس پچاس کے جمعدار بنائیگا اور اُن سے ہل جتوائیگا اور فصل کٹوائیگا اور اپنے لئے جنگ کے ہتھیار اور اپنی گاڑیوں کے ساز بنوائیگا (۱۳) اور تمہاری بیٹیوں کو لیگا تاکہ وے حلواین اور باورچن اور نان باین ہوویں (۱۴) اور تمہارے کھیتوں اور تمہارے تاکستانوں اور تمہارے زیتونکے باغوں کو جو اچھے سے اچھے ہونگے لیگا اور اپنے خدمتگذاروں کو بخش دیگا (۱۵) اور تمہارے غلہ جات اور انگوری باغوں کا دسواں حصہ لیکے اپنے خوجوں اور اپنے خادموں کو دیگا ✣ (۱۶) اور تمہارے چاکروں اور تمہاری لونڈیوں اور تمہارے اچھے اچھے جوانوں کو اور تمہارے گدھوں کو لیگا اور اپنے کام پر لگائیگا (۱۷) اور تمہاری بھیڑ بکریوں کا بھی دسواں حصہ لیگا سو تم اُس کے غلام ہوؤگے (۱۸) اور تم اُس دن اُس بادشاہ کے سبب جسے تم نے اپنے لئے چناہے فریاد کروگے

پر اُس دن خداوند تمہاری نہ سُنیگا ❖
(۱۹) تو بھی لوگوں نے سموایل کی بات سُننے سے انکار کیا اور کہا نہیں ہم تو
بادشاہ چاہتے ہیں جو ہمارے اوپر مقرر ہو (۲۰) تاکہ ہم بھی اور سب گروہونکی مانند
ہوویں اور ہمارا بادشاہ ہماری عدالت کرے اور ہمارے آگے آگے
چلے اور ہمارے لئے لڑائی کرے (۲۱) اور سموایل نے لوگوں
کی ساری باتیں سُنیں اور اُنھیں خداوند کے کانوں تک پہنچایا
(۲۲) خداوند نے سموایل کو فرمایا تو اُن کی بات سُن اور اُن کے
لئے ایک بادشاہ مقرر کر تب سموایل نے اسرائیل کے لوگوں کو
کہا کہ ہر ایک اپنی اپنی بستی کو جاوے ❖

نواں باب

اور بنی بنیامین کا ایک شخص تھا جس کا نام قیس بن ابی ایل
ابن سرور بن بکورت بن افیق تھا اور یہہ بنیامینی بڑا قوت ور شخص تھا
(۲) اُس کا ایک بیٹا ساؤل نام جو بہت خوب جوان تھا اور بنی
اسرائیل کے درمیان اُس سے خوبصورت کوئی شخص نہ تھا یہ

ساری قوم میں کاندھے سے لیکے اوپر تک ہر ایک سے اونچا تھا
(۳) اُس ساؤل کے باپ قیس کے گدھے کھوئے گئے سو قیس
نے اپنے بیٹے ساؤل کو کہا کہ چاکروں میں سے ایک کو اپنے ساتھ
لے اور اُٹھ اور گدھوں کو ڈھونڈھنے جا (۴) سو وہ کوہ افرائیم
کیطرف سے گذرا اور سلیسہ کی سرزمین میں ہوکے نکل گیا پر اُنھیں
نہ پایا تب وے سعلیم کی سرزمین میں گئے اور وہاں بھی نہ ملے
پھر وے بنیامینیوں کی مملکت میں آئے تو اُنکو وہاں بھی نہ پایا
(۵) جب وے صوف کے ملک میں آئے تب ساؤل نے اپنے
چاکر کو جو اُس کے ساتھ تھا کہا آ ہم لوٹ جاویں تا نہ ہو کہ میرا باپ
گدھوں کا غم چھوڑ کے میرے لئے فکرمند ہو (۶) چاکر نے اُسے
کہا دیکھ اس شہر میں مرد خدا ہے وہ عزت دار شخص ہے سب کچھ
جیسا وہ کہتا ہے ویسا ہی ہوتا ہے آ اُس پاس جاویں شاید کہ
وہ اُس راہ کو کہ جس میں جانا مناسب ہے ہمیں بتائے (۷) ساؤل
نے اپنے چاکر سے کہا لیکن دیکھ اگر ہم وہاں جائیں تو ہم اُس
شخص کے لئے کیا لیتے جائیں روٹیاں تو ہمارے توشہ دان میں

باقی نہیں رہیں اور اُس مرد خدا کے لئے کوئی ہدیہ ہمارے پاس
نہیں کیا کُچھ ہے ہمارے پاس (۸) نوکر نے ساؤل کو پھر جواب دیا
اور کہا دیکھ پاؤ مثقال چاندی مجھ پاس موجود ہے سو میں اُس مرد
خدا کو دونگا کہ ہمیں ہماری راہ تبا وے (۹) [اگلے زمانے میں
بنی اسرائیل کا یہہ دستور تھا کہ جب کوئی شخص خدا سے مصلحت
کرنے جاتا تھا تو کہتا تھا کہ آؤ ہم غیب بین پاس جائیں اس
لئے کہ وہ جواب نبی کہلاتا ہے آگے غیب بین کہلاتا تھا]
(۱۰) تب ساؤل نے اپنے چاکر سے کہا تو نے کیا خوب کہا آ چلیں سو وے
شہر کو جہاں وہ مرد خدا تھا آئے ٭

(۱۱) اور شہر کی طرف ٹیلے پر چڑھتے ہوئے اُنہیں کئی
چھوکریاں ملیں جو پانی بھرنے جاتی تھیں اُنھوں نے اُن سے
کہا غیب بین یہاں ہے (۱۲) اُنہوں نے اُن کو جواب دیا اور
کہا ہاں ہے دیکھو تمہارے سامھنے ہی ہے جلد آ پہنچو کہ
وہ آج ہی شہر میں آیا ہے کہ آج کے دن اونچے مکان میں
لوگ ذبیحہ کرتے ہیں (۱۳) جو تم شہر میں داخل ہوؤ گے تو تم اُسے

پیشتر اُس سے کہ وہ اونچے مکان میں کھانا کھانے جائے فوراً پاؤ
کہ لوگ جب تک کہ وہ نہ جائے نہیں کھاتے اسلئے کہ وہ ذبیحہ
کو برکت دیتا ہے بعد اُس کے مہمان لوگ کھاتے ہیں سو اب تم
چڑھو کہ آج ہی تم اُسے پاؤ (۱۴) سو وے شہر میں چڑھ گئے
اور شہر میں داخل ہوتے ہی دیکھو کہ سموایل اُن کے سامنے باہر
نکلا کہ اونچے مکان پر جائے *

(۱۵) اور خداوند نے ساؤل کے آنے سے ایک دن پیشتر
سموایل کے کان میں کہہ دیا تھا کہ (۱۶) کل اسی وقت میں ایک
شخص کو بنیامین کی سرزمین سے تجھ پاس بھیجونگا سو تو اُس پر تیل
ملیو کہ وہ میری قوم اسرائیل کا حاکم ہو تا کہ میرے لوگوں کو فلسطیوں
کے ہاتھ سے چھڑائے کہ میں نے اپنے لوگوں پر نظر کی اسلئے کہ اُنکا
نالہ مجھ تک پہنچا (۱۷) سو جب سموایل ساؤل سے دوچار ہوا تو وہیں
خداوند نے اُسے کہا کہ دیکھ یہی شخص ہے جسکی بابت میں نے
تجھے کہا تھا یہی میرے لوگوں پر ریاست کریگا (۱۸) سو ساؤل
پھاٹک پر سموایل کے برابر پہنچا اور اُس سے کہا کہ مجھے بتلائیے

کہ غیب بین کا گھر کہاں ہے (۱۹) سموایل نے ساؤل کو جواب دیا کہ
وہ غیب بین میں ہی ہوں میرے آگے آگے اونچے مکان پر چڑھ
کہ تم آج کے دن میرے ساتھ کھاؤ اور کل میں تجھے رخصت کرونگا
اور سب کچھ جو تیرے دل میں ہے تجھے بتا دونگا (۲۰) اور تیرے
گدھے جو تین دن سے کھوئے گئے ہیں اُن کو خیال مت کر کہ وے
ملے اور کس کی طرف اِسرائیل کی ساری رغبت ہے کیا تیری اور
تیرے باپ کے سارے گھرانے کی طرف نہیں (۲۱) سو ساؤل جواب
میں بولا کیا میں بنیامینی نہیں جو اِسرائیل کے سب فرقوں سے چھوٹا
ہے اور کیا میرا گھرانہ بنیامین کے فرقے کے سارے گھرانوں میں
سب سے زیادہ چھوٹا نہیں پس کیا سبب ہے جو تو مجھ سے یوں بولتا ہے
(۲۲) اور سموایل نے ساؤل کو اور اُسکے چاکر کو ساتھ لیا اور اُنہیں
بارہ دری میں لایا اور اُنہیں مہمانوں کی صدر جگہ میں جو تیس ایک
آدمی تھے بٹھلایا (۲۳) سموایل نے باورچی کو فرمایا کہ وہ حصہ جو
مینے تجھے رکھ چھوڑنے کہا تھا لے آ (۲۴) باورچی نے ایک شانہ
اُس سب سمیت جو اُس پر تھا اُٹھا کے ساؤل کے سامھنے رکھا

اور سموایل نے کہا دیکھ یہہ جو رکھا ہوا تھا سو اُسے اپنے سامنے دھر کے کہا اس لئیے کہ جب سے میں نے کہا کہ میں نے اِن لوگونکی دعوت کی تب ہی سے اب تک تیرے لئے رکھ دیا گیا ہے سو ساؤل نے اُس دن سموایل کے ساتھ کھانا کھایا +

(۲۵) اور جب وے اونچے مکان سے شہر کو اُترے تو اُسنے ساؤل سے گھر کی چھت پر باتیں کیں (۲۶) اور وے سویرے اُٹھے اور ایسا ہوا کہ جب دن چڑھنے لگا تب سموایل نے ساؤل کو پھر گھر کی چھت پر بلایا اور کہا اُٹھ کہ میں تجھے روانہ کروں سو ساؤل اُٹھا اور وے دونوں وہ اور سموایل باہر چلے گئے (۲۷) اور جب وے شہر کے نکاس پر اُترتے تھے تو سموایل نے ساؤل سے کہا اپنے چاکر کو حکم کر کہ ہم سے آگے چلا جائے (اور وہ آگے گیا) پر تو ابھی کھڑا رہ تا کہ میں خدا کا کلام تجھے سناؤں +

دسواں باب

پھر سموایل نے تیل کی ایک شیشی لی اور اُس کے سر پر انڈیلی

اور اُسے چوما اور کہا کیا یہ اس سبب سے نہیں کہ خداوند نے تجھے پر تیل ملا کہ تو اُسکی میراث کا سردار ہو (۲) اور جب تو میرے پاس سے آج روانہ ہوگا تو ضلضح میں بنیامین کی سرحد کے درمیان راخیل کی گور کے پاس دو شخص تجھے ملینگے اور وے تجھے کہینگے کہ وے گدھے جنہیں تو ڈھونڈھنے گیا تھا ملے اور دیکھ اب تیرا باپ گدھوں کی طرف سے بےفکر ہوا اور تمہارے لئے کڑھتا ہے اور کہتا ہے میں اپنے بیٹے کے واسطے کیا کروں (۳) تب تو وہاں سے آگے بڑھیگا اور تبور کے بلوط کے تلے پہنچیگا تو وہاں تین شخص جو بیت ایل میں خدا کے حضور چلے جاتے ہونگے تجھ سے دوچار ہونگے ایک تو بکری کے تین بچے لئے ہوگا اور دوسرا تین گردے روٹی کے اور تیسرا مَی کا ایک مشکینزہ (۴) اور وے تجھے سلام کرینگے اور دو گردے تجھے دینگے سو تو اُنکے ہاتھ سے لیجیو (۵) اور بعد اُسکے تو جبعت الوحیم کے نزدیک جہاں فلسطیوں کی چوکی ہے پہنچیگا اور ایسا ہوگا کہ جب تو وہاں شہر میں داخل ہو تو نبیوں کی ایک گروہ جو اُس اونچے مکان سے اُترتی ہوگی تجھے ملیگی اور

وے مرچنگ اور ڈھولک اور بانسری اور بربط لئے ہوئے آتے ہونگے اور وے نبوت کرتے ہونگے (۶) تب خداوند کی روح تجھپر نازل ہوگی اور تو بھی اُن کے ساتھ نبوت کریگا بلکہ تو اور صورت کا آدمی ہوجائیگا (۷) اور ایسا ہوگا کہ جب یے نشانیاں تجھپر ظاہر ہوں تو پھر جیسا تیرا ہاتھ قابو پائے ویسا عمل کر کہ خدا تیرے ساتھ ہے (۸) اور ایسا بھی ہوگا کہ تو مجھ سے پیشتر جلجال کو اُتر جائیگا اور دیکھ میں تیرے پاس آؤنگا تاکہ سوختنی قربانیاں کروں اور سلامتی کے ذبیحوں کو ذبح کروں سو تو سات دن تک وہیں رہیو جبتک کہ میں تجھ پاس آپہنچوں اور تجھے بتاؤں کہ تجھ کو کیا کرنا ہوگا*

(۹) اور ایسا ہوا کہ جونہیں اُسنے سموایل سے رخصت ہوکے پیٹھ پھیری وونہیں خدا نے اُسے دوسری طرح کا دل دیا اور وے سب نشانیاں اُسی دن وقوع میں آئیں (۱۰) اور جب وے جبعت کو آئے تو دیکھو کہ نبیوں کی ایک گروہ اُس سے دوچار ہوئی اور خدا کی روح اُسپر نازل ہوئی اور اُسنے بھی اُنکے درمیان نبوت کی (۱۱) اور ایسا ہوا کہ جب اُسکے اگلے جان پہچانوں نے یہہ

دیکھا کہ وہ نبیوں کے درمیان نبوت کرتا ہے ایک نے دوسرے سے کہا کہ
قیس کے بیٹے کو کیا ہوا کیا ساؤل بھی نبیوں میں شامل ہو گیا (۱۲) اور
ایک نے اُن میں سے جواب دیا اور کہا لیکن اُنکا باپ کون ہے تب ہی
سے یہہ مثل چلی کیا ساؤل بھی نبیوں میں ہے (۱۳) سو جب وہ
نبوت کر چکا تو اونچے مقام میں آیا ٭

(۱۴) وہاں ساؤل کے چچا نے اُسے اور اُس کے چاکر کو کہا
تم کہاں گئے تھے اُسنے کہا گدھے ڈھونڈھنے اور جب ہم نے
دیکھا کہ کہیں نہیں ہیں تو سموایل پاس آئے (۱۵) پھر ساؤل کا
چچا بولا مجھے تبلائیے کہ سموایل نے تم کو کیا کہا (۱۶) ساؤل نے اپنے
چچا سے کہا اُسنے ہمیں صاف تبلایا کہ گدھے ملے پر سلطنت کا مضمون
جو سموایل نے اُسے کہا تھا بیان نہ کیا ٭

(۱۷) بعد اُسکے سموایل نے مصفاہ میں خداوند کے حضور لوگونکو
بلا کے اکٹھا کیا (۱۸) اور بنی اسرائیل کو کہا کہ خداوند اسرائیل کا خدا
ایسا فرماتا ہے کہ میں اسرائیل کو مصر سے نکال لایا اور تم کو مصریوں کے
ہاتھ سے اور ساری سلطنتوں کے ہاتھ سے اور اُنکے ہاتھ سے

جو تم پر ظلم کرتے تھے رہائی دی (۱۹) اور تم نے آج کے دن اپنے
خدا کو کہ جس نے تمہیں تمہارے سارے دشمنوں اور تمہاری
تکلیفوں سے رہائی بخشی حقیر کر جانا اور تم نے اُسے کہا ہاں ہمارے
لئے ایک بادشاہ مقرر کر سو اب ایک ایک فرقہ کر کے ہزار ہزار سب کے
سب خداوند کے آگے حاضر ہوؤ (۲۰) اور جب سموایل نے اسرائیل
کے سارے فرقوں کو حاضر کرایا تھا تو قرعہ بنیامین کے فرقے کے
نام پر پڑا (۲۱) اور جب اُسنے بنیامین کے فرقے کو اُسکے گھرانے
کے مطابق نزدیک بلایا تو مطری کے گھرانے کا نام نکلا اور پھر قیس
کے بیٹے ساؤل کا نام نکلا اور اُنہوں نے جو اُسے ڈھونڈھا تو نہ
پایا (۲۲) سو اُنہوں نے خداوند سے پھر پوچھا کہ وہ مرد اب یہاں
آئیگا کہ نہیں خداوند نے جواب دیا کہ دیکھو اُسنے اسباب کے درمیان
آپ کو چھپایا ہے (۲۳) تب وے دوڑے اور اُسے وہاں سے
لائے اور وہ جب کہ جماعت کے درمیان کھڑا ہوا تو شانوں سے
لیکے اوپر تک سب لوگوں سے زیادہ لمبا تھا (۲۴) اور سموئیل
نے جماعت کو کہا تم اُسے دیکھتے ہو کہ جسے خداوند نے چن لیا

کہ اُسکی مانند سارے لوگوں میں ایک بھی نہیں تب سب لوگ خوشی سے للکارے اور بولے کہ بادشاہ زندہ رہے (۲۵) پھر سموایل نے جماعت کو سلطنت کے آداب بتلائے اور کتاب میں لکھکے خدا کے حضور رکھی بعد اُسکے سموایل نے سب لوگوں کو رخصت کیا کہ ایک ایک اپنے اپنے گھر جائے ۞

(۲۶) اور ساؤل بھی جبعہ کو اپنے گھر گیا اور لوگوں کا ایک جتھا جن کے دلونکو خدا نے مایل کر دیا تھا اُسکے ساتھ ہو لیا (۲۷) پر بنی بلیعال بولے کہ یہہ شخص ہم کو کس طرح بچائیگا اور اُسکی تحقیر کی اور اُس کے لئے نذرانے نہ لائے پر اُس نے آپکو ایسا بنایا کہ گویا نہ سنتا تھا ۞

گیارہواں باب

تب عمونی ناحس چڑھ آیا اور یبیس جلعاد کے مقابل خیمے کھڑے کئے تب یبیس کے سب لوگوں نے ناحس سے کہا ہم سے کچھ عہد و پیمان کر تو ہم تیری خدمت کرینگے (۲) اور

عمونی ناحس نے اُنہیں جواب دیا کہ اِس شرط پر میں تم سے عہد کرونگا کہ میں تم میں ہر ایک سے دہنی آنکھ نکال ڈالوں اور یہہ ذلت کا داغ سارے اِسرائیل پر رکھوں (۳) تب یبیس کے بزرگوں نے اُسے کہا ہم کو سات دن کی مہلت دے تاکہ ہم اِسرائیل کی ساری سرحدوں میں پیام بھیجیں اگر ہمارا حمایتی کوئی نہ ملے تو ہم تیرے حضور نکلینگے ٭

(۴) تب ساؤل کے جبعہ میں قاصد آئے اور اُنہوں نے لوگوں کے کانوں میں یہہ خبر کہی تب سب لوگ پکار پکار کے روئے (۵) اور دیکھو کہ ساؤل کھیت سے گائے بیل کے پیچھے پیچھے چلا آتا تھا اور ساؤل نے کہا کیا ہوا کہ لوگ روتے ہیں اُنہوں نے یبیس کے لوگوں کا پیام کہہ سنایا (۶) اور جونہیں ساؤل نے یہہ سندیسے سُنے وونہیں خدا کی روح اُسپر نازل ہوئی اور اُسکا غصہ نہایت بھڑکا (۷) اور اُسنے بیلوں کا ایک جوڑا لیا اور اُنہیں چیر کے ٹکڑے ٹکڑے کیا اور اُنہیں قاصدوں کے ہاتھہ بنی اِسرائیل کی ساری سرحدوں میں بھیج دیا اور یہہ کہا

کہ جو کوئی ساؤل اور سموایل کے پیچھے حاضر نہ ہو تو اُسکے بیلوں سے ایسا کیا جائیگا تب خداوند کا خوف لوگوں پر پڑا اور وے ایک دل ہوکے آئے (۸) اور اُسنے اُنہیں بزق میں گنا سو بنی اسرائیل تین لاکھ تھے اور یہوداہ کے مرد تیس ہزار (۹) سو اُنہوں نے اُن قاصدوں کو جو آئے تھے کہا کہ تم یبیس جلعاد کے لوگونکو یوں کہو کہ کل جسوقت کہ آفتاب گرم ہوگا تم رہائی پاؤگے سو قاصدوں نے آکے یبیس کے لوگوں کو خبر دی اور وے خوش ہوئے (۱۰) تب اہل یبیس نے اُنہیں کہا کل ہم تم پاس نکلینگے اور سب کچھ جو تم بہتر سمجھو سو ہمارے حق میں کیجیو (۱۱) اور صبح کو ساؤل نے لوگونکے تین غول کئے اور پچھلے پہر لشکر میں آگھسا اور بنی عمون کو قتل کرتا رہا یہانتک کہ دن بہت چڑھ گیا اور ایسا ہوا کہ وے جو بچ نکلے سو ایسے تتر بتر ہوئے کہ دو ایک ساتھ نرہے (۱۲) تب لوگوں نے سموایل کو کہا وہ کون ہے جس نے کہا کہ کیا ساؤل ہمارا بادشاہ ہوگا سو اُن لوگونکو لاؤ تاکہ ہم اُنہیں قتل کریں (۱۳) ساؤل بولا کہ آج کے دن ہرگز کوئی مارا نہ جائیگا

اس لئے کہ خداوند نے اسرائیل کو آج کے دن رہائی بخشی (۱۴) تب
سموایل نے لوگوں کو کہا آؤ جلجال کو جائیں تاکہ وہاں سلطنت کو دوسری
بار ثابت کریں (۱۵) سو سارے لوگ جلجال کو گئے اور جلجال میں
خداوند کے حضور اُنہوں نے ساؤل کو بادشاہ کیا اور وہاں اُنہوں
نے خداوند کے آگے سلامتی کے ذبیحے ذبح کئے اور وہاں ساؤل
نے اور سارے اسرائیلی مردوں نے بڑی خوشی کی ❖

بارہواں باب

تب سموایل نے سارے اسرائیل سے کہا دیکھو جو کچھ تم نے
مجھے کہا میں نے تمہاری ہر ایک بات سُنی ہے اور ایک کو تمہارے
اوپر بادشاہ مقرر کیا (۲) اور اب دیکھو یہہ بادشاہ تمہارے آگے
جایا کرتا ہے اور میں بوڑھا ہوں اور میرا سر سفید ہے اور دیکھو میرے
بیٹے تمہارے ساتھ ہیں اور میں لڑکپن سے آج تک تمہارے
آگے آگے چل رہا ہوں (۳) اور دیکھو میں حاضر ہوں سو آؤ خداوند
کے اور اُس کے مسیح کے آگے مجھ پر گواہی دو کہ کس کا بیل میں نے

لے لیا اور کسکا گدھا میں نے پکڑ رکھا اور میں نے کس سے دغابازی
کی اور کس پر میں نے ظلم کیا اور کس کے ہاتھ سے میں نے رشوت
لی تاکہ میں اُس سے چشمپوشی کروں اب میں اُسے پھیر دینے کو حاضر
ہوں (۴) وے بولے تو نے ہم سے دغابازی نہیں کی اور نہ ہم پر
ظلم کیا اور نہ تو نے کسی کے ہاتھ سے کچھ لے لیا (۵) تب اُسنے
اُنہیں کہا کہ خداوند تم پر گواہ اور اُس کا مسیح آج کے دن گواہ ہے
کہ تم نے میرے ہاتھ میں کچھ نہ پایا وے بولے وہ گواہ (۶) پھر
اسموایل نے لوگوں سے کہا ہاں خداوند ہی ہے وہ جسنے موسیٰ
اور ہارون کو مقرر کیا اور تمہارے باپ دادوں کو زمین مصر سے
نکال لایا (۷) اب چپ چاپ کھڑے رہو تاکہ میں خداوند کے
حضور اُن سب نیکیوں کے سبب جو خداوند نے تم سے اور تمہارے
باپ دادوں سے کیں تم سے بحث کروں (۸) جس وقت کہ یعقوب
مصر میں آیا اور تمہارے باپ دادے خداوند کے آگے چلائے
تو خداوند نے موسیٰ اور ہارون کو بھیجا اور وے تمہارے باپ
دادوں کو مصر سے نکال لائے اور اُنہیں اس جگہ پر بسایا

(۹) پھر جب وے خداوند اپنے خدا کو بھول گئے اُسنے اُنہیں حصور کی فوج کے سرلشکر سیسرا کے ہاتھ اور فلسطیوں کے ہاتھ اور شاہ موآب کے ہاتھ بیچا اور اُنہوں نے اُنسے لڑائی کی (۱۰) پھر اُنہوں نے خداوند کو پکارا اور کہا کہ ہم نے گناہ کیا اس لئے کہ ہم نے خداوند کو چھوڑا اور بعلیم اور عستارات کی بندگی کی پر اب تو ہم کو ہمارے دشمنوں کے ہاتھ سے چھڑا تو ہم تیری بندگی کرینگے (۱۱) پھر خداوند نے یربعل اور بدان اور افتاح اور سموایل کو بھیجا اور تم کو تمہارے دشمنوں کے ہاتھ سے جو تمہاری چاروں طرف تھے رہائی دی اور تم نے چین پایا (۱۲) اور جب تمنے دیکھا کہ بنی عمون کا بادشاہ ناحس تم پر چڑھ آیا تو تم نے مجھ سے کہا ہاں ہمیں ایک بادشاہ چاہئے جو ہم پر سلطنت کرے حالانکہ خداوند تمہارا خدا تمہارا بادشاہ تھا (۱۳) اب دیکھو یہہ تمہارا بادشاہ ہے جسے تم نے چن لیا اور جسکے تم مشتاق تھے اور دیکھو خداوند نے تمہارے اوپر بادشاہ مقرر کیا ہے (۱۴) اگر تم خدا سے ڈرتے رہو گے اور اُسکی بندگی کروگے اور اُسکا حکم مانوگے اور خداوند کے فرمانوں سے سرکشی نکروگے تو تم اور بادشاہ جو تم پر بادشاہی کرتا ہے خداوند

اپنے خدا کے پیرو رہو گے (۱۵) پر اگر تم خداوند کی بات نہ مانو گے اور خداوند کے فرمانوں سے سرکشی کرو گے تو خداوند کا ہاتھ تمہارے مخالف ہوگا جس طرح سے کہ تمہارے باپ دادوں کا مخالف تھا۔ (۱۶) سو اب تم کھڑے رہو اور دیکھو وہ بڑا ماجرا جو خداوند تمہاری آنکھوں کے سامھنے کریگا (۱۷) کیا آج گیہوں کاٹنے کا دن نہیں میں خداوند سے منت کرونگا کہ وہ گرج کرا وے اور پانی برسائے تاکہ تم جانو اور دیکھو کہ تم نے خداوند کے حضور ایک بادشاہ کے مانگنے سے بڑی شرارت کی (۱۸) چنانچہ سموایل نے خداوند سے منت کی اور خداوند نے اُسی دن گرج کرایا اور پانی برسایا تب سب لوگ خداوند سے اور سموایل سے نپٹ ڈر گئے (۱۹) تب سب لوگوں نے سموایل سے کہا کہ اپنے خادموں کے لئے خداوند اپنے خدا کی منت کر کہ ہم مر نہ جائیں کہ ہم نے اپنے سارے گناہوں پر یہہ شرارت زیادہ کی کہ اپنے لئے ایک بادشاہ مانگا۔

(۲۰) تب سموایل نے لوگونکو کہا خوف نہ کرو کہ یہہ سب شرارت تو تم نے کی مگر خداوند کی پیروی سے کنارے مت جاؤ بلکہ اپنے

سارے دلوں سے خداوند کی بندگی کرو (۲۱) اور تم کنارے مت جاؤ کہ باطل کی پیروی کرو جو مفید نہ ہوگی اور رہائی نہ دیگی کہ وے سب باطل ہیں (۲۲) کیونکہ خداوند اپنے بڑے نام کے لئے اپنے لوگوں کو ترک نہ کریگا کہ خداوند کی مرضی ہوئی کہ تم اُسکی قوم ٹھہرو (۲۳) اور نیز میں [illegible] ہرگز نہ ہووے کہ تمہارے لئے دعا مانگنے سے باز آکے خداوند کا گنہگار ہوؤں بلکہ میں وہ راہ جو اچھی اور سیدھی ہے تمہیں بتلاؤنگا (۲۴) سو تم فقط اتنا کرو کہ خداوند سے ڈرو اور اپنے سارے دل سے اُسکی سچی عبادت کرو اور سوچو کہ اُسنے تمہارے لئے کیسا بڑا کام کیا ہے (۲۵) پر اگر تم آگے کو بھی شرارت کے کام کروگے تو تم اور تمہارا بادشاہ دونوں ہلاک ہو جاؤگے ۔

تیرھواں باب

ساؤل نے ایک برس سلطنت کی اور جب اُسکی سلطنت کے دو برس گذرے (۲) تو ساؤل نے تین ہزار آدمی اسرائیل کے

لئے تھے سو دو ہزار مکماس میں اور بیت ایل کے کوہ میں ساؤل کے ساتھ
رہے اور ایک ہزار یونتن کے ساتھ بنیامین کے جبعہ میں رہے اور
باقی ہر ایک کو اُن کے خیمے میں رخصت کیا (۳) اور یونتن نے
فلسطیوں کے پہروؤں کو جو جبعہ میں تھے مارا اور فلسطیوں نے
یہہ سُنا اور ساؤل نے نرسنگھا پھکوا کے ساری مملکت میں یہہ منادی
کی کہ اے عبرانیو سنو (۴) اور سارے اسرائیل نے یہہ احوال سنا
کہ ساؤل نے فلسطیوں کی ایک چوکی کے سپاہی مارے اور کہ اسرائیل
سے بھی فلسطیوں کو نفرت ہوئی سو لوگوں کو حکم ہوا کہ ساؤل پاس
جلجال میں جمع ہوویں (۵) اور فلسطی بھی اسرائیل سے لڑنے کو
اکٹھے ہوئے تیس ہزار اُن کی رتھیں تھیں اور چھ ہزار سوار اور بہت سے
لوگ ایسے جیسے دریا کے کنارے کی ریت ہو ویسے چڑھ آئے اور
مکماس میں بیت آون کی پورب طرف کو خیمہ زن ہوئے (۶) اور
جب بنی اسرائیل نے دیکھا کہ ہم تنگنجے میں ہیں کیونکہ لوگ تنگ حال
تھے تو غاروں اور کانٹوں کے جنگل اور چٹانوں اور گڑھیوں
اور گڑھوں میں جا چھپے (۷) اور بعض عبرانی یردن کے پار

جدا اور جلعاد کی سرزمین کو چلے گئے پر ساؤل جلجال ہی میں رہا اور سب لوگ جو اُسکے پیرو تھے کانپ رہے تھے ✣

(۸) اور وہ وہاں سات دن سموایل کے معین وقت تک ٹھہر رہا اور سموایل جلجال میں نہ آیا اور سارے لوگ اُسکے پاس سے تتر بتر ہو گئے (۹) تب ساؤل نے کہا سوختنی قربانی اور سلامتی کی قربانیاں مجھ پاس لاؤ اور اُسنے سوختنی قربانی گذرانی (۱۰) اور ایسا ہوا کہ جونہیں وہ سوختنی قربانی گذران چکا تو دیکھو سموایل آپہنچا اور ساؤل اُسکے استقبال کو نکلا تاکہ وہ اُس کے حق میں دعاے خیر کرے ✣

(۱۱) اور سموایل نے پوچھا کہ تو نے کیا کیا ساؤل بولا میں نے جو دیکھا کہ لوگ میرے پاس سے تتر بتر ہو گئے اور تو مقرر دنوں کے بیچ نہ آپہنچا اور فلسطی مکماس میں جمع ہوئے (۱۲) تو میں نے کہا کہ فلسطی جلجال میں مجھ پر آپڑینگے اور میں نے خداوند سے اب تک دعا نہیں مانگی اس لئے میں نے اپنے پر جبر کیا اور سوختنی قربانی گذرانی (۱۳) سو سموایل نے ساؤل کو کہا تو نے بیوقوفی کی کہ تو نے خداوند اپنے خدا کے حکم کی جو اُسنے تجھے

کیا محافظت نہ کی نہیں تو خداوند تیری سلطنت بنی اسرائیل میں اب سے ہمیشہ تک قائم رکھتا (۱۴) لیکن اب تیری سلطنت قائم نہ رہیگی کہ خداوند نے ایک شخص اپنے دلخواہ کو طلب کیا ہے اور خداوند نے اُسے حکم کیا کہ میرے لوگوں کا پیشوا ہو اس لئے کہ تو نے خداوند کے حکم کو جو تجھے دیا گیا حفظ نہ کیا (۱۵) اور سموائیل اُٹھا اور جلجال سے بنیامین کے شہر جبعہ کو چڑھ گیا تب ساؤل نے اُن لوگوں کو جو اُس پاس حاضر تھے گنا اور وے مرد چھ سو کے قریب تھے (۱۶) اور ساؤل اور اُس کا بیٹا یونتن اور اُن کے ہمراہی لوگ بنیامین کے جبعہ میں آکے رہے اور فلسطی مکماس میں پڑے رہے (۱۷) اور غارتگر فلسطیوں کے لشکر سے تین غول ہو کے نکلے ایک غول توسعال کی سرزمین کو عفرہ کی راہ سے گیا (۱۸) اور دوسرا غول بیت حوران کی راہ آیا اور تیسرے غول نے اُس سرحد کی راہ لی جس کا رخ وادی ضبوعیم کیطرف دشت کے سامھنے ہے ✢

(۱۹) اُس وقت اِسرائیل کی ساری زمین میں ایک لُہار نہ ملتا تھا کیونکہ فلسطیوں نے کہا تھا نہ ہو کہ عبرانی لوگ تلوار یں اور

بھالے اپنے لئے بنوائیں (۲۰) سو سارے اسرائیلی فلسطیوں کے پاس اُتر جاتے تھے تاکہ ہر ایک اپنا بھال اور اپنا بھالا اور اپنا کلہاڑا اور اپنی کدالی تیز کروائے (۲۱) پر کدالیوں اور بھالوں اور کانٹوں اور کلہاڑوں کے لئے اور پینوں کو تیز کرنے کے لئے اُن کے پاس ریتی تو تھی (۲۲) سو ایسا ہوا کہ لڑائی کے دن اُن لوگوں میں سے جو ساؤل اور یونتن کے ساتھ تھے کسی کے ہاتھ میں ایک تلوار اور ایک بھالا نہ تھا پر ساؤل اور اُسکے بیٹے یونتن کے پاس تھے (۲۳) تب فلسطیوں کا طلادہ مکماس کی گھاٹی پر آ پڑا ❖

چودہواں باب

اور ایک دن ایسا ہوا کہ ساؤل کے بیٹے یونتن نے اُس جوان کو جو اُس کا سلح بردار تھا کہا کہ آ ہم فلسطیوں کے پہرے پر جو اُس طرف ہے جائیں پر اُس نے اپنے باپ کو خبر نہ کی (۲) اور ساؤل جبعہ کے نکاس پر ایک انار کے درخت تلے جو مجرون میں تھا ٹھہر رہا اور قریب چھ سو آدمی کے اُسکے ساتھ تھے (۳) اور اخیاہ بن اخیطوب برادر یکبود بن فینحاس بن عیلی جو سیلا میں خداوند

کا کاہن تھا افود پہنے ہوئے تھا اور لوگوں کو خبر نہ ہوئی کہ یونتن چلا گیا
ہے (۴) اور اُن گذرگاہوں میں جہاں سے ہوکے یونتن چاہتا
تھا کہ فلسطیوں کے پہرے پر جا پڑے ایک طرف ایک بڑی نوکیلی
چٹان تھی اور دوسری طرف بھی ایک بڑی نوکیلی چٹان تھی ایک کا
نام بوصیص تھا اور دوسری کا سنہ (۵) اُن میں سے ایک کا رخ
اُتر طرف مکماس کے مقابل تھا اور دوسری کا رخ دکھن طرف جبعہ
کے مقابل (۶) تب یونتن نے اُس جوان سے جو اُسکا سلح بردار تھا
کہا آ ہم اُدھر اُن نامختونوں کے پہرے پر جاویں شاید کہ خداوند ہمارے
لئے کام کرے کہ خداوند کے نزدیک کچھ دشوار نہیں کہ اگر وہ چاہے
تو بہتوں سے رہائی بخشے اور چاہے تو تھوڑوں سے (۷) اُسکے
سلح بردار نے اُس سے کہا جو کچھ کہ تیرے دل میں ہے سو کر اور
اپنی راہ لے اور دیکھ میں تیرے حسب دلخواہ تیرے ساتھ ہوں
(۸) تب یونتن بولا کہ دیکھ ہم اُن لوگوں پاس اُس طرف جائینگے اور
اپنے تئیں اُن پر ظاہر کرینگے (۹) سو اگر وے ہم سے یہہ کہیں
صبر کرو جب تک کہ ہم تمہارے پاس نہ آویں تو ہم اپنی جگہہ کھڑے

رہینگے اور اُنکے پاس نہ چڑھ جائینگے (۱۰) پر اگر وے یوں کہیں کہ چڑھ کے ہمارے پاس آؤ تو ہم چڑھ جائینگے کہ خداوند نے اُنہیں ہمارے ہاتھ میں کر دیا اور یہ ہمارے لئے ایک نشانی ہوگی (۱۱) تب اُن دونوں نے اپنے تئیں فلسطیوں کے پہرے پر ظاہر کیا اور فلسطی بولے دیکھو عبرانی اُن سوراخوں میں سے جہاں اُنہوں نے اپنے کو چھپایا تھا باہر نکلے آتے ہیں (۱۲) اور پہرے کے لوگوں نے یونتن اور اُس کے سلح بردار کو کہا ہم پاس چڑھ آؤ کہ ہم تمہیں تماشا دکھلائینگے سو یونتن نے اپنے سلح بردار سے کہا اب میرے پیچھے چڑھ آ کہ خداوند نے اُنہیں اِسرائیل کے قبضے میں کر دیا (۱۳) اور یونتن اپنے ہاتھوں اور پانوں سے لپٹکر چڑھ گیا اور اُسکے پیچھے اُسکا سلح بردار اور وے یونتن کے آگے مر گرے اور اُسکے سلح بردار نے بھی اُس کے پیچھے لوگ قتل کئے (۱۴) سو یہ پہلی خونریزی جو یونتن اور اُسکے سلح بردار نے کی بیس ایک آدمی کی تھی اُتنی زمین پر کہ جہاں ایک ہل آدھے دن میں چلے (۱۵) تب لشکر اور میدان اور سارے لوگوں میں لرزش ہوئی اور پہرے کے لوگ اور

تھا ۔ لشکر بھی کانپ گئے اور زمین لرزی اور یہہ نہایت ہی بڑا زلزلہ تھا
(۱۶) اور ساؤل کے نگہبانوں نے جو بنیامین کے جبعہ میں تھے
نظر کی تو کیا دیکھتے ہیں کہ وہ گروہ پگھلی جاتی اور وے آپ کو
مارتے چلے جاتے ہیں (۱۷) تب ساؤل نے لوگوں سے جو اُسکے
ساتھ تھے کہا گنو اور دریافت کرو کہ ہم میں سے کون گیا ہے جب
اُنہوں نے گنا تو دیکھو یونتن اور اُسکے سلح بردار کو نہ پایا (۱۸) اُس
وقت ساؤل نے اخیاہ کو کہا خدا کا صندوق یہاں
لا کیونکہ خدا کا صندوق اُس روز بنی اسرائیل کے درمیان
تھا (۱۹) اور ایسا ہوا کہ جس وقت ساؤل کاہن سے بات کرتا تھا
تو فلسطیوں کے لشکر میں جو شور بڑا سو زیادہ ہوتا چلا جاتا تھا اور ساؤل
نے کاہن سے کہا کہ اپنا ہاتھ باز رکھ (۲۰) اور ساؤل اور سارے
لوگ جو اُسکے ساتھ تھے جمع ہوئے اور لڑائی کو آئے اور دیکھو کہ
ہر ایک مرد کی تلوار اُسکے ساتھی پر پڑی ہے اور نہایت بڑی کھلبلاہٹ
ہوئی (۲۱) اور وے عبرانی بھی جو آگے سے فلسطیوں کے ساتھ
تھے اور ہر طرف سے جمع ہوکے اُن کے ساتھ لشکر میں آئے تھے

پھر کے اُن اسرائیلیوں میں جو ساؤل اور یونتن کے ہمراہ تھے شامل ہوئے (۲۲) اور اُن سب اسرائیلی مردوں نے بھی جو کوہ افرائیم میں چھپ رہے تھی یہہ سُنکے کہ فلسطی بھاگے فی الفور نکلکے لڑائی کے میدان میں اُن کا پیچھا کیا (۲۳) سو خداوند نے اُس دن اسرائیلیوں کو رہائی دی اور لڑائی بیت آون کے اُس پار تک پہنچی ٭

(۲۴) اور اسرائیلی مرد اُس دن بڑی تکلیف میں تھے کیونکہ ساؤل نے لوگوں کو قسم دی تھی اور یوں کہا تھا کہ جو کوئی آج شام تک کھانا کھاوے اُس پر لعنت تا کہ میں اپنے دشمنوں سے بدلا لوں اس سبب اُن لوگوں میں سے کسی نے کھانا نہ چکھا تھا (۲۵) اور سب لوگ ایک بن میں جا پہنچے اور وہاں زمین پر شہد تھا (۲۶) اور جونہیں یے لوگ اُس بن میں پہنچے تو دیکھو کہ وہاں شہد ٹپکتا ہے پر کوئی اپنے مُنہہ تک ہاتھ نہ لے گیا اس لئے کہ لوگ قسم سے ڈرے (۲۷) لیکن یونتن نے جس وقت اُسکے باپ نے لوگونکو قسم دی تھی نہ سنا تھا سو اُس نے اپنے عصا کی نوک سے جو اُسکے ہاتھ میں تھا شہد کے چھتے کو چھیدا اور ہاتھ میں لیکے منہہ میں ڈالا

اور اُس کی آنکھوں میں روشنی آئی (۲۸) تب اُن لوگوں میں سے ایک نے اُس سے کہا کہ تیرے باپ نے لوگوں کو قسم دیکے کہا تھا کہ جو شخص آج کے دن کچھ کھانا کھاوے تو اُس پر لعنت اور اُس وقت لوگ تھکے ہوئے تھے (۲۹) اور یونتن بولا کہ میرے باپ نے مملکت کو دکھ دیا دیکھیے کہ میں نے ذرہ سا شہد چکھا سو میری آنکھوں میں کیسی روشنی آئی (۳۰) کتنا زیادہ اچھا ہوتا اگر سارے لوگ دشمن کی لوٹ سے جو اُنھوں نے پائی خوب کھاتے ایسا ہوتا تو اس وقت فلسطیوں کی بہت زیادہ خونریزی ہوتی (۳۱) سو اُنھوں نے اُس دن مکماس سے لیکے ایالون تک فلسطیوں کو مارا مگر لوگ بہت بیتاب ہو گئے (۳۲) اور لوگ لوٹ پر گرے اور بھیڑیں اور بیل اور بچھڑے پکڑے اور اُنھیں زمین پر ذبح کیا اور لہو سمیت کھا گئے ❊ (۳۳) تب ساؤل کو خبر دی گئی کہ دیکھ لوگ خداوند کا گناہ کرتے ہیں کہ لہو سمیت کھائے جاتے ہیں وہ بولا کہ تم نے خطا کی سو ایک بڑا پتھر آج میرے سامھنے ڈھلکا لاؤ (۳۴) پھر ساؤل نے کہا کہ لوگوں کے درمیان آپ ہی اِدھر اُدھر جاؤ اور اُن سے کہو کہ ہر ایک شخص اپنا اپنا بیل اور اپنی اپنی بھیڑ مجھ پاس لاوے اور یہاں ذبح کرے اور کھاوے اور لہو سمیت

کھا کے خداوند کا گنہگار نہ بنے چنانچہ اُس رات کو لوگوں میں سے ہر ایک
شخص اپنا بیل وہیں لایا اور وہیں ذبح کیا (۳۵) اور ساؤل نے خداوند
کے لئے ایک مذبح بنایا یہہ پہلا مذبح ہے جو اُسنے خداوند کے لئے بنایا ۔
(۳۶) پھر ساؤل نے کہا کہ آؤ رات ہی کو فلسطیوں کا پیچھا کریں
اور پو پھٹتے تک اُنہیں لوٹیں اور اُن میں سے ایک مرد کو بھی نہ
چھوڑیں اور وے بولے جو کچھ تو بہتر جانے سو کر تب کاہن بولا
کہ آؤ یہاں خدا کے نزدیک حاضر ہوویں (۳۷) چنانچہ ساؤل
نے خدا سے مشورت پوچھی کہ میں فلسطیوں کا پیچھا کرنے کو اُتروں
کیا تو اُن کو اسرائیل کے ہاتھ میں گرفتار کروائیگا سو اُس نے اُسدن
اُسے کچھ جواب نہ دیا (۳۸) تب ساؤل نے کہا کہ لشکر کے سارے
رئیس یہاں نزدیک آویں اور تحقیق کریں اور دیکھیں کہ آج کے
دن گناہ کیونکر ہوا ہے (۳۹) کیونکہ خداوند حی کی قسم کہ جو اسرائیل
کو رہائی دیتا اگر میرے بیٹے یونتن ہی کا گناہ ہو تو بھی وہ ضرور مر جائیگا
اور سب لوگوں میں سے کسی آدمی نے اُسے جواب نہ دیا (۴۰) تب
اُسنے سارے اسرائیل سے کہا تم سب کے سب ایک طرف ہواؤ

مین اور میرا بیٹا یونتن دوسری طرف تب لوگ ساؤل سے بولے جو تو سناسب
جانے سو کر (۴۱) ساؤل نے خداوند سے کہا کہ اے اسرائیل کے
خدا راستی کا قرع عنایت کر تب ساؤل اور یونتن گرفتار ہوئے اور لوگ
بچ نکلے (۴۲) تب ساؤل نے کہا کہ میرے اور میرے بیٹے یونتن
کے نام پر قرع ڈالو تب یونتن گرفتار ہوا (۴۳) اور ساؤل نے
یونتن سے کہا مجھے بتا کہ تو نے کیا کیا ہے یونتن نے اُسے بتایا
اور کہا کہ مین نے تو کچھ نہیں کیا مگر اتنا کہ اس عصا کی نوک سے
جو میرے ہاتھ میں تھا ایک ذرہ سا شہد چکھا تھا اور دیکھ کہ مجھے
مرنا ہوگا (۴۴) ساؤل نے کہا خدا ایسا کرے اور اُس سے زیادہ
کرے لیکن اے یونتن تجھ کو ضرور مرنا ہوگا (۴۵) تب لوگوں نے
ساؤل کو کہا کیا یونتن مرجائے جس نے اسرائیل کے لئے ایسی بڑی
رہائی کی ایسا نہ ہوگا خداوند حی کی قسم ہے کہ اُس کے سر کا ایک
بال بھی زمین پر نہ گرایا جائیگا کہ اُس نے آج خدا کے ساتھ کام
کیا سو لوگوں نے یونتن کی خلاصی کردائی کہ وہ مارا نہ گیا (۴۶) اور
ساؤل فلسطیوں کا پیچھا کرنے سے باز آکے اوپر لوٹ گیا اور فلسطی

اپنے مقام کو گئے (۴۷) سو ساؤل نے بنی اسرائیل کے اوپر سلطنت
اختیار کی اور ہر ایک طرف اپنے دشمنوں سے موآب سے اور
بنی عمون سے اور ادوم سے اور ضوبہ کے بادشاہوں سے اور
فلسطیوں سے لڑا کیا اور وہ جس جس طرف رجوع ہوتا تھا وہاں کے
لوگوں کو ستاتا تھا (۴۸) پھر اُس نے ایک لشکر جمع کیا اور عمالیقیوں
کو مارا اور اسرائیلیوں کو اُن کے غارتگروں کے ہاتھ سے چھڑایا
(۴۹) اور ساؤل کے بیٹوں کے نام یہ ہیں یونتن اور اسوی اور
ملکشوع اور اُسکی دو بیٹیوں کے نام یہ تھے بڑی کا نام میرب
اور چھوٹی کا نام میکل (۵۰) اور ساؤل کی جورو کا نام اخینوعم تھا
جو اخیمعض کی بیٹی تھی اور اُس کی فوج کے سردار کا نام ابنیر تھا
جو ساؤل کے چچا نیر کا بیٹا تھا (۵۱) اور ساؤل کے باپ کا نام قیس تھا
اور ابنیر کا باپ نیر ابی ایل کا بیٹا تھا (۵۲) اور عمر بھر ساؤل کا فلسطیوں سے
سخت مقابلہ رہا اور جب ساؤل کسی زورآور مرد یا بہادر شخص کو دیکھتا
تھا تو اُسے اپنے پاس رکھتا تھا *

پندرھواں باب

اور سموایل نے ساؤل کو کہا کہ خداوند نے مجھے بھیجا کہ میں تجھے ممسوح کروں تا کہ تو اُس کی قوم کا جو اسرائیل ہے بادشاہ ہو سو اب خداوند کی آواز اور اُسکی باتیں سن (۲) رب الافواج یوں کہتا ہے مجھکو یاد ہے جو کُچھ کہ عمالیق نے اسرائیل سے کیا جب کہ وے مصر سے نکل آئے کہ وہ کیونکر اُنکی راہ پر گھات میں بیٹھا (۳) سو اب تو جا اور عمالیق کو مار اور سب جو کُچھ کہ اُنکا ہے ایک لخت حرم کر اور اُنپر رحم مت کر بلکہ مرد اور عورت ننھے بچے اور شیر خوار اور بیل بھیڑ اور اُونٹ اور گدھے تک سب کو قتل کر (۴) چنانچہ ساؤل نے لوگوں کو جمع کیا اور طلایم میں اُنھیں گنا سو وے دو لاکھ پیادے اور یہوداہ کے دس ہزار تھے (۵) اور ساؤل عمالیق کی ایک بستی کے پاس آیا اور وادی کے بیچ گھات میں بیٹھا *

(۶) اور ساؤل نے قینیوں کو کہا کہ تم جاؤ روانہ ہو عمالیقیوں کے

درمیان سے نکلو نہ ہو کہ میں تم کو اُن سمیت ہلاک کروں اِس لئے کہ
تم نے سب بنی اِسرائیل پر جب وے مصر سے نکل آئے تو مہربانیاں
کیں سو قینی عمالیقیوں میں سے نکلے (۷) اور ساؤل نے عمالیقیوں
کو حویلہ سے لیکے سور تک جو مصر کے سامھنے ہے مارا (۸) اور
عمالیقیوں کے بادشاہ اجاج کو جیتا پکڑا اور سب لوگوں کو تلوار
کی دھار سے حرم کر دیا (۹) لیکن ساؤل اور لوگوں نے اجاج
کو اور اچھی اچھی بھیڑوں اور بیلوں کو اور پالے ہوئے بچوں کو
اور برّوں کو اور سب کچھ جو اچھا تھا جیتا رکھا اور نہ چاہا کہ اُنہیں
حرم کریں مگر ہر ایک چیز کو جو ناقص اور نکمی تھی اُسکو بالکل ہلاک کیا
(۱۰) تب خداوند کا کلام سموایل کو پہنچا اور کہا کہ (۱۱) مجھے
افسوس ہے کہ میں نے ساؤل کو بادشاہ ہونے کے لئے قائم
کیا کیونکہ وہ میری پیروی سے پھر گیا ہے اور اُس نے میرے
حکموں پر عمل نہ کیا سو سموایل غمگین ہوا اور ساری رات خداوند پاس
چلاتا رہا (۱۲) اور جب سموایل صبح سویرے ساؤل سے ملاقات
کرنے کو اُٹھا تو سموایل کو خبر پہنچی کہ ساؤل کرمل کو آیا تھا اور

اس نے اپنے لئے فتح کا ستون کھڑا کیا اور پھرا اور نیچے گیا اور اتر کے
جلجال کو روانہ ہوا (۱۳) پھر سموایل ساؤل پاس گیا اور ساؤل نے اُسے
کہا تو خداوند کا مبارک بندہ ہو میں نے خداوند کے حکم پر عمل کیا
(۱۴) اور سموایل نے کہا پس یہ بھیڑوں کا ممیانا اور بیلوں کا بنبانا
کیسا ہے جو میں سنتا ہوں (۱۵) اور ساؤل نے کہا کہ انکو عمالیقیوں کی
طرف سے لے آئے ہیں اس لئے کہ لوگوں نے اچھی اچھی بھیڑوں
اور بیلوں کو جیتا رکھا تا کہ انہیں خداوند تیرے خدا کے لئے ذبح
کریں اور باقی سب کو تو ہم نے ایک لخت حرم کیا (۱۶) تب سموایل
نے ساؤل کو کہا ٹھہر جا اور جو کچھ خداوند نے آج کی رات مجھ سے
کہا ہے سو میں تجھ سے کہونگا اور وہ اُسے بولا فرمایئے (۱۷) سموایل
نے کہا کیا ایسا نہیں ہے کہ جب تو اپنی نظر میں حقیر تھا تو بنی اسرائیل
کے فرقوں کا سردار مقرر ہوا اور خداوند نے تجھے ممسوح کیا کہ بنی اسرائیل
کا بادشاہ ہو (۱۸) اور خداوند نے تجھے سفر کو بھیجا اور فرمایا کہ جا
اور ان گنہگار عمالیقیوں کو ایک لخت حرم کر اور ان سے لڑائی
کر یہاں تک کہ وے نیست و نابود ہو جائیں (۱۹) پس تو نے

کس لئے خداوند کی بات نہ مانی اور کیوں لوٹ پر ٹوٹا اور خداوند
کی نظروں کے آگے بدی کی (۲۰) ساؤل نے سموایل کو کہا میں ہی
نے تو خداوند کا حکم مانا اور اُس راہ پر جس پر خداوند نے مجھے بھیجا چلا
اور عمالیق کے بادشاہ اجاج کو لے آیا ہوں اور عمالیقیوں کو ایک
لخت حرم کیا (۲۱) پر لوگ لوٹ کے مال میں سے بھیڑ اور بیل یعنی
اچھی اچھی چیزیں جنہیں حرم کرنا تھا لے آئے تاکہ جلجال میں خداوند
تیرے خدا کے آگے قربانی کریں (۲۲) سموایل بولا کیا خداوند
سوختنی قربانیوں اور ذبیحوں سے خوش ہوتا ہے یا اس سے
کہ اُسکا حکم مانا جاوے دیکھ کہ حکم ماننا قربانی چڑھانے سے اور
شنوا ہونا مینڈھوں کی چربی سے بہتر ہے (۲۳) کیونکہ نافرمانی
اور جادوگری برابر ہیں اور سرکشی اور کفر اور بت پرستی برابر ہیں بسبب
اسکے کہ تو نے خداوند کے حکم کو رد کیا ہے ویسا ہی اُسنے بھی تجھے
رد کیا کہ بادشاہ نہ رہے (۲۴) اور ساؤل نے سموایل سے کہا
میں نے گناہ کیا کہ میں نے خداوند کے فرمان کو اور تیری باتوں کو
ٹال دیا ہے کیونکہ میں نے لوگوں کا پاس کیا اور اُنکی بات سنی

(۲۵) سو اب مہربانی سے میرا گناہ بخشئے اور میرے ساتھ پھر یئے تاکہ میں خداوند کے آگے سجدہ کروں (۲۶) اور سموایل نے ساؤل کو کہا میں تیرے ساتھ نہ جاؤنگا کہ تو نے خداوند کے کلام کو رد کیا اور خداوند نے تجھے رد کیا کہ اسرائیل پر بادشاہ نہ رہے (۲۷) اور جب سموایل پھرا کہ روانہ ہو تو اُس نے اُس کی چادر کا کونا پکڑا اور وہ چاک ہوگیا (۲۸) تب سموایل نے اُسے کہا خداوند نے تیری بادشاہت جو تو بنی اسرائیل پر کرتا تھا تجھ سے آج ہی چاک کرلی اور تیرے ایک پڑوسی کو جو تجھ سے بہتر ہے دی (۲۹) سوا اس کے اسرائیل کا وفادار جھوٹھ نہیں بولتا اور پشیمان نہیں ہوتا کیونکہ وہ انسان نہیں ہے کہ پچھتاوے (۳۰) تب اُس نے کہا میں نے گناہ کیا پر میری قوم کے بزرگوں اور اسرائیل کے آگے میری عزت کیجئے اور میرے ساتھ پھریئے تاکہ میں خداوند تیرے خدا کے آگے سجدہ کروں (۳۱) تب سموایل ساؤل کے پیچھے پھرا اور ساؤل نے خداوند کے آگے سجدہ کیا ✦

(۳۲) تب سموایل نے کہا کہ عمالیقیوں کے بادشاہ اجاج کو

یہاں مجھ پاس لاؤ اور اجاج بے پروائی سے اُس پاس آیا اور اجاج نے کہا فی الحقیقت موت کی تلخی گذر گئی (۳۳) اور سموایل نے کہا جیسا تیری تلوار نے عورتوں کو بے اولاد کیا ویسا ہی تیری ما عورتوں میں بے اولاد ہوگی اور سموایل نے اجاج کو جلجال میں خداوند کے آگے ٹکڑے ٹکڑے کیا ✦

(۳۴) اور سموایل رامہ کو گیا اور ساؤل اپنے گھر کو ساؤلی جبعہ میں چڑھ گیا (۳۵) اور جب تک جیتا رہا سموایل اُس کو دیکھنے نہ گیا تو بھی سموائل ساؤل کی بابت غم کھاتا رہا اور خداوند بھی پچھتایا کہ اُس نے ساؤل کو بنی اسرائیل کا بادشاہ کیا ✦

سولھواں باب

اور خداوند نے سموایل کو کہا تو کب تک ساؤل کی بابت غم کھاتا رہیگا جس حال کہ میں نے اُسے بنی اسرائیل کی سلطنت سے مردود کیا تو اپنے سینگ میں تیل بھر اور جا میں تجھے بیت لحمی لیسی کے پاس بھیجتا ہوں کہ میں نے اُس کے بیٹوں میں سے ایک کو اپنے

لئے بادشاہ ٹھہرایا ہے (۲) اور سموایل بولا کہ میں کیونکر جاؤں کہ اگر ساؤل سنیگا تو مجھے مار ہی ڈالیگا خداوند نے فرمایا ایک بچھیا اپنے ساتھ لے جا اور کہہ کہ میں خداوند کے لئے قربانی کرنے کو آیا ہوں (۳) اور جب تو ذبیحہ گذرانے یسّی کی دعوت کر اور بعد اُسکے میں تجھے بتا دونگا کہ تو کیا کریگا اور اُسکو کہ جس کا نام میں تجھ کو بتاؤں میرے لئے ممسوح کر (۴) اور سموایل نے وہی جو کہ خداوند نے فرمایا تھا کیا اور بیت لحم میں آیا تب شہر کے بزرگ اُس کے آنے کے سبب کانپ گئے اور بولے تو صلح کے خیال سے آیا ہے (۵) وہ بولا ہاں صلح کے خیال سے میں خداوند کے لئے قربانی چڑھانے آیا ہوں تم اپنے تئیں پاک صاف کرو اور میرے ساتھ قربانی چڑھانے کے لئے آؤ اور اُس نے یسّی کو اُسکے بیٹوں سمیت مقدس کیا اور اُنہیں قربانی چڑھانے کو بلایا *

(۶) اور ایسا ہوا کہ جب وے آئے تو اُس نے اِلیاب پر نگاہ کی اور بولا یقیناً یہہ خداوند کا ممسوح اُس کے آگے ہے

(۷) پر خداوند نے سموایل سے کہا کہ تو اُس کے چہرے پر اور اور اُس کے قد کی اونچائی پر نظر نہ کر اس لئے کہ میں نے اُسے ناپسند کیا کہ خداوند انسان کی مانند نہیں دیکھتا کیونکہ آدمی ظاہر کو دیکھتا ہے پر خداوند دل پر نظر کرتا ہے (۸) تب یسّی نے ابیناداب کو بلایا اور اُسے سموایل کے آگے حاضر کیا وہ بولا خداوند نے اُسے بھی پسند نہیں کیا (۹) پھر یسّی نے سمہ کو آگے کیا اور بولا کہ خداوند اُسے بھی پسند نہیں کرتا (۱۰) آخر کو یسّی نے اپنے ساتوں بیٹوں کو سموایل کے سامھنے حاضر کیا سو سموایل نے یسّی کو کہا کہ خداوند نے انھیں پسند نہیں کیا (۱۱) اور سموایل نے یسّی کو کہا کہ تیرے سب لڑکے یہی ہیں وہ بولا کہ سب سے چھوٹا اب تک باقی ہے کہ دیکھو وہ بھیڑ بکریاں چراتا ہے سو سموایل نے یسّی کو کہا اُسے بلابھیج کیونکہ جب تک وہ یہاں نہ آئیگا ہم دستر خوان پر نہ بیٹھینگے (۱۲) سو اُس نے بلابھیجا اور اُسے اندر لایا وہ سرخ رنگ اور خوش چشم اور دیکھنے میں اچھا تھا اور خداوند نے فرمایا اُٹھ اور اُسے ممسوح کر کہ وہ یہی ہے (۱۳) تب

سموایل نے تیل کا سینگ لیا اور اُسے اُس کے بھائیوں کے درمیان ممسوح کیا اور خداوند کی روح اُس دن سے ہمیشہ داؤد پر اُترتی رہی اور سموایل اُٹھکے رامہ کو روانہ ہوا (۱۴) پر خداوند کی روح ساؤل پر سے چلی گئی اور خداوند کی طرف سے ایک بُری روح اُسے ستانے لگی (۱۵) تب ساؤل کے ملازموں نے اُسے کہا دیکھ اب ایک شریر روح خدا کی طرف سے تجھے ستاتی ہے (۱۶) اے ہمارے صاحب اب اپنے نوکروں کو جو تیرے سامنے ہیں حکم کر کہ ایک ایسے شخص کی تلاش کریں جو بربط بجانے میں اُستاد ہو اور ایسا ہوگا کہ جس وقت خدا کی طرف سے یہہ شریر روح تجھ پر چڑھیگی تو وہ اپنے ہاتھ سے بجائیگا اور تو بحال ہو جائیگا (۱۷) اور ساؤل نے اپنے خادموں کو کہا کہ ہاں میرے لئے اچھا بجانیوالا ٹھہراؤ اور مجھ پاس لاؤ (۱۸) سو اُس وقت اُسکے ملازموں میں سے ایک یوں بول اُٹھا کہ دیکھ میں نے بیت لحم کے یسّی کا ایک بیٹا دیکھا جو بجانے میں اُستاد ہے اور بڑا بہادر بھی اور جنگی مرد ہے اور صاحب تمیز اور خوبصورت ہے اور خداوند

اُس کے ساتھ ہے ⁂

(۱۹) سو ساؤل نے ہرکاروں سے یسی کو کہلا بھیجا کہ اپنے بیٹے داؤد کو جو بھیڑ بکریوں پر مقرر ہے مجھ پاس بھیج (۲۰) اور یسّی نے ایک گدھا جس پر روٹیاں لادی تھیں اور ایک مشک مے اور بکری کا ایک بچا لیا اور اپنے بیٹے داؤد کو دیا کہ ساؤل کے لئے لے جاوے (۲۱) اور داؤد ساؤل پاس آیا اور اُس کے حضور کھڑا ہوا اور اُس نے اُسے بہت پیار کیا سو وہ اُسکا سلح بردار ہوا (۲۲) اور ساؤل نے یسّی کو کہلا بھیجا کہ داؤد کو میرے حضور رہنے دیجئے کہ وہ میرا منظور نظر ہوا ہے (۲۳) اور ایسا ہوا کہ جب وہ بری روح خدا کی طرف سے ساؤل پر چڑھتی تھی تو داؤد بربط لیکے ہاتھ سے بجاتا تھا اور ساؤل آرام پاتا تھا اور وہ بحال ہوتا تھا اور شریر روح اُس پر سے اُترتی تھی ⁂

سترھواں باب

اب فلسطیوں نے جنگ کے ارادے سے اپنی فوجیں جمع کیں اور یہوداہ کے شہر شوکہ میں فراہم ہوئے اور شوکہ اور عزیقہ کے درمیان افسدمیم میں خیمہ زن ہوئے (۲) اور ساؤل اور اسرائیل کے لوگوں نے جمع ہو کے ایلہ کی وادی پر خیمے کھڑے کئے اور لڑائی کے لئے فلسطیوں کے مقابل پرے باندھے (۳) ایک طرف فلسطی ایک پہاڑ پر قائم تھے اور دوسری طرف ایک پہاڑ پر بنی اسرائیل اور اُن دونوں کے درمیان ایک وادی تھی ٭

(۴) اُس وقت فلسطیوں کے لشکر سے ایک مرد سورما نکلا جس کا نام جاتی جولیت تھا اُس کا قد چھ ہاتھ ایک بالشت لمبا تھا (۵) اور اُس کے سر پر پیتل کا ایک خود تھا اور پیتل ہی کی ایک زرہ پہنے ہوئے تھا جو تول میں پانچ ہزار مثقال پیتل کی تھی (۶) اور اُس کی دونوں پنڈلیوں پر پیتل کی دو جرموق

تھے اور اُس کے دونوں شانوں کے درمیان پیتل کا چاند تھا (۷) اور اُس کے بھالے کی چھڑ ایسی تھی جیسے جلاہے کا شہتیر اور اُس کے نیزے کا پھل چھ سو مثقال لوہے کا تھا اور ایک شخص سپر لئے ہوئے اُسکے آگے چلتا تھا (۸) سو وہ کھڑا ہوا اور اسرائیل کے لشکروں پر للکارا اور اُن سے کہا کہ تم نے کیوں جنگ کے لئے صف آرائی کی کیا میں فلسطی نہیں ہوں اور تم ساؤل کے خادم سو اپنے لئے کسی شخص کو چنو جو کہ میرے پاس اُتر آوے (۹) اگر اُس میں میرے مقابلے کی جان ہو اور وہ مجھے قتل کرے تو ہم تمہارے خادم ہونگے پر اگر میں اُسپر غالب ہوں اور میں اُسے قتل کروں تو تم ہمارے خادم ہو گے اور ہماری خدمتگذاری کروگے (۱۰) اور وہ فلسطی بولا کہ میں آج کے دن اسرائیلی فوجوں کو فضیحت کرتا ہوں میرے لئے کوئی مرد ٹھہرا کہ ہم باہم مقابلہ کریں (۱۱) جس وقت ساؤل اور سارے اسرائیل نے اُس فلسطی کی بات سُنی تو اُنکی دلاوری نکل گئی اور وے نپٹ ڈر گئے (۱۲) اور داؤد بیت لحم یہوداہ

افراتی مرد کا بیٹا تھا جسکا نام یسّی تھا اُس کے آٹھ بیٹے تھے
اور وہ آپ ساؤل کے زمانے میں لوگوں کے درمیان بڈھا
آدمی گنا جاتا تھا (۱۳) اور یسّی کے تین بڑے بیٹے جا کے
لڑائی میں ساؤل کے پیرو ہوئے اور اُن تینوں میں جو لڑنے
گئے تھے اُسکا نام جو سب سے بڑا تھا الیاب تھا اور دوسرے کا نام
ابنداب اور تیسرے کا سمہ (۱۴) اور داؤد سب سے چھوٹا تھا سو
اُس کے تینوں بڑے بیٹے ساؤل کی پیروی میں تھے (۱۵) پر
داؤد ساؤل سے جدا ہو کے اپنے باپ کی بھیڑ بکریاں بیت لحم
میں چرانے گیا تھا (۱۶) سو وہ فلسطی ہر روز صبح شام نزدیک
آتا تھا اور چالیس دن تک اپنے تئیں دکھلایا (۱۷) سو یسّی نے
اپنے بیٹے داؤد سے کہا کہ یہ پچیس سیر بھونا ہوا اناج اور یہ
دس گردے روٹیوں کے لیکے لشکرگاہ کو اپنے بھائیوں پاس
دوڑ جا (۱۸) اور پنیر کی یہ دس چکیاں اُنکے ہزاری سردار کے
لئے لے جا اور دیکھ کہ تیرے بھائی کس طرح سے ہیں اور اُنکی
کچھ نشانی لا (۱۹) اور اُس وقت ساؤل اور وے اور اسرائیل

کے سب لوگ ایلاہ کی وادی میں فلسطیوں سے لڑ رہے تھے ٭
(۲۰) اور داؤد صبح سویرے اُٹھا اور بھیڑوں کو ایک
نگہبان کے پاس چھوڑ کے جیسا یسی نے اُسے فرمایا تھا چیز لیکے
روانہ ہوا اور چھکڑوں کے مورچے میں پہنچا جس وقت لشکر خروج
کرنے پر تھا اور لڑائی کے لئے للکارتا تھا (۲۱) اور اسرائیل
اور فلسطیوں نے اپنے اپنے لشکر کے آمنے سامھنے پرے باندھے
تھے (۲۲) سو داؤد نے اپنے اسباب کو اُس پاس جو بھیڑ کا نگہبان
تھا چھوڑا اور آپ لشکر کے درمیان دوڑا اور آکے اپنے بھائیوں
کی خیر و عافیت پوچھی (۲۳) اور وہ اُن سے باتیں کرتا ہی تھا
کہ دیکھو وہ پہلوان فلسطی جات کا رہنیوالا جس کا نام جُلیت تھا
فلسطی صفوں میں سے نکلا اور اُسنے اُن ہی باتوں کے موافق
پھر باتیں کہیں اور داؤد نے سُنیں (۲۴) اور سارے مرد اسرائیل
اُس شخص کو دیکھکے اُس کے سامھنے سے بھاگے اور بہت
ڈرے (۲۵) تب اسرائیل کے مردیوں بولے تم اس آدمی کو
جو نکلا ہے دیکھتے ہو سچ مچ یہ اِسرائیل کو رسوا کرنے کو آیا ہے

اور ایسا ہوگا کہ جو کوئی اُس کو ماریگا تو بادشاہ بڑی دولت سے اُسے
دولتمند کریگا اور اپنی بیٹی اُسے دیگا اور اُسکے باپ کے گھرانے
کو اسرائیل کے درمیان آزاد کریگا (۲۶) اور داؤد نے اُن لوگوں سے
جو اُسکے گردپیش کھڑے تھے پوچھا کہ جو شخص اس فلسطی کو مارے
اور اس ننگ کو اسرائیل میں سے مٹا ڈالے تو اُس سے کیا سلوک
کیا جائیگا کیونکہ یہہ نامختون فلسطی کیا مال ہے کہ وہ زندہ خدا کی
فوجوں کو ذلیل کرے (۲۷) اور لوگوں نے اس طور کا جواب دیا
کہ اُس شخص سے جو اُسے ماریگا یہہ یہہ سلوک کیا جائیگا (۲۸) اور
اُس وقت اُسکے بڑے بھائی الیاب نے اُس کی باتوں کو جو وہ
لوگوں سے کرتا تھا سنا اور الیاب کا غصہ داؤد پر بھڑکا اور وہ
بولا کہ تو یہاں کیوں اُترا ہے اور وہاں جنگل میں اُن تھوڑی سی
بھیڑوں کو تو نے کس پاس چھوڑا میں تیرے گھمنڈ اور تیرے دل کی
شرارت سے آگاہ ہوں تو لڑائی کو دیکھنے کے لئے اُتر آیا ہے
(۲۹) سو داؤد بولا میں نے اب کیا قصور کیا کیا کچھ سبب نہیں
(۳۰) اور وہ اُس سے پھر کے دوسرے کی طرف گیا اور پھر وہی

باتیں کہیں سو لوگوں نے اُسے اگلے طور پر جواب دیا (۳۱) اور جب وے باتیں جو داؤد نے کہی سُننے میں آئی تھیں تب اُنہوں نے ساؤل کے حضور ان کی خبر دی اور اُس نے اُسے بُلا بھیجا ٭ (۳۲) اور داؤد نے ساؤل سے کہا کہ اُس شخص کے سبب سے کسی کا دل نہ گھبراوے تیرا بندہ جائیگا اور اُس فلسطی سے لڑیگا (۳۳) سو ساؤل نے داؤد سے کہا تجھ میں یہ طاقت نہیں کہ تو اُس فلسطی کا مقابلہ کرنے جاوے اور اُس سے لڑے کہ تو لڑکا ہے اور یہ جوانی سے صاحب جنگ ہے (۳۴) تب داؤد نے ساؤل کو جواب دیا کہ تیرا بندہ اپنے باپ کی بھیڑوں کی پاسبانی کرتا تھا اور ایک باگھ اور ایک ریچھ آیا اور گلے میں سے ایک بچہ لے گیا (۳۵) سو میں اُسکے پیچھے نکلا اور اُسے مارا اور اُسے اُس کے مُنہہ سے چھڑایا اور جب وہ مجھ پر پھر لپکا تو میں نے اُس کی داڑھی پکڑ کے اُسے مارا اور اُس کو ہلاک کیا (۳۶) تیرے بندے نے باگھ اور ریچھ دونوں کو جان سے مارا سو یہ نامختون فلسطی اُن میں سے ایک کی مانند ہوگا جو زندہ خدا کی فوجوں کو ذلیل کر رہا ہے (۳۷) پھر داؤد نے یہہ بھی

کہا کہ جس خداوند نے مجھے باگھ کے پنجے اور ریچھ کے چنگل سے
رہائی دی وہی مجھ کو اُس فلسطی کے ہاتھ سے بچائیگا تب ساؤل
نے داؤد کو کہا روانہ ہو اور خدا تیرے ساتھ رہے *

(۳۸) اور ساؤل نے اپنے ہتھیار داؤد پر سجائے اور پیتل
کا ایک خود اُس کے سر پر رکھا اور اُسے زرہ بھی پہنائی (۳۹) اور
داؤد نے اپنی تلوار اپنی زرہ پر باندھی اور جانے کے لئے قدم
اُٹھایا کیونکہ اُس نے اُسے جانچا نہ تھا تب داؤد نے ساؤل سے
کہا میں اِنھیں لئے جا نہیں سکتا کہ میں نے اُن کو آزمایا نہیں سو
داؤد نے وہ سب اپنے اُوپر سے اُتار کے دھرا (۴۰) اور اُسنے
اپنا لٹھ ہاتھ میں لیا اور اُس وادی سے پانچ پتھر چکنے چکنے اپنے
واسطے چن لئے اور اُنھیں چرواہے کے تھیلے میں جو اُس پاس
تھا یعنے جھولے میں ڈالا اور اُس کا فلاخن اُسکے ہاتھ میں تھا
سو وہ اُس فلسطی کے نزدیک جانے لگا (۴۱) اور فلسطی چلا
اور داؤد کے نزدیک آنے لگا اور اُس کے آگے اُس کا سپر بردار
تھا (۴۲) اور جب فلسطی نے اِدھر اُدھر نگاہ کی اور داؤد کو دیکھا

تو اُسے ناچیز جانا کہ وہ لڑکا سرخ رو اور نازک چہرے کا تھا (۴۳) سو فلسطی نے داؤد سے کہا کیا میں کتا ہوں جو تو لٹھ لیکے مجھ پر آیا ہے اور فلسطی نے اپنے معبودوں کے نام سے داؤد پر لعنت کی (۴۴) اور فلسطی نے داؤد کو کہا مجھ پاس آ کہ میں تیرا گوشت ہوائی پرندوں اور جنگلی درندوں کو بانٹوں (۴۵) اور داؤد نے فلسطی کو کہا تو تلوار اور برچھا اور سپر لیکے میرے پاس آتا ہے پر میں رب الافواج کے نام سے جو اسرائیل کے لشکروں کا خدا ہے جسے تو نے ذلیل کیا تیرے پاس آتا ہوں (۴۶) اور آج ہی کے دن خداوند تجھ کو میرے ہاتھ میں گرفتار کروائیگا اور میں تجھے مارونگا اور تیرا سر تجھ سے جدا کرونگا اور میں آج کے دن فلسطیوں کے لشکر کی لاشیں ہوا کے پرندوں اور زمین کے درندوں کو دونگا تاکہ سارا جہان جانے کہ اسرائیل میں ایک خدا ہے (۴۷) اور یہہ ساری جماعت دریافت کریگی کہ خداوند تلوار اور بھالے سے بچاتا نہیں اس لئے کہ جنگ کا مالک خداوند ہے اور وہی تمکو ہمارے قبضے میں کر دیگا (۴۸) اور ایسا ہوا کہ جب فلسطی اُٹھا

اور آگے بڑھکے داؤد کے مقابلہ کے لئے نزدیک ہوا تو داؤد
نے پھرتی کی اور صفوں کی طرف فلسطی سے مقابلہ کرنے دوڑا
(۴۹) اور داؤد نے اپنے تھیلے میں اپنا ہاتھ ڈالا اور اُس میں
سے ایک پتھر لیا اور فلاخن میں دھر کے فلسطی کے ماتھے پر ایسا
مارا کہ وہ پتھر اُس کے ماتھے میں غرق ہو گیا اور وہ زمین پر مُنھ
کے بھل گر پڑا (۵۰) سو داؤد ایک فلاخن اور ایک پتھر سے
اُس فلسطی پر غالب ہوا اور اُس فلسطی کو مارا اور قتل کیا اور
داؤد کے ہاتھ میں تلوار نہ تھی (۵۱) سو داؤد لپککے فلسطی کے
اوپر کھڑا ہوا اور اُسکی تلوار پکڑ کے میان سے کھینچی اور اُسے
ہلاک کیا اور اُس سے اُسکا سر کاٹ ڈالا اور فلسطیوں نے جو دیکھا
کہ اُن کا پہلوان مارا پڑا تو وے بھاگ نکلے (۵۲) اور اسرائیل
اور یہوداہ کے لوگ اُٹھے اور للکارے اور فلسطیوں کو وادی
تک اور عقرون کے پھاٹک کی راہ تک رگیدا اور فلسطیوں میں
سے جو زخمی ہوئے سو شعریم کی راہ میں جات اور عقرون تک کنارے
گرے تھے (۵۳) تب بنی اسرائیل فلسطیوں کو رگید کے پھرے

اور اُن کے خیموں کو لوٹا (۵۴) اور داؤد اُس فلسطی کا سر لیکے یروسلم میں آیا اور اُس کے ہتھیاروں کو اُس نے اپنے خیمے میں رکھا ❊

(۵۵) اور ساؤل نے جس وقت داؤد کو فلسطی کے سامھنے جاتے دیکھا تو اُسنے لشکر کے سردار ابنیر سے پوچھا ابنیر یہہ جوان کس کا بیٹا ہے ابنیر بولا اے بادشاہ تیری جان کی قسم میں نہیں جانتا (۵۶) تب بادشاہ نے کہا تو تحقیق کر کہ یہہ جوان کس کا فرزند ہے (۵۷) اور جب داؤد اُس فلسطی کو قتل کر کے پھرا تو ابنیر نے اُسے لیا اور ساؤل پاس لے گیا اور فلسطی کا سر اُس کے ہاتھہ میں تھا (۵۸) تب ساؤل نے اُس جوان سے پوچھا کہ تو کس کا بیٹا ہے اور داؤد نے جواب دیا کہ میں تیرے بندے بیت لحمی یسّی کا بیٹا ہوں ❊

اٹھارہواں باب

اور ایسا ہوا کہ جب وہ ساؤل سے بات کہہ چکا تو یونتن

کا جی داؤد کے جی سے مل گیا اور یونتن نے اُسے اپنی جان
کے برابر دوست رکھا (۲) اور ساؤل نے اُس دن سے اُسے
اپنے ساتھ رکھا اور پھر اُسے اُس کے باپ کے گھر جانے نہ دیا
(۳) اور یونتن اور داؤد نے باہم قول و قرار کیا کیونکہ وہ اُسے
اپنی جان کے برابر چاہتا تھا (۴) تب یونتن نے وہ قبا جو پہنے
ہوئے تھا اُتار کے داؤد کو دی اور اپنی پوشاک بلکہ اپنی تلوار
اور اپنی کمان اور اپنا کمربند بھی ❊

(۵) اور داؤد جہاں کہیں ساؤل اُس کو بھیجتا تھا جایا کرتا
تھا اور اقبالمند ہوتا تھا یہاں تک کہ ساؤل نے اُسے سپاہ کا
سردار کیا اور وہ سب لوگ اور ساؤل کے ملازموں کا بھی منظور
نظر ہوا (۶) اور ایسا ہوا کہ جب وے آتے تھے بعد اُس کے
کہ داؤد اُس فلسطی کو قتل کر کے لوٹا تھا تو اِسرائیل کے سارے
شہروں سے عورتیں گاتی ناچتی خوشی سے طبلے اور باجا اور
ساز ساتھ لیکے ساؤل بادشاہ کے استقبال کو نکلیں (۷) اور اُن
عورتوں نے بجاتے ہوئے آپس کے جواب میں کہا کہ ساؤل نے

اپنے ہزاروں کو مارا اور داؤد نے اپنے دس ہزاروں کو (۸) اور ساؤل سُنکے نہایت خفا ہوا کہ وہ بات اُسے بری معلوم ہوئی اور وہ بولا اُنھوں نے داؤد کے لئے دس ہزار ٹھہرائے اور میرے لئے فقط ہزاروں اب کیا باقی رہا جو وہ پاوے مگر سلطنت (۹) اور ساؤل نے اُس دن سے آگے کو داؤد پر خوب نگاہ رکھی *

(۱۰) اور دوسرے دن ایسا ہوا کہ خدا کی طرف سے وہ بُری روح ساؤل پر چڑھی تب وہ گھر میں نبوت کرنے لگا اور داؤد اُس کے حضور آگے کی طرح بربط نوازی کرتا تھا اور اُس وقت ساؤل کے ہاتھ میں ایک سانگ تھی (۱۱) تب ساؤل نے سانگ پھینکی اور کہا کہ میں داؤد کو دیوار کے ساتھ چھید دونگا سو داؤد اُس کے سامھنے دو مرتبے خالی دیکے آپ کو بچا گیا (۱۲) ساؤل داؤد سے ڈرا کرتا تھا کیونکہ خداوند اُس کے ساتھ تھا اور ساؤل سے جدا ہو گیا (۱۳) اس لئے ساؤل نے اُسے اپنے پاس سے جدا کیا اور اپنے واسطے اُسے ہزار جوانوں کا سردار کیا

اور وہ لوگوں کے آگے آیا جایا کرتا تھا (۱۴) اور داؤد اپنی ساری
راہوں میں دانائی کے ساتھ چلتا تھا اور خداوند اُس کے ساتھ
تھا (۱۵) اس لئے جب ساؤل نے دیکھا کہ وہ بڑی دانشمندی
کرتا تو اُس سے ڈرا (۱۶) پر تمام اسرائیل اور یہوداہ داؤد کو
پیار کرتے تھے اس لئے کہ وہ اُن کے آگے آیا جایا کرتا تھا
(۱۷) تب ساؤل نے داؤد کو کہا دیکھ میرب میری
بڑی بیٹی ہے میں اُسے تجھے بیاہ دیتا ہوں چاہیئے کہ تو میری
خدمت میں بہادر فرزند ہو اور خداوند کے لئے قتال کرے
کیونکہ ساؤل نے دل میں کہا کہ میرا ہاتھ اُس پر کا ہے کو چلے
بلکہ فلسطیوں کا ہاتھ اُس پر چلے (۱۸) سو داؤد نے ساؤل
سے کہا میں کون ہوں اور میری جان کیا اور اسرائیل میں
میرے باپ کا گھرانا کون کہ میں بادشاہ کا داماد ہووں
(۱۹) پر ایسا ہوا کہ جب وقت آیا کہ ساؤل کی بیٹی میرب داؤد
سے بیاہی جاوے تو وہ محولاتی عدری ایل سے بیاہی گئی
(۲۰) اور ساؤل کی بیٹی میکل داؤد کو چاہتی تھی سو اُنہوں نے

ساؤل کو خبر دی اور وہ اُس بات سے خوش ہوا (۲۱) تب ساؤل نے کہا میں اُسی کو اُسے دونگا تاکہ یہہ اُس کے لئے ایک پھندا ہو اور فلسطیوں کا ہاتھ اُس پر پڑے سو ساؤل نے داؤد سے کہا کہ اِن دونوں میں سے ایک کے ساتھ تو آج کے دن میرا داماد ہو جائیگا ٭

(۲۲) اور ساؤل نے اپنے خادموں کو حکم کیا کہ داؤد سے پوشیدہ میں باتیں کرو اور کہو کہ دیکھ بادشاہ تجھ سے راضی ہے اور تو اُس کے سارے خادموں کا عزیز ہے اب تو بادشاہ کا داماد بن (۲۳) چنانچہ ساؤل کے ملازموں نے یے باتیں داؤد کے کانوں میں کہہ سُنائیں اور داؤد بولا کیا تم کو یہ چھوٹا کام معلوم ہوتا ہے کہ میں بادشاہ کا داماد بنوں حین حال کہ میں مسکین اور ذلیل سا آدمی ہوں (۲۴) سو ساؤل کے ملازموں نے اُسے خبر دی کہ داؤد یوں یوں کہتا ہے (۲۵) تب ساؤل نے کہا تم داؤد سے کہو کہ بادشاہ کسی طرح کا مہر نہیں مانگتا ہے مگر فلسطیوں کی سو کھلڑیاں تاکہ بادشاہ کے دشمن سے انتقام

لیا جاے مگر ساؤل کا یہ ارادہ تھا کہ داؤد کو فلسطیوں کے ہاتھ سے
مروا ڈالے (۲۶) اور جب اُس کے خادموں نے یے باتیں داؤد
سے کہیں تو داؤد کی نظر میں یہ بات اچھی معلوم ہوئی کہ بادشاہ کا
داماد ہووے اور ہنوز دن پورے نہ ہوئے تھے (۲۷) تب
داؤد اٹھا اور اپنے لوگوں کو لیکے گیا اور دوسو فلسطی مارے
اور داؤد اُن کی کھلڑیاں لا اور اُنھوں نے وے سب پورا
شمار کرکے بادشاہ کے آگے رکھدیں تا کہ بادشاہ کا داماد ہووے
اور ساؤل نے اپنی بیٹی میکل اُسے بیاہ دی ❊

(۲۸) اور ساؤل نے یہہ دیکھا اور جانا کہ خداوند داؤد
کے ساتھ ہے اور ساؤل کی بیٹی میکل اُسے چاہتی تھی (۲۹) اور
ساؤل داؤد سے زیادہ ڈرتا تھا اور ساؤل داؤد کا ہمیشہ کا
دشمن ہوگیا (۳۰) تب فلسطیوں کے امیروں نے خروج کیا اور جب سے
کہ اُنھوں نے خروج کیا تب سے ساؤل کے سارے چاکروں کی
نسبت داؤد نے زیادہ دانشمندیاں کیں ایسا کہ اُس کا نام بہت
بلند ہوا ❊

اُنیسواں باب

تب ساؤل نے اپنے بیٹے یونتن اور اپنے سارے خادموں سے کہا کہ داؤد کو مار ڈالو (۲) لیکن ساؤل کا بیٹا یونتن داؤد کی طرف نہایت راغب ہوا سو یونتن نے داؤد کو کہا میرا باپ تیرے قتل کی فکر میں ہے سو اب صبح تک اپنی خبرداری کیجیے اور کسی پوشیدہ مکان میں چھپے رہئیے (۳) اور میں باہر جا کے اُس میدان میں جہاں تو ہوگا اپنے باپ کے پاس کھڑا ہونگا اور اپنے باپ سے تیری بابت گفتگو کرونگا اور جو مجھے دریافت ہوگا سو تجھ سے ظاہر کرونگا ۔

(۴) سو یونتن نے اپنے باپ ساؤل سے داؤد کی تعریف کی اور کہا کہ بادشاہ اپنے خادم داؤد سے بدی نہ کرے اُس نے تیرا گناہ کچھ نہیں کیا بلکہ اُس کے اعمال تیرے واسطے نہایت خوب ہیں (۵) کیونکہ اُس نے اپنی جان ہتھیلی پر رکھی اور اُس فلسطی کو قتل کیا اور خداوند نے اسرائیل کو بڑی رہائی دی اور

تونے دیکھا اور خوش ہوا پس تو کس لئے بے گناہ آدمی سے بدی
کیا چاہتا ہے اور بے سبب داؤد کے قتل کا خواہاں ہے
(۶) اور ساؤل نے یونتن کی بات سُنی اور ساؤل نے قسم کھا کے
کہا کہ زندہ خدا کی قسم ہے وہ مارا نہ جائیگا (۷) اور یونتن نے
داؤد کو بلایا اور یونتن نے وہ ساری باتیں اُسپر ظاہر کیں اور
داؤد کو ساؤل پاس لایا اور وہ آگے کی طرح حاضر رہنے لگا *
(۸) اور پھر جنگ ہوئی اور داؤد نکلا اور فلسطیوں سے
لڑا اور بڑا اقتال کر کے اُنہیں قتل کیا اور وے اُس کے سامنے
سے بھاگے (۹) اور خداوند کی طرف سے وہ بُری روح ساؤل
پر چڑھی وہ اپنے گھر کے بیچ ایک سانگ ہاتھ میں لئے ہوئے بیٹھا تھا اور داؤد ہاتھ
سے بجا رہا تھا (۱۰) اور ساؤل نے چاہا کہ داؤد کو دیوار کے ساتھ برچھی سے
چھیدے سو داؤد ساؤل کے آگے سے ٹل گیا اور برچھی دیوار
میں جا گھسی اور داؤد بھاگا اور اُس رات بچ گیا (۱۱) اور ساؤل
نے داؤد کے گھر پر ہرکارے بھیجے کہ اُس کی چوکی دیویں اور
صبح کو اُسے مار ڈالیں سو داؤد کی جورو میکل نے اُسے خبر دیکے

کہا اگر آج رات تو اپنی جان نہ بچائے تو کل مارا پڑیگا +

(۱۲) اور میکل نے کھڑکی کی راہ سے داؤد کو لٹکا دیا سو وہ گیا اور بھاگ کے بچ رہا (۱۳) اور میکل نے ایک پُتلا لیکے پلنگ پر لٹا رکھا اور بکریوں کی کھال تکیہ کی جگہہ اُسکے سرھانے پر رکھی اور اوپر سے چادر اُڑھادی (۱۴) اور جب ساؤل نے ہرکارے داؤد کے پکڑنے کو بھیجے تو یہہ بولی کہ وہ بیمار ہے (۱۵) اور ساؤل نے ہرکاروں کو پھر بھیجا کہ داؤد کو دیکھیں اور کہا کہ اُسے پلنگ سمیت مجھہ پاس لاؤ کہ میں اُسے قتل کروں (۱۶) اور ہرکارے جب اندر آئے تو دیکھا کہ پلنگ پر وہ پُتلا پڑا ہوا ہے اور اُس کے سرھانے پر بکریوں کی پشم کا تکیہ دھرا ہے (۱۷) تب ساؤل نے میکل کو کہا تو نے مجھہ سے اس طرح کیوں دغا کی کہ میرے دشمن کو روانہ کیا اور وہ بچ رہا سو میکل نے ساؤل کو جوابدیا کہ اُس نے مجھے کہا مجھے جانے دے کاہے کو میں تجھے مار ڈالوں +

(۱۸) اور داؤد بھاگا اور بچ رہا اور رامہ میں سموائیل پاس

آیا اور جو کچھ کہ ساؤل نے اُس سے کیا تھا سب اُس سے کہا تب وہ اور سموایل دونوں نیوت میں جا رہے (۱۹) اور ساؤل کو خبر پہنچی کہ داؤد رامہ کے بیچ نیوت میں ہے (۲۰) اور ساؤل نے داؤد کے پکڑنے کو ہرکارے بھیجے اور اُنہوں نے جو دیکھا کہ نبیوں کا ایک مجمع ہے اور وے نبوت کر رہے ہیں اور سموایل اُن کا پیشوا بنا کھڑا ہے تو خدا کی روح ساؤل کے ہرکاروں پر بھی نازل ہوئی اور وے بھی نبوت کرنے لگے (۲۱) اور جب ساؤل تک یہ خبر پہنچی تو اُس نے اور ہرکارے بھیجے اور وے بھی نبوت کرنے لگے تو ساؤل نے پھر تیسری بار اَور ہرکارے بھیجے اور وے بھی نبوت کرنے لگے (۲۲) تب وہ آپ رامہ کو گیا اور اُس بڑے کوئے پر جو سیکو میں ہے آ پہنچا اور اُس نے پوچھا اور کہا کہ سموایل اور داؤد کہاں ہیں ایک نے کہا کہ دیکھ وے رامہ کے بیچ نیوت میں ہیں (۲۳) تب وہ رامہ کے نیوت کی طرف چلا اور خدا کی روح اُس پر بھی نازل ہوئی اور وہ چلتا گیا اور نبوت کرتا گیا یہاں تک کہ رامہ کے نیوت میں پہنچا (۲۴) اور اُس نے

بھی اپنے کپڑے اُتار پھینکے اور سموایل کے آگے اُسنے بھی اُسی
طرح نبوت کی اور اُس سارے دن اور اُس ساری رات ننگا
پڑا رہا اس لئے یہہ مثل ہوئی کیا ساؤل بھی نبیوں میں ہے +

بیسواں باب

تب داؤد نیوت رامہ سے بھاگا اور یونتن کے حضور
آکے کہا کہ میں نے کیا کیا میرا کیا گناہ ہے میں نے تیرے باپ
کے آگے کون سی تقصیر کی ہے جو وہ میری جان کا خواہاں
ہے (۲) اور وہ اُس سے بولا ہرگز نہ ہو کہ تو مارا جاوے دیکھ
کہ میرا باپ کوئی بڑا یا چھوٹا کام نہ کریگا مگر جب تک کہ پہلے مجھ پر
ظاہر کرے اور یہہ بات کس سبب سے میرا باپ مجھ سے چھپاویگا
ایسا نہ ہوگا (۳) تب داؤد نے قسم کھا کے کہا کہ تیرے باپ کو
بخوبی معلوم ہے کہ میں تیرا منظور نظر ہوں اور اُسنے کہا کہ یونتن
یہہ نہ جانے تا کہ غمگین نہ ہو پر خدا کی حیات اور تیری جان کی قسم
کہ حقیقتاً مجھ میں اور موت میں فقط ایک ہی قدم کا فاصلہ ہے

(۴) تب یونتن نے داؤد کو کہا کہ جو کچھ تیرا جی چاہے میں تیرے لئے وہی کرونگا (۵) اور داؤد نے یونتن سے کہا کہ دیکھ کل نیا چاند ہے اور مجھے لازم ہے کہ اُس دن بادشاہ کے ساتھ کھانے بیٹھوں سو تو مجھے اجازت دے کہ میں تیسرے دن شام تک میدان میں چھپا رہوں (۶) اگر تیرا باپ مجھے غیر حاضر دیکھے تو اُس سے کہیو کہ داؤد نے مجھ سے بہ جد ہو کے رخصت مانگی تا کہ وہ اپنے شہر بیت لحم کو جلد جاوے اس لئے کہ وہاں سارے گھرانے کے لئے سالیانہ ذبیحہ ہے (۷) سو اگر وہ یوں بولے کہ اچھا تو تیرے چاکر کی سلامتی ہے اور اگر وہ غصے سے بھر جائے تو یقین جان کہ اُسکا ارادہ فاسد ہے (۸) اور تجھکو لازم ہے کہ تو اپنے خادم پر مہربانی کرے کہ تو نے اپنے خادم کو اپنے ساتھ خداوند کے عہد میں داخل کیا پر اگر مجھ میں بدی ہو تو تو آپ ہی مجھے قتل کر پر کاہے کو تو مجھے اپنے باپ پاس لے جاوے (۹) تب یونتن بولا کہ تجھ سے یہہ دور ہو اگر مجھے یقین ہوتا کہ میرے باپ کا ارادہ ہے کہ تجھ پر بدی اُترے تو کیا میں تجھے خبر نہ کرتا (۱۰) پھر داؤد نے یونتن سے کہا کہ کون مجھے خبر دیوے یا کیا جا نیر

تیرا باپ تجھے سخت جواب دیوے ٭

(۱۱) تب یونتن نے داؤد سے کہا آ ہم میدان میں جاویں چنانچہ وے دونوں میدان کو گئے (۱۲) اور یونتن نے داؤد سے کہا اے خداوند اسرائیل کے خدا (گواہ رہ) جب میں کل یا پرسوں اپنے باپ کا پوشیدہ مطلب دریافت کروں اور دیکھو اگر داؤد کی طرف توجہ ہے اور تیرے پاس خبر نہ بھیجوں اور تجھ پر ظاہر نہ کروں (۱۳) تو خداوند یونتن سے ایسا ہی کرے اور اُس سے زیادہ اور اگر میرے باپ کی یہی مرضی ہو کہ تجھ سے بدی کرے تو میں تجھ پر ظاہر کرونگا اور تجھے روانہ کر دونگا کہ تو سلامت چلا جاوے اور خداوند تیرے ساتھ ہو جیسا کہ میرے باپ کے ساتھ ہوا (۱۴) اور تو صرف اتنا ہی نہ کیجیو کہ جب تک میں جیتا رہوں مجھ پر خداوند کا سا کرم کرے تاکہ میں مر نہ جاؤں (۱۵) بلکہ جب کہ خداوند تیرے سارے دشمنوں کو زمین پر سے نیست و نابود کرے تو ہمیشہ میرے اہل بیت پر بھی اپنا کرم موقوف نہ کیجیو (۱۶) سو یونتن نے داؤد کے خاندان سے

عہد کیا اور کہا کہ خداوند داؤد کے دشمنوں کے ہاتھ سے انتقام لیوے (۱۷) اور یونتن نے داؤد کو دوبارہ قسم کھلائی اس لئے کہ وہ اُسے بہت چاہتا تھا کیونکہ وہ اُسے ایسا چاہتا تھا جیسا اپنی جان کو چاہتا تھا (۱۸) تب یونتن نے داؤد سے کہا کہ کل نیا چاند ہوگا اور تیری غیر حاضری معلوم ہو جائیگی کہ تیرا مکان خالی رہیگا (۱۹) سو جب تیری غیر حاضری پر تین دن گذر جائیں تو تو اُتر کے جلد اُس جگہ جہاں تو نے آپ کو اُس عہد کے روز چھپایا جائیو اور اُس پتھر کے نزدیک رہیو جس کا نام ازل ہے (۲۰) اور میں آکے اُس طرف تین تیر اس طرح چلاؤنگا گویا نشانہ مارتا ہوں (۲۱) اور دیکھ میں اُس وقت ایک چھوکرے کو بھیجوں گا کہ تیر ڈھونڈھ کے لاؤ اُس وقت اگر میں چھوکرے سے کہوں کہ دیکھ تیر تجھ سے تجھہ اور اس طرف ہیں اُنہیں اُٹھا لے تو تو نکل آئیو کہ تیرے لئے خیر ہے شر نہیں خداوند زندہ ہے (۲۲) پر اگر میں چھوکرے سے یوں کہوں کہ دیکھ تیر تجھ سے تجھہ دور اُس طرف ہیں تو تو نکل جائیو کہ خداوند نے تجھے روانہ کیا ہے

(۲۳) رہا وہ معاملہ جس کا چرچہ مجھ سے اور تجھ سے ہوا ہے سو دیکھ خداوند ابد تک میرے تیرے درمیان ہے ✤

(۲۴) سو داؤد میدان میں جا چھپا اور جب نیا چاند ہوا تو بادشاہ کھانا کھانے پر بیٹھا (۲۵) اور بادشاہ اپنے دستور کے موافق اُس مسند پر جو دیوار کے لگ بھگ تھا بیٹھا اور یونتن اُٹھا اور ابنیر ساؤل کے پہلو میں بیٹھا اور داؤد کی جگہ خالی تھی ✤ (۲۶) لیکن اُس روز ساؤل نے کچھ نہ کہا کہ اُس نے گمان کیا کہ اُس پر کوئی حادثہ گذرا ہوگا وہ ناپاک ہوگا یقیناً وہ پاک نہ ہوگا (۲۷) اور دوسرے دن جو مہینے کا دوسرا دن تھا ایسا ہوا کہ داؤد کا مکان پھر خالی رہا تب ساؤل نے اپنے بیٹے یونتن کو کہا کیا سبب کہ یسی کا بیٹا کھانے کو نہ کل آیا ہے نہ آج (۲۸) تب یونتن نے ساؤل کو جواب دیا کہ داؤد نے مجھ سے بہ جد ہو کے رخصت لی کہ بیت لحم کو جائے (۲۹) اور اُس نے کہا کہ مجھے رخصت دیجئے کہ شہر میں ہمارے گھرانے کا ذبیحہ ہے اور میرے بھائی نے مجھے حکم کیا کہ حاضر رہوں اب اگر تجھ کو مجھ پر

کرم کی نظر ہے تو مجھے رخصت دیجئے کہ میں جاؤں اور اپنے بھائیوں سے ملوں اس باعث سے وہ شاہ کے دسترخوان پر حاضر نہیں ہوا (۳۰) تب ساؤل کا غصہ یونتن پر بھڑکا اور اُس نے اُسے کہا کہ اے کجرفتار باغیہ کے بیٹے کیا میں نہیں جانتا کہ تو نے اپنی ابتری اور اپنی ما کی برہنگی کی ابتری پر یسّی کے بیٹے کو چن لیا ہے (۳۱) اور جب تک کہ یسّی کا یہہ بیٹا روے زمین پر باقی ہے تو نہ تجھے قرار ہوگا نہ تیری سلطنت کو اب جلد لوگ بھیج اور اُس کو مجھ پاس پکڑ لا کہ وہ واجب القتل ہے (۳۲) تب یونتن نے اپنے باپ کو جواب دیا وہ کیوں مارا جاوے اُس نے کیا کیا ہے (۳۳) تب ساؤل نے بھالا پھینکا کہ اُسے مارے اُس حرکت سے یونتن کو یقین ہوا کہ اُسکے باپ نے داؤد کے قتل کا پورا ارادہ کیا ہے (۳۴) سو یونتن بڑے قہر کے ساتھ دسترخوان پر سے اُٹھ گیا اور کھانا نہ کھایا کہ وہ داؤد کے لئے نپٹ دلگیر ہوا کہ اُسکے باپ نے اُسے رسوا کیا ✦

(۳۵) اور صبح کو یونتن اُسی وقت جو داؤد سے مقرر کیا

تھا میدان کو گیا اور ایک چھوٹا لڑکا اُس کے ساتھ تھا (۳۶) اور
اُس نے اپنے چھوکرے کو حکم کیا کہ دوڑ اور یہ تیر جو میں چلاتا
ہوں ڈھونڈھ کے لا اور جونہیں وہ دوڑا تو اُسنے ایسا تیر لگایا
کہ اُس چھوکرے سے بہت دور جا گرا (۳۷) اور جب وہ چھوکرا
اُس تیر کے نزدیک جو یونتن نے لگایا پہنچا تو یونتن نے چھوکرے
کو پکار کے کہا کیا وہ تیر تجھ سے اُس طرف نہیں (۳۸) اور یونتن
نے چھوکرے کو پیچھے سے چلا کے کہا پھرتی کر جلد ہو دیر مت کر
سو یونتن کے چھوکرے نے تیروں کو جمع کیا اور اپنے آقا پاس
لے آیا (۳۹) پر اُس چھوکرے نے کچھ نہ جانا فقط داؤد اور
یونتن ہی اُس کا بھید جانتے تھے (۴۰) پھر یونتن نے اپنے
ہتھیار اُس چھوکرے کو دئیے اور کہا جا شہر کو لے جا ؞

(۴۱) اور جب وہ چھوکرا روانہ ہوا تب داؤد دکھن کی طرف سے
نکلا اور زمین پر اوندھا ہو کے گرا اور تین سجدے کئے اور اُنہوں
نے آپس میں ایک دوسرے کو چوما اور باہم روئے پر داؤد بہت
رو دیا (۴۲) اور یونتن نے داؤد کو کہا کہ سلامت چلا جا اور اُس

عہد پر جو ہم دونوں نے قسم کھا کے باہم کیا ہے خداوند گواہ ہے
کہ میرے تیرے درمیان اور میری تیری نسل کے درمیان
ابد تک خداوند ہووے سو وہ اُٹھکے روانہ ہوا اور یونتن شہر کو گیا

اکیسواں باب

اور داؤد نوب میں اخیملک کاہن کے پاس آیا اور اخیملک
داؤد کے آنے سے ڈرا اور اُس سے کہا تو کیوں تنہا ہے
اور تیرے ساتھ کوئی مرد نہیں (۲) سو داؤد نے اخیملک کاہن کو
کہا کہ بادشاہ نے مجھے ایک کام کرنے کو حکم دیا اور مجھے فرمایا ہے
کہ یہ کام جس کے لئے میں نے تجھے بھیجا ہے کسی شخص پر ظاہر
نہ ہووے اور چاکروں کو میں نے فلانی جگہ بٹھا دیا (۳) پس
اب تیرے ہاتھ میں کیا ہے پانچ گردے روٹیوں کے یا جو کچھ
موجود ہو سو میرے ہاتھ میں دے (۴) اور کاہن نے داؤد
کو جواب دیا اور کہا کہ میرے ہاتھ میں عام روٹیاں نہیں پر مقدس
روٹیاں ہیں اگر جوان لوگوں نے اپنے تئیں حقیقتاً عورتوں سے

بچا یا ہو (۵) تب داؤد نے کاہن کو جواب دیکے اُسے کہا سچ
تو یوں ہے کہ اس تین دن میں جب سے ہم نکلے ہیں عورتوں سے
الگ رہے ہیں اور جوانوں کے ظروف پاک ہیں اور روٹی
ایک طور پر عام ہے باوجودیکہ آج ہی باسن میں مقدس کی گئی
ہو (۶) سو کاہن نے مقدس روٹی اُسکو دی کہ وہاں نذر کی روٹی
کے سوا جو خداوند کے آگے سے اُٹھائی گئی تھی تاکہ اُسکے عوض
اُس دن میں جب وہ اُٹھائی جائے گرم روٹی رکھی جاوے اور
روٹی نہ تھی (۷) اور وہاں اُس دن ساؤل کے خادموں میں
سے ایک شخص خداوند کے آگے روکا گیا تھا اُسکا نام ادومی
دوایک تھا یہ ساؤل کے چرواہوں میں سب سے بڑا تھا ✣

(۸) پھر داؤد نے اخیملک سے پوچھا یہاں تیرے قابو
میں کوئی نیزہ یا تلوار تو نہیں کیونکہ میں اپنی تلوار اور اپنے ہتھیار
اپنے ساتھ نہیں لایا کہ مجھے بادشاہ کے کام کی جلدی تھی ✣

(۹) سو اُس کاہن نے کہا کہ فلسطی جلیت کا تیغا جسے تو نے
ایلہ کی وادی میں قتل کیا دیکھ کہ ایک کپڑے میں لپٹیا ہوا

افود کے ادھر دھرا ہوا ہے اگر تو اُسے لیا چاہتا ہے تو لے اور اُس کے سوا یہاں اور نہیں تب داؤد بولا اُس کی مانند کوئی دوسرا نہیں ہے وہی مجھے دے ❊

(۱۰) اور داؤد اُٹھا اور ساؤل کے خوف سے اُسی دن بھاگا اور جات کے بادشاہ اکیس پاس چلا گیا (۱۱) اور اکیس کے ملازموں نے اُسے کہا کیا یہ داؤد نہیں اُس سرزمین کا بادشاہ اور کیا یہ وہی نہیں کہ جسکے لئے وے آپسمیں ناچتے ہوی کہتے تھے کہ ساؤل نے اپنے ہزاروں کو مارا اور داود نے اپنے دس ہزاروں کو (۱۲) اور داؤد نے یہہ باتیں اپنے دل میں رکھیں اور جات کے بادشاہ اکیس سے نہایت ڈرا (۱۳) تب اُس نے اُس کے سامھنے اپنی وضع بدلی اور اُن کے بیچ میں آپ کو دیوانہ بنایا اور پھاٹک کے پلوں پہ واہیات بات لکھنے لگا اور اپنے تھوک کو اپنی ڈاڑھی پر بہنے دیا (۱۴) تب اکیس نے اپنے چاکروں سے کہا لو یہہ آدمی تو سڑی ہے تم اُسے مجھ پاس کیوں لائے (۱۵) کیا مجھے سڑیوں کی ضرورت تھی جو تم اُس کو مجھ پاس لائے ہو کہ میرے سامھنے

سٹر ہیں کرے کیا ایسا آدمی میرے گھر میں آنے پاوے ÷

بائیسواں باب

اور داود وہاں سے نکل کے عدولام کے مغارے میں بھاگ آیا اور اُس کے بھائی اور اُس کے باپ کا سارا گھرانا یہ سُنکے اُس پاس وہاں گیا (۲) اور سارے کنگال اور ہر ایک قرضدار اور سب جو اپنی زندگی سے بیزار تھے اُس کے پاس جمع ہوئے اور وہ اُنکا سردار ہوا اور اُس کے ساتھ قریب چار سو آدمی کے ہو گئے ÷

(۳) اور وہاں سے داؤد موآب کے مصفاہ کو گیا اور موآب کے بادشاہ سے کہا اجازت دیجئے کہ میرے ما باپ نکل آویں اور آپ کے پاس رہیں جب تک کہ مجھ پر نہ کھلے کہ خدا میرا انجام کیسا کرتا ہے (۴) سو وہ اُنھیں شاہ موآب کے حضور لایا اور وے جب تک کہ داؤد نے اپنے تئیں محکم مکانوں میں چھپا رکھا اُسی کے ساتھ تھے ÷

(۵) تب جاد نبی نے داؤد کو کہا کہ محکم مکانوں میں چھپا مت رہ روانہ ہوا اور سرزمین یہوداہ کو نکل جا سو داؤد روانہ ہوا اور حارت کے بن میں داخل ہوا *

(۶) جب ساؤل نے سنا کہ داؤد ظاہر ہوا اور لوگ بھی جو اُسکے ساتھ تھے (کیونکہ ساؤل اُس وقت رامہ کے جبعہ میں ایک درخت کے سائے میں اپنا نیزہ ہاتھ میں لئے ہوئے بیٹھا تھا اور اُس کے خادم اُس کے گرد وپیش کھڑے تھے) (۷) تب ساؤل نے اپنے خادموں کو جو اُس کے گرد وپیش کھڑے ہوئے تھے کہا سنو تو اے بنیامینیو کیا یسی کا بیٹا تم میں سے ہر ایک کو کھیت اور انگوری باغ دیگا اور تم سب کو ہزاروں اور سیکڑوں کا سردار کریگا (۸) جو تم سب نے میری مخالفت پر اتفاق کیا ہے اور کوئی نہیں جو مجھے آگاہ کرے کہ میرے بیٹے نے یسی کے بیٹے سے عہد وپیمان کیا ہے اور تم میں کوئی نہیں جو میرے لئے غمگین ہوا ور مجھے خبر دے کہ میرے بیٹے نے میرے نوکر کو اُبھارا ہے کہ میرے مقابل کمین میں بیٹھے جیسا کہ آج کے دن ہے *

(۹) تب دوایگ ادومی نے جو ساؤل کے خادموں پر تعناتی کرتا تھا جواب دیا اور کہا کہ میں نے یسّی کے بیٹے کو نوب میں اخیطوب کے بیٹے اخیملک کاہن پاس آتے دیکھا (۱۰) اور اُس نے اُس کے لئے خداوند سے سوال کیا اور اُسے راہ کا توشہ دیا اور فلسطی جُلیت کی تلوار اُسے دی (۱۱) تب بادشاہ نے اخیطوب کے بیٹے اخیملک کاہن کو اور اُسکے باپ کے سارے گھرانے کو اُن کاہنوں کو جو نوب میں تھے بُلوا بھیجا اور وے سب بادشاہ پاس حاضر ہوئے (۱۲) اور ساؤل نے کہا کہ اے اخیطوب کے بیٹے تو سن وہ بولا میرے خداوند میں حاضر ہوں (۱۳) اور ساؤل نے کہا کہ تو نے اور یسّی کے بیٹے نے کیوں میری مخالفت پر اتفاق کیا کہ تو نے اُسے روٹی اور تلوار دی اور اُس کے لئے خدا سے سوال کیا تاکہ وہ میرے برخلاف اُٹھے اور کمین میں بیٹھے جیسا کہ آج کے دن ہے (۱۴) تب اخیملک نے بادشاہ سے جواب میں کہا کہ تیرے سارے خادموں میں داؤد سا امانت دار کون ہے جو بادشاہ کا داماد اور تیرے حکم سے جایا کرتا اور تیرے

گھر میں عزت والا ہے (۱۵) اور کیا میں نے اُس کے لئے خدا سے سوال کرنا اُس وقت شروع کیا یہ مجھ سے دور ہے بادشاہ اپنے خادم کی بابت اور میرے باپ کے سارے گھرانے کی بابت بدگمانی نکرے کیونکہ تیرا خادم ان باتوں میں سے کچھ نہیں جانتا نہ تھوڑا نہ بہت (۱۶) تب بادشاہ بولا اخیملک تو واجب القتل ہے تو اور تیرے باپ کا سارا گھرانا ٭

(۱۷) پھر اُن پیادوں کو جو اُس کے پاس کھڑے ہوئے تھے حکم کیا تم پھرو اور خداوند کے کاہنوں کو مار ڈالو کہ یے داؤد سے ملے ہوئے ہیں اور اس لئے کہ اُنہوں نے جانا کہ وہ بھاگا ہے اور مجھے خبر نہ کی لیکن بادشاہ کے خادموں نے خداوند کے کاہنوں پر ہاتھ نہ اُٹھایا (۱۸) تب بادشاہ نے دوایگ کو کہا تو پھر اور اُن کاہنوں پر حملہ کر سو ادومی دوایگ پھرا اور کاہنوں پر حملہ کیا اور اُس دن اُس نے پچاسی آدمی جو کتان کے افود پہنے ہوئے تھے قتل کئے (۱۹) اور اُس نے کاہنوں کے شہر نوب کو تلوار کی دھار سے مار لیا اور اُس میں کے

مردوں اور عورتوں اور لڑکوں اور دودھ پیتے بچوں اور بیلوں
اور گدھوں اور بھیڑوں کو تلوار کی دھار سے ایک لخت قتل کیا
(۲۰) اخیطوب کے بیٹے اخیملک کے بیٹوں میں سے ایک
شخص جس کا نام ابی یاتر تھا بچ نکلا اور داؤد کی طرف بھاگ گیا
(۲۱) اور ابی یاتر نے داؤد کو خبر دی کہ ساؤل نے خداوند کے
کاہنوں کو قتل کیا (۲۲) اور داؤد نے ابی یاتر کو کہا کہ جس دن
ادومی دوایگ وہاں تھا میں اُسی دن جان گیا تھا کہ وہ مقرر
ساؤل کو خبر دیگا تیرے باپ کے سارے گھرانے کے مارے
جانے کا باعث میں ہوں (۲۳) سو تو میرے ساتھ رہ اور مت
ڈر جو تیری جان کا خواہاں ہے سو میری جان کا خواہاں ہے
سو تو میرے ساتھ سلامت رہیگا +

تیئسواں باب

تب اُنھوں نے داؤد کو خبر دیکے کہا کہ دیکھ فلسطی قعیلہ سے
لڑتے ہیں اور کھلہانوں کو لوٹتے ہیں (۲) تب داؤد نے خداوند سے پوچھا کہ میں

جاؤں اور اُن فلسطیوں کو ماروں خداوند نے داؤد کو فرمایا جا
فلسطیوں کو مار اور قعیلہ کو بچا (۳) اُس وقت داؤد کے لوگوں نے
اُسے کہا کہ دیکھ ہم تو یہاں یہوداہ میں ڈرتے ہیں پس اگر ہم قعیلہ
میں جا کے فلسطی لشکروں کے سامھنے جا پڑیں تو کتنا زیادہ
ڈرینگے (۴) تب داؤد نے خداوند سے پھر مشورت کی سو خداوند
نے جواب میں فرمایا کہ اُٹھ قعیلہ کو اُتر جا کہ میں فلسطیوں کو تیرے
قابو میں کر دونگا (۵) سو داؤد اور اُسکے لوگ قعیلہ کو گئے اور
فلسطیوں سے لڑے اور اُن کی مواشی لے آئے اور اُن میں
سے بہتوں کو قتل کیا سو داؤد نے قعیلیوں کو بچایا (۶) اور
ایسا ہوا کہ جب اخیملک کا بیٹا ابی یاتر بھاگ کے قعیلہ میں داؤد
پاس گیا تو اُس کے ہاتھ میں ایک افود تھا جسے وہ لئے گیا
تھا ❊

(۷) سو ساؤل کو خبر ہوئی کہ داؤد قعیلہ میں پہنچا اور ساؤل
بولا کہ خدا نے اُسے میرے ہاتھ میں کر دیا کیونکہ وہ ایسے شہر
میں جس میں پھاٹکیں اور اڑبنگے ہیں داخل ہو کے قید ہو گیا ہے

(۸) اور ساؤل نے منادی کر کے جنگ کے لئے اپنے سارے لشکر کو جمع کیا تاکہ قعیلہ میں جا کے داؤد کو اور اُس کے لوگوں کو گھیر لے ٭

(۹) اور داؤد کو معلوم ہو گیا کہ ساؤل چاہتا ہے کہ چپکے سے میرے ساتھ بدی کرے تب اُس نے ابی یاتر کاہن کو کہا کہ افود یہاں لا (۱۰) اور داؤد نے کہا کہ اے خداوند اسرائیل کے خدا تیرے بندے نے سنا ہے کہ ساؤل کا ارادہ ہے کہ قعیلہ میں آکے میرے باعث سے شہر کو برباد کرے (۱۱) کیا قعیلہ کے لوگ مجھے اُس کے حوالے کر دینگے کیا ساؤل جیسا تیرے بندے نے سنا ہے اُتریگا اے خداوند اسرائیل کے خدا میں تیری منت کرتا ہوں کہ تو اپنے بندے کو بتا خداوند نے کہا وہ اُتریگا (۱۲) تب داؤد نے کہا کیا قعیلہ کے لوگ مجھے اور میرے لوگوں کو ساؤل کے حوالے کر دینگے یا نہیں خداوند نے کہا حوالے کر دینگے ٭

(۱۳) تب داؤد اپنے لوگوں سمیت جو قریب چھ سو آدمی کے تھے اُٹھا اور قعیلہ سے نکل گیا اور جدھر اُنہوں نے راہ پائی

اُدھر چلے گئے اور ساؤل کو خبر دی گئی کہ داؤد قعیلہ سے نکل گیا
تو وہ جانے سے باز رہا (۱۴) اور داؤد نے بیابان کے بیچ محکم
مکانوں میں سکونت کی اور دشت زیف میں ایک پہاڑ کے بیچ رہا
اور ساؤل ہر روز اُسکی تلاش میں لگا ہوا تھا پر خدا نے اُسے
اُس کے ہاتھ میں حوالے نہ کیا (۱۵) اور داؤد جان گیا کہ ساؤل
اُسکے قتل پر مستعد ہو کے نکلا ہے اُس وقت داؤد دشت زیف
کے بیچ ایک بن میں تھا *

(۱۶) اور ساؤل کا بیٹا یونتن اُٹھا اور داؤد کے پاس بن
میں جا کے اُسکا ہاتھ خدا کے نسبت مضبوط کیا (۱۷) اور اُسے
کہا تو مت ڈر کہ میرے باپ ساؤل کا ہاتھ تجھ تک نہ پہنچیگا اور
تو اسرائیل کا بادشاہ ہوگا اور میں مرتبے میں تجھ سے بعد ہونگا
اور میرے باپ ساؤل کو بھی اس بات کا یقین ہے (۱۸) سو
اُن دونوں نے خداوند کے آگے عہد و پیمان کیا اور داؤد
بن میں ٹھہرا رہا اور یونتن اپنے گھر کو گیا *

(۱۹) تب زیف کے لوگ جبعہ میں ساؤل پاس چڑھ آئے

اور اُسے کہا کیا داؤد ہمارے درمیان بن کے محکم مکانوں میں
کوہ حقیلہ میں یسیمون کی دکھن کی طرف چھپا نہیں بیٹھا (۲۰) سو
اب تو اے بادشاہ اُتر آ جس طرح تیرے جی کی خواہش ہے کہ
اُترے اور ہم لوگ اُسے بادشاہ کے ہاتھ میں حوالے کرنا اپنے
ذمے رکھینگے (۲۱) تب ساؤل بولا خداوند کی طرف سے تم
مبارک ہو کہ تم نے مجھ پر رحم کیا (۲۲) اب جائیے اور زیادہ طیاری
کیجئے اور جانیئے اور دیکھیئے کہ اُس کا ٹھکانا کہاں ہے اور
وہ کون ہے جسنے اُسے وہاں دیکھا ہے کیونکہ مجھے خبر ہوئی
کہ وہ بڑی چترائی کرتا ہے (۲۳) سو تم دیکھو اور اُن گوشوں
کو جہاں جہاں وہ چھپا رہتا ہے دریافت کرو اور تحقیق خبر لیکے
مجھ پاس پھر آؤ کہ میں تمہارے ساتھ چلونگا اور ایسا ہوگا کہ
اگر وہ کہیں اس سرزمین پر ہووے تو میں اُسے یہوداہ
کے ہزاروں میں سے ڈھونڈھ نکالونگا (۲۴) سو وے
اُٹھے اور ساؤل سے پیشتر زیف کو گئے اُس وقت داؤد اپنے
لوگوں سمیت دشت معون کے بیچ یسیمون کی دکھن طرف کو

ایک میدان میں تھا ٭

(۲۵) ساؤل اور اُس کے لوگ بھی اُس کی تلاش میں نکلے اور داؤد کو خبر پہنچی سو وہ چٹان پر سے اُتر آیا اور معون کے بیابان میں ٹھہر رہا اور ساؤل نے یہہ سُنکے معون کے بیابان میں داؤد کا پیچھا کیا (۲۶) سو ساؤل پہاڑ کی اس طرف جاتا تھا اور داؤد اپنے لوگوں سمیت پہاڑ کی اُس طرف کو اور داؤد نے ساؤل کے خوف سے جلدی کی کہ نکل جائے اس لئے کہ ساؤل اور اُس کے لوگوں نے داؤد کو اور اُس کے لوگوں کو آس پاس سے گھیر لیا تھا کہ اُنہیں پکڑ لیں ٭

(۲۷) اُس وقت ایک قاصد ساؤل پاس آ پہنچا اور بولا کہ جلدی کر اور چلا آ کہ فلسطیوں نے ملک پر حملہ کیا (۲۸) سو ساؤل داؤد کا پیچھا کرنے سے پھرا اور فلسطیوں کے سامھنے ہوا اس لئے اُنہوں نے اُس جگھہ کا نام سلع مخلقات رکھا ٭

(۲۹) اور داؤد وہاں سے نکلکے عین جدی کے بیچ محکم مکانوں میں آ ٹھہرا ٭

چوبیسواں باب

اور ایسا ہوا کہ جب ساؤل فلسطیوں کا پیچھا کرکے پھرا تو لوگوں نے اُسے پھر خبر دی کہ داؤد عینجدی کے بیابان میں ہے (۲) سو ساؤل سب اسرائیل میں سے تین ہزار چنے ہوئے مرد لیکے یعلیم کی پہاڑیوں کی طرف داؤد کو اور اُسکے لوگوں کو تلاش کرنے چلا (۳) تب بھیڑ سالوں کی طرف سے جو راہ میں تھے اُس کا گذر ہوا وہاں ایک غار تھا سو ساؤل اُس غار میں فراغت کرنے گھسا اور اُس وقت داؤد اپنے لوگوں سمیت اُس غار کے کناروں میں بیٹھا ہوا تھا (۴) اور داؤد کے لوگوں نے اُس کو کہا دیکھ یہہ وہ دن ہے جس کی بابت خداوند نے تجھکو فرمایا کہ دیکھ میں تیرے دشمن کو تیرے ہاتھ میں کر دونگا تاکہ جو تیرا جی چاہے سو تو اُس سے کرے سو داؤد اُٹھکے ساؤل کی چادر کا کونا چپکے سے کاٹ لے گیا (۵) اور بعد اُسکے ایسا ہوا کہ داؤد کا دل بے چین ہوا اس لئے کہ اُس نے ساؤل

کی چادر کا کونا کاٹا (۶) اور اُس نے اپنے لوگوں سے کہا خداوند
یہہ ہونے نہ دیوے کہ میں اپنے صاحب پر جو خداوند کا مسیح ہے
ایسا کام کرکے اپنا ہاتھ بڑھاؤں جس حال کہ وہ خداوند کا مسیح
ہے (۷) سو داؤد نے اپنے لوگوں کو یہ باتیں کہکے روکا اور
اُنہیں ساؤل پر ہاتھ چلانے نہ دیا اور ساؤل غار سے اُٹھکے نکلا
اور اپنی راہ لی (۸) اور بعد اُس کے داؤد بھی اُٹھا اور اُس غار
میں سے نکلا اور ساؤل کے پیچھے چلایا اور کہا کہ اے میرے خداوند بادشاہ اور
ساؤل نے پیچھے پھر کے دیکھا تب داؤد نے اوندھے مُنہہ زمین پر گرکے سجدہ کیا
(۹) اور داؤد نے ساؤل کو کہا تو کیوں لوگوں کی باتوں پر
کان دھرتا ہے جو کہتے ہیں کہ دیکھ داؤد تیری بدی چاہتا ہے
(۱۰) دیکھ آج کے دن تو نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ خداوند
نے آج ہی تجھے کیونکر غار کے بیچ میرے قابو میں کر دیا اور
کتنوں نے مجھے کہا کہ تجھے ماروں پر میری آنکھوں نے تیری
رعایت کی اور میں نے کہا کہ میں اپنے مالک پر ہاتھ نہ چلاؤنگا
کہ وہ خداوند کا مسیح ہے (۱۱) اور اے میرے باپ دیکھ ہاں

یہہ بھی دیکھہ کہ تیری چادر کا کونا میرے ہاتھہ میں ہے اور اس سبب سے کہ میں نے تیری چادر کا کونا کاٹا اور تجھے مار نہ ڈالا سو دریافت کر اور دیکھہ کہ میرے ہاتھہ میں کسی طرح کی بدی اور بُرائی نہیں ہے اور میں نے تیرا کوئی گناہ نہیں کیا توبھی تو میری جان کا پیچھا کرتا ہے تاکہ اُسے ہلاک کرے (۱۲) خداوند میرا تیرا انصاف کرے اور خداوند تجھ سے میرا انتقام لیوے پر میرا ہاتھہ تجھ پر نہ اُٹھیگا (۱۳) اور جیسا متقدمین کی مثل میں کہا گیا ہے کہ شریروں سے بُرائی ہوتی ہے پر میرا ہاتھہ تجھ پر نہ اُٹھیگا (۱۴) اسرائیل کا بادشاہ کس کے پیچھے نکلا اور تو کس کو رگید نے آیا کیا مرے ہوئے کُتے کو یا ایک پسّو کو (۱۵) پس خداوند ہی حاکم ہووے اور میرے تیرے بیچ انصاف کرے اور دیکھے اور میرے مقدمے کو فیصل کرے اور تیرے ہاتھہ سے مجھے چھوڑا دے *

(۱۶) اور ایسا ہوا کہ جب داؤد یے باتیں ساؤل کو کہہ چکا تو ساؤل بولا اے میرے بیٹے داؤد یہ تیری آواز ہے اور ساؤل آواز بلند کر کے رویا (۱۷) اور اُسنے داؤد کو کہا تو مجھہ سے

زیادہ صادق ہے اس لئے کہ جس وقت کہ میں نے تجھ سے بُرائی
کی تو نے مجھ سے بدلے میں نیکی کی (۱۸) اور تو نے آج کے دن
ظاہر کیا کہ تو نے میرے ساتھ خوش سلوکی کی کہ خداوند نے مجھے
تیرے ہاتھ میں کر دیا اور تو نے مجھے مار نہ ڈالا (۱۹) اس لئے
کہ جب کوئی اپنے دشمن کو پاتا ہے تو کیا اُسے سلامت جانے
دیتا ہے سو خداوند اُس نیکی کے عوض جو تو نے مجھ سے آج
کے دن کی تجھ کو نیک جزا دے (۲۰) اور اب دیکھ میں خوب
جانتا ہوں کہ تو سچ مچ بادشاہ ہوگا اور کہ اسرائیل کی سلطنت
تیرے ہاتھ میں ثابت ہوگی (۲۱) سو تو مجھ سے خداوند کی قسم
کھا کے یوں کہہ کہ میں بعد تیرے تیری نسل کو ہلاک نہ کرونگا اور
تیرے باپ کے گھرانے میں سے تیرے نام کو نہ مٹا دونگا (۲۲) سو
داؤد نے ساؤل سے قسم کی اور ساؤل گھر کو چلا گیا پر داؤد اور
اُس کے لوگ پناہ کی جگہہ میں جا بیٹھے ؞

پچیسواں باب

اور سموایل مرگیا اور سارے اسرائیلی جمع ہوکے اُس پر
روئے اور رامہ میں اُس کے گھر کے بیچ اُسے گاڑا اور داؤد اُٹھکے
دشت فاران کیطرف اُترا (۲) اور وہاں معون میں ایک شخص
تھا کہ اُس کا کرمل میں بہت سا کاروبار تھا یہ شخص بڑا مالدار تھا کہ
تین ہزار بھیڑوں اور ایک ہزار بکریوں کا مالک تھا اور یہہ کرمل
میں اپنی بھیڑوں کے بال کترتا تھا (۳) اور اُس کا نام نابال اور
اُس کی جورو کا نام ابیجیل تھا یہ عورت بہت اچھی سمجھدار اور خوشرو
تھی پر وہ مرد بڑا سخت دل اور بدکار تھا اور وہ کالب کے
خاندان سے تھا *

(۴) اور داؤد نے بیابان میں سنا کہ نابال اپنی بھیڑوں کا
بال کتر رہا ہے (۵) سو داؤد نے دس جوان روانہ کئے اور داؤد
نے اُن جوانوں کو فرمایا کہ تم کرمل کو روانہ ہوؤ اور نابال پاس
جاؤ اور میرا نام لیکے اُسے سلام کہو (۶) اور اُس خوش حال

آدمی سے یوں کہو کہ تجھ پر سلام اور تیرے گھر پر سلام اور اُن سب پر سلام جو تیرے پاس ہیں (۷) میں نے اب سُنا ہے کہ تیرے پاس بال کترنیوالے ہیں اور تیرے گڈریئے دشت میں ہمارے ساتھ تھے سو ہم نے اُنہیں نقصان نہیں کیا اور جب تک وے کرمل میں ہمارے ساتھ تھے اُنکی کوئی چیز کھو نہ گئی (۸) تو اپنے جوانوں سے پوچھ کہ وے تجھ سے کہینگے سو ہمارے سے جوان تیرے منظور نظر ہوویں اس لئے کہ ہم اچھے دن میں آئے ہیں میں تیری منت کرتا ہوں کہ جو کچھ تیرے ہاتھ آوے اپنے خادموں کو اور اپنے بیٹے داؤد کو عطا کر (۹) اور داؤد کے جوانوں نے آکے نابال کو داؤد کا نام لیکے اُن ساری باتوں کے موافق کہا اور چپ ہو رہے ✦

(۱۰) سو نابال نے داؤد کے خادموں کو جواب دیا اور کہا کہ داؤد کون ہے اور یسّی کا بیٹا کون اِن دِنوں میں بہت سے چاکر ہیں جو اپنے اپنے آقاؤں سے بگاڑ کرکے بھاگتے (۱۱) کیا میں اپنی روٹی اور پانی اور ذبیحے جو میں نے اپنے کترنیوالوں

کے لئے ذبح کئے ہیں لیکے اُن لوگوں کو دوں جنھیں میں نہیں جانتا
کروے کہاں سے ہیں (۱۲) اور داؤد کے جوانوں نے پھر کے
اپنی راہ لی اور لوٹ گئے اور آئے اور اُن سب باتوں کے موافق
اُسکو خبر دی (۱۳) تب داؤد نے اپنے لوگوں کو کہا تم میں سے
ایک ایک اپنی اپنی تلوار باندھے سو ہر ایک نے اپنی تلوار باندھی
اور داؤد نے بھی اپنی تلوار حمایل کی سو قریب چار سو جوان کے
داؤد کے ساتھ چلے اور دو سو اسباب کے پاس رہے ۔

(۱۴) سو جوانوں میں سے ایک نے نابال کی جورو ابیجیل سے
کہا کہ دیکھ داؤد نے بیابان سے ہمارے آقا پاس مبارک باد
کہنے کے لئے قاصد بھیجے پر وہ اُن پر جھنجلایا (۱۵) اور اُن لوگوں
نے ہم سے نہایت نیکی کی ہے کہ ہم نے نقصان نہ پایا اور جب تک
ہم اُن میں ملے رہے اور میدانوں میں تھے تب تک ہماری کوئی
چیز گم نہ ہوئی (۱۶) بلکہ ہم جب تک کہ اُن کے ساتھ بھیڑ بکری چراتے
رہے تو رات بھی اور دن کو بھی دیوار کی طرح ہم اُن کی پناہ میں
تھے (۱۷) سو اب سمجھ اور سوچ کہ تو کیا کریگی کہ ہمارے آقا پر

اور اُس کے سارے گھرانے پر بلا نازل ہوا چاہتی ہے کہ وہ بلیعال
کا ایسا ہی بیٹا ہے کہ کوئی اُس کے آگے بات نہیں کر سکتا ۔

(۱۸) تب ابیجیل جلدی سے اُٹھی اور دو سو گردے روٹیوں
کے اور مے کی دو مشکیں اور پانچ بھیڑیں طیار پکائی ہوئیں اور پانچ
پیمانے بھونے ہوئے غلے اور ایک سو خوشے کشمش کے اور
دو سو لٹیں انجیروں کی ساتھ لیں اور اُنہیں گدھوں پر لادا (۱۹) اور
اپنے چاکروں کو کہا کہ مجھ سے آگے روانہ ہو دیکھو میں تمہارے
پیچھے آتی ہوں اور اُس نے اپنے شوہر نابال کو خبر نہ کی (۲۰) اور
ایسا ہوا کہ جونہیں وہ گدھے پر چڑھکے پہاڑ کے آڑ سے اُتری
تو نہیں داؤد اپنے لوگوں سمیت اُترتے ہوئے اُس کے سامھنے
آیا اور اُس نے اُن سے ملاقات کی (۲۱) اور داؤد نے کہا تھا
کہ میں نے اُس کے سب مال کی جو بیابان میں تھا بے فائدہ
اس طرح نگہبانی کی کہ اُسکی سب چیزوں میں سے کوئی چیز گم نہ ہوئی
اُس نے نیکی کے بدلے مجھ سے بدی کی (۲۲) سو اگر میں صبح
کی روشنی ہوتے ہر ایک کو بھی جو دیوار پر موتے باقی چھوڑوں

تو خدا داؤد کے دشمنوں کے لئے ایسا ہی کرے بلکہ اُس سے
زیادہ (۲۳) اور ابیجیل نے جو داؤد کو دیکھا تو پھرتی کی اور گدھے
سے اُتری اور داؤد کے آگے اوندھی گری اور زمین پر سجدہ
کیا (۲۴) اور اُس کے پانوؤں پر گر پڑی اور بولی مجھ پر اے
میرے خداوند مجھی پر یہہ گناہ رکھ اور اپنی لونڈی کو پروانگی
دیجئے کہ آپ کے کان میں بات کرے اور اپنی لونڈی کی عرض
سُنئیے (۲۵) میں تجھسے منت کرتی ہوں کہ میرا خداوند اُس بلعالی
مرد پر اپنا خیال نہ کرے اُس نابال پر کہ جیسا اُس کا نام ہے ویساہی
وہ ہے اُس کا نام نابال ہے اور حماقت اُس کے ساتھ ہے اور
میں نے جو تیری لونڈی ہوں اپنے خداوند کے جوانوں کو جنہیں
آپ نے بھیجا تھا نہ دیکھا تھا (۲۶) سو اب اے میرے صاحب
خداوند کی قسم جو جیتا ہے اور تیری جان ہی کی سوگند کہ خداوند
نے تجھ کو خونریزی کے لئے آنے سے اور اپنے ہاتھ سے
انتقام لینے سے باز رکھا تیرے دشمن اور وے جو میرے
صاحب کے بدخواہ ہیں نابال کے ویسے ہوں (۲۷) اب

یہہ ہدیہ جو تیری لونڈی اپنے صاحب کے حضور لائی ہے سو اُن جوانوں کو جو میرے خداوند کی پیروی کرتے ہیں دیا جاوے (۲۸) کرم سے اپنی لونڈی کا گناہ بخش دیجئے خداوند یقیناً میرے صاحب کے لئے ایک مضبوط گھر اُٹھاویگا اسلئے کہ میرا مالک خداوند کی لڑائیاں لڑتا ہے اور تجھ میں تمام عمر برائی نہ پائی گئی (۲۹) لیکن ایک مرد اُٹھا کہ تجھے رگیدے اور تیری جان کا طالب ہو پر میرے صاحب کی جان زندگی کے بقچے میں خداوند تیرے خدا کے ساتھ باندھی جائیگی پر تیرے دشمنوں کی جانیں وہ اُنہیں گویا فلاخن کے بیچ سے پھینک دیگا (۳۰) اور ایسا ہوگا کہ جس وقت خداوند اپنے کہے کے موافق ساری نیکیاں میرے صاحب سے کر چکے اور تجھ کو اسرائیل کا سردار قائم کرے (۳۱) تو یہہ بات تیرے لئے افسوس کا سبب نہ ہوگا اور میرے صاحب کے دل کی ٹھوکر کا باعث نہ ہوگا کہ بےسبب لہو بہایا یا میرے صاحب نے اپنا انتقام لیا پر جس وقت خداوند میرے صاحب پر مہربانی کرے تب تو اپنی لونڈی کو یاد فرما۔

(۳۲) اور داؤد نے ابیجیل کو کہا کہ خداوند اسرائیل کا خدا مبارک ہے جس نے تجھے بھیجا کہ تو آج کے دن میرا استقبال کرے (۳۳) اور تیری صلاح مبارک اور تو مبارک ہے کہ تو نے مجھ کو آج کے دن خونریزی سے اور اپنے ہاتھ سے انتقام لینے سے باز رکھا (۳۴) کیونکہ سچ ہے کہ جیسا خداوند اسرائیل کا خدا زندہ ہے جس نے مجھے اُس سے باز رکھا کہ تجھ سے بدی کروں سو اگر تو پھرتی نہ کرتی اور مجھ پاس ملنے کو چلی نہ آتی تو صبح کی روشنی تک نابال کا ایک بھی جو دیوار پر موتتا باقی نہ رہتا (۳۵) اور داؤد نے اُس کے ہاتھ سے جو کچھ کہ وہ اُس کے لئے لائی تھی لیا اور اُسے کہا اپنے گھر سلامت جا دیکھ میں نے تیری بات مانی اور تیرا مُنہہ قبول کیا ٭

(۳۶) تب ابیجیل نابال پاس آئی اور دیکھو کہ وہ اپنے گھر میں ضیافت کرتا تھا جس طرح کوئی بادشاہ ضیافت کرے اور نابال کا جی اپنے میں بہت ہی مگن ہوا تھا اس لئے کہ بہت پیا تھا سو اُس نے اُسے تھوڑا یا بہت کچھ نہ کہا جب تک کہ صبح

کی روشنی نہ ہو گئی (۳۷) اور ایسا ہوا کہ صبح کو جب نابال کی مے اُتری اور اُس کی جورو نے سب احوال اُس سے کہا تو اُس کا دل اُس کے سینے میں مردہ ہو گیا اور وہ پتھر کی مانند ہو گیا (۳۸) اور ایسا ہوا کہ دس دن کے بعد خداوند نے نابال کو مارا اور وہ مر گیا ❖

(۳۹) اور جب داؤد نے سُنا کہ نابال مرا تو کہا خداوند مبارک ہے کہ جس نے نابال کے ہاتھ سے میری رسوائی کا بدلا لیا اور اپنے بندے کو بدی سے باز رکھا کہ خداوند نے نابال کی شرارت کو اُسی کے سر پہ ڈالا اور داؤد نے پیغام بھیجا اور ابیجیل سے بات کی تاکہ اُسے اپنی جورو کرے (۴۰) اور جب داؤد کے خادم کرمل میں ابیجیل پاس آئے اُنھوں نے اُس سے کہا کہ داؤد نے ہم کو تجھ پاس بھیجا کہ ہم تجھ کو اُس کی جورو بنانے کے لئے لیویں (۴۱) سو وہ اُٹھی اور زمین پر اوندھے مُنہہ گری اور بولی کہ دیکھ تیری لونڈی تو نوکر ہے تاکہ اپنے خاوند کے خادموں کے پاؤں دھوئے (۴۲) اور

ابیجیل نے جلدی کی اور اُٹھکے گدھے پر سوار ہوئی اور اپنی
پانچ لونڈیاں جو اُسکی جلو میں تھیں لیں اور داؤد کے قاصدوں
کے ساتھ روانہ ہوئی اور اُس کی جورو بنی (۴۳) اور داؤد
نے یزرعیل میں سے اخنوعم کو بھی جورو کیا سو وے دونوں
اُسکی جوروان ہوئیں ۰

(۴۴) پر ساؤل نے اپنی بیٹی میکل جو داؤد کی جورو
تھی لیس کے بیٹے جلیمی فلطی کو دی تھی ۰

چھبیسواں باب

اور زیفی جبعہ میں ساؤل پاس آئے اور بولے کہ کیا داؤد
حکیلہ کے پہاڑ میں جو یسیمون کے سامھنے ہے اپنے تئیں نہیں
چھپاتا (۲) سو ساؤل اُٹھا اور تین ہزار چنے ہوئے اسرائیلی
جوان اپنے ساتھ لیکے دشت زیف کو اُترآیا تاکہ داؤد کو
تلاش کرے (۳) اور ساؤل کوہستان حکیلہ میں جو یسیمون کے
سامھنے ہے جاتے ہوئے خیمہ زن ہوا پر داؤد دشت میں

ٹھہرا سو اُسنے دیکھا کہ ساؤل اُس کا پیچھا کئے ہوئے دشت کو
چلا آتا ہے (۴) پس داؤد نے جاسوس بھیجے اور دریافت
کیا کہ ساؤل سچ مچ آیا ہے ❊

(۵) تب داؤد اُٹھکے ساؤل کی خیمہ گاہ کو چلا اور داؤد
نے اُس مکان کو جہاں ساؤل آرام کرتا تھا اور نیر کا بیٹا ابنیر
بھی جو اُسکے لشکر کا سردار تھا دیکھا اور ساؤل احاطے کے بیچ
سوتا تھا اور لوگ اُسکے گرداگرد خیمے کئے تھے (۶) تب داؤد
نے متکلم ہو کے حطی اخیملک اور ضرویاہ کے بیٹے ابشی کو جو یواب
کا بھائی تھا کہا کون میرے ساتھ ساؤل کی خیمہ گاہ میں اُتریگا ابشی
بولا میں تیرے ساتھ اُتروں گا (۷) سو داؤد اور ابشی رات کو
لشکر میں گھسے اور دیکھو اُس وقت ساؤل احاطے میں پڑا
ہوا سوتا تھا اور اُس کا نیزہ اُسکے سرھانے پر زمین میں گڑا
تھا اور ابنیر اور اہل لشکر اُس کے گرد پڑے ہوئے تھے

(۸) اُس دم ابشی نے داؤد کو کہا خدا نے آج کے دن
تیرے دشمن کو تیرے قابو میں کر دیا اب حکم ہو تو میں اُسے

نیزے سے ایک ہی بار میں مار کے زمین کے بیچ چھید لوں اور میں اُسے دوبارہ نہ مارونگا (۹) سو داؤد نے ابشی کو کہا اُسے جان سے مت مار کیونکہ خداوند کے مسیح پر کون ہے جو ہاتھ اُٹھاوے اور بے گناہ ٹھہرے (۱۰) اور داؤد نے یہہ بھی کہا کہ زندہ خداوند کی قسم یا خداوند آپ اُسکو ماریگا یا اُس کا دن آویگا کہ وہ اپنی موت سے مریگا یا وہ جنگ پر چڑھیگا اور مارا جائیگا (۱۱) لیکن خداوند نہ کرے کہ میں خداوند کے مسیح پر ہاتھ چلاؤں پر اُس کے سرھانے سے یہہ نیزہ اور پانی کی صراحی لے لیجئے اور ہم چلے چلیں (۱۲) سو داؤد نے نیزہ اور پانی کی صراحی ساؤل کے سرھانے سے لے لی اور وے چل نکلے اور یہ کسی آدمی نے نہ دیکھا اور نہ جانا اور کوئی نہ جاگا کہ وے سب کے سب سوتے تھے کہ خداوند کی طرف سے بھاری نیند اُن پر آئی تھی ✢

(۱۳) اور داؤد دوسری طرف گذر کے دور تک پہاڑ کی چوٹی پر کھڑا ہوا اور اُن کے درمیان ایک بڑا فاصلہ تھا

(۱۴) اور داؤد نے لوگوں کو اور نیر کے بیٹے ابنیر کو پکار کے کہا
کہ اے ابنیر جواب نہیں دیتا تب ابنیر نے جواب دیا اور کہا
تو کون ہے جو بادشاہ کو پکارتا ہے (۱۵) تب داؤد نے ابنیر کو
کہا کیا تو بڑا بہادر نہیں اور بنی اسرائیل میں تجھ سا کون ہے
سو کس لئے تو نے اپنے خداوند بادشاہ کی نگہبانی نہ کی کہ لوگوں
میں سے ایک شخص تیرے خداوند بادشاہ کے قتل کرنے کو
گھس گیا ہے (۱۶) پس یہ کام تو نے کچھ اچھا نہ کیا خداوند کی
حیات کی قسم کہ تم واجب القتل ہو کیونکہ تم نے اپنے آقا کی
جو خداوند کا مسیح ہے نگہبانی نہ کی اور اب دیکھ کہ بادشاہ کا
برچھا اور پانی کی صراحی جو اُسکے سرہانے پر تھی کہاں ہیں
(۱۷) تب ساؤل نے داؤد کی آواز پہچانی اور کہا اے میرے
بیٹے داؤد یہہ تیری آواز ہے داؤد بولا اے میرے خداوند
اور بادشاہ یہہ میری ہی آواز ہے (۱۸) اور اُس نے کہا
میرا خداوند کیوں اسطرح اپنے خادم کے پیچھے پڑا ہے میں نے
کیا کیا ہے اور میرے ہاتھ میں کیا بدی ہے (۱۹) سو اب

میں تیری منت کرتا ہوں اے میرے خداوند بادشاہ اپنے بندے
کی باتوں پر کان رکھ اگر خداوند نے تجھ کو اُبھارا ہو کہ تو میری
مخالفت کرے تو وہ ہدیہ منظور کرے اور اگر بنی آدم نے ایسا
کیا ہو تو خداوند کے حضور سے لعنت اُنپر ہو کیونکہ اُنہوں نے
آج کے دن مجھکو خارج کیا ہے کہ میں خداوند کی دی ہوئی میراث میں
شامل نہ رہوں اور مجھے کہتے ہیں جا دوسرے معبودوں کی عبادت کر (۲۰) سو اب
خداوند کے حضور میرا خون زمین پر نہ بہے کیونکہ بنی اسرائیل کا
بادشاہ ایک پسو ڈھونڈھنے کو اس طرح نکلا ہے جیسے کوئی
پہاڑوں پر تیتر کا شکار کرتا ہے ✣

(۲۱) تب ساؤل نے کہا میں نے خطا کی اے میرے بیٹے
داؤد پھر آ کہ میں پھر تجھے نہ ستاؤنگا اس لئے کہ میری جان آج
کے دن تیری نگاہ میں قیمتی ہوئی دیکھ میں نے حماقت کی اور
نہایت بڑی خطا کی (۲۲) اور داؤد نے جواب میں کہا کہ دیکھ کہ
بادشاہ کا نیزہ ہے سو جوانوں میں سے ایک ادھر آوے کہ
اُسے لے جاوے (۲۳) اور خداوند ہر شخص کو اُسکی صداقت

اور دیانت داری کے موافق جزا دے کہ خداوند نے آج تجھے
میرے قابو میں کر دیا پر میں نے نہ چاہا کہ خداوند کے مسیح پر
ہاتھ اُٹھاؤں (۲۴) اور دیکھ جس طرح تیری زندگانی میری
آنکھوں میں آج کے دن عزیز نظر آئی اسی طرح میری زندگانی
خداوند کی نگاہ میں عزیز ہووے اور وہ مجھے سب تکلیفوں سے
رہائی بخشے (۲۵) تب ساؤل نے داؤد کو کہا تو مبارک ہے
اے میرے بیٹے داؤد تو بڑے بڑے کام بھی کریگا اور تو
فتحمند بھی ہوگا سو داؤد اپنی راہ چلا گیا اور ساؤل اپنے مکان
کو پھرا ۞

ستائیسواں باب

اور داؤد نے اپنے دل میں کہا کہ اب میں کسی دن
ساؤل کے ہاتھ میں پڑ کے ہلاک ہوؤنگا پس میرے لئے
اس سے بہتر کچھ نہیں کہ میں فوراً بھاگ کے فلسطیوں کی زمین
میں جا رہوں اور ساؤل مجھ سے ناامید ہو کے بنی اسرائیل

کی سرحدوں میں پھر مجھے نہ ڈھونڈھیگا سو اُس کے ہاتھ سے میرا چھٹکارا ہوگا (۲) تب داؤد اوٹھا اور اپنے ساتھ کے چھ سو جوانوں کو لیکے جات کے بادشاہ معوک کے بیٹے اکیس کی طرف گذرا (۳) اور داؤد جات میں اکیس کے ساتھ رہا وہ اور اُسکے لوگ جن میں سے ہر ایک اپنے گھرانے سمیت تھا اور داؤد اپنی دونوں جوروؤں کے ساتھ یعنے اخنوعم کے جو یزرعیل کی تھی اور کرملی ابیجیل کے جو نابال کی جورو تھی (۴) اور ساؤل کو خبر پہنچی کہ داؤد جات کو بھاگ گیا سو وہ پھر اُسکے ڈھونڈھنے کے لئے نہ نکلا ✤

(۵) اور داؤد نے اکیس سے کہا اگر تجھ کو مجھ پر کرم کی نظر ہے تو اجازت دے کہ لوگ تیری مملکت میں سے کسی بستی میں مجھ کو اتنی جگہہ دیویں کہ میں وہاں بسوں کس واسطے تیرا بندہ تیرے ساتھ دار السلطنت میں رہے (۶) سو اکیس نے اُس دن شہر صقلاج اُسے دیا اس لئے صقلاج آج کے دن تک یہوداہ کے بادشاہوں کے عمل میں ہے (۷) اور

بالکل زمانہ کہ جس میں داؤد فلسطیوں کی زمین میں رہا سو ایک برس اور چار مہینے کا تھا ٭

(۸) اور داؤد اور اُسکے لوگ چڑھے اور جسوریوں اور جزریوں اور عمالیقیوں پر حملہ کیا کہ وے سور کی راہ سے لیکے مصر کے سوانے تک اُس سرزمین میں قدیم سے بستے تھے (۹) اور داؤد نے اُس سرزمین کو خراب کیا اور عورت مرد کسی کو جیتا نہ چھوڑا اور اُنکی بھیڑ بکریاں اور بیل اور گدھے اور اونٹ اور کپڑے لیکر لوٹا اور اکیس پاس پھر آیا (۱۰) اور اکیس نے پوچھا کہ آج تو کہاں دوڑ گیا تھا سو داؤد بولا یہوداہ کے دکھن اور یرحمی ایلیوں کے دکھن اور قینیوں کے دکھن (۱۱) اور داؤد نے اُن میں سے ایک مرد اور عورت کو بھی جو جات تک خبر لے جائے یہہ کہکے جیتا نہ چھوڑا ایسا نہو کہ ہمارے برخلاف یہہ خبر دیویں کہ داؤد نے ایسا اور ایسا کیا اور جب تک کہ وہ فلسطیوں کی مملکت میں رہے تب تک اُسکا دستور ایسا ہی ہوگا (۱۲) اور اکیس کا داؤد پر اعتماد ہوا کیونکہ اُسنے کہا کہ اُسنے اپنی گروہ اسرائیل سے

ایسا کام کیا کہ وے اُس سے کمال نفرت کرتے ہونگے سو اب ہمیشہ کو یہہ میرا خادم رہیگا ٭

اٹھائیسواں باب

اور اُنہیں دنوں میں ایسا ہوا کہ فلسطیوں نے اپنی فوجیں جنگ کے واسطے جمع کیں تاکہ اِسرائیل سے لڑیں تب اکیس نے داؤد سے کہا تو یقین جان کہ تجھے اور تیرے لوگوں کو میرے ساتھ لڑائی پر نکلنا ہوگا (۲) سو داؤد نے اکیس کو کہا یقیناً تجھے دریافت ہو جائیگا کہ کتنا کام تیرے بندے سے ہوسکیگا اور اکیس نے داؤد کو کہا پس میں اپنے سر کی نگہبانی ہمیشہ کے لئے تجھے دونگا ٭

(۳) اور سموایل مر چکا تھا اور سارے اِسرائیل اُس پر روئے تھے اور اُسے اُسی کے شہر میں جو رامہ تھا گاڑا تھا اور ساؤل نے اُن لوگوں کو جن کے یار دیو تھے اور افسونگروں کو ملک سے خارج کر دیا تھا (۴) سو فلسطی جمع ہو کے آئے

اور سونیم کو خیمہ گاہ کی اور ساؤل نے بھی سارے اِسرائیل کو جمع کیا اور اُنہوں نے جلبوعہ میں خیمے کھڑے کئے (۵) اور جب ساؤل نے فلسطیوں کا لشکر دیکھا تو ہراساں ہوا اور اُس کا دل نہایت کانپا (۶) اور جس وقت ساؤل نے خداوند سے مشورت پوچھی خداوند نے اُسے کُچھ جواب نہ دیا نہ تو خوابوں سے اور نہ اُریم سے اور نہ نبیوں کی معرفت سے *

(۷) تب ساؤل نے اپنے ملازموں کو کہا ایسی عورت کو جس کا یار دیو ہو میرے لئے تلاش کرو تاکہ میں اُس پاس جاؤں اور اُس سے پوچھوں سو اُس کے ملازموں نے اُسے کہا کہ دیکھ عین دور کے بیچ ایک عورت ہے جسکا یار دیو ہے (۸) سو ساؤل نے اپنا بھیکھ بدل کے دوسری پوشاک پہنی اور گیا اور دو مرد اُسکے ساتھ ہوئے اور رات کو اُس عورت کے پاس پہنچا اور اُسے کہا مہربانی کرکے میرے لئے اپنے یار دیو سے مشورت کیجئے اور اُسکو جسکا نام تجھ سے میں کہونگا میرے لئے چڑھائیے (۹) تب اُس عورت نے اُسے کہا

دیکھ تو جانتا ہے کہ ساؤل نے کیا کیا کہ اُسنے اُن کو جن کے یار
دیو تھے اور افسونگروں کو ملک سے کاٹ ڈالا پس تو کیوں میری
جان پر پھندا مارتا ہے کہ مجھے مروا ڈالے (۱۰) تب ساؤل نے
خداوند کی قسم کھا کے کہا کہ خداوند کی حیات کی قسم کہ اُس بات
کے لئے تجھے کوئی سزا دی نہ جائیگی (۱۱) تب وہ عورت بولی
میں کسکو تیرے لئے چڑھاؤں وہ بولا سموایل کو میرے لئے
چڑھا (۱۲) اور جس وقت اُس عورت نے سموایل کو دیکھا
تب بلند آواز سے چلائی اور اُس عورت نے ساؤل کو کہا
تو نے مجھ سے کیوں دغا کی کیونکہ تو تو ساؤل ہے (۱۳) تب
بادشاہ نے اُسے کہا ہراساں مت ہو تو نے کیا دیکھا ہے اُس
عورت نے ساؤل کو کہا کہ میں معبودوں کو دیکھتی ہوں کہ زمین
سے چڑھتے ہیں (۱۴) تب اُسنے اُسے کہا کہ اُس کی شکل
کیا ہے وہ بولی کہ ایک بوڑھا آدمی اوپر آتا ہے اور ایک چادر
اوڑھے ہوئے ہے تب ساؤل نے دریافت کیا کہ وہ سموایل
ہے اور اُس نے منہہ کے بل گر کے زمین پر سجدہ کیا ◆

(۱۵) تب سموایل نے ساؤل کو کہا تو نے کیوں مجھے بے چین کیا کہ مجھے چڑھایا اور ساؤل بولا کہ میں بڑے رنج میں ہوں کہ فلسطی مجھ سے لڑتے ہیں اور خدا نے مجھے چھوڑ دیا ہے اور کچھ جواب نہیں دیتا ہے نہ تو نبیوں کی معرفت سے اور نہ خوابوں سے اس لئے میں نے تجھے بلایا تاکہ تو مجھے بتلا دے کہ میں کیا کروں (۱۶) سو سموایل نے کہا پس تو مجھ سے کس لئے پوچھتا ہے جس حال کہ خداوند نے تجھے چھوڑ دیا ہے اور تیرا دشمن بنا ہے (۱۷) اور خداوند نے تو اپنی طرف سے ایسا ہی کیا جو اُس نے میری معرفت سے کہا کہ خداوند نے تیرے ہاتھ سے سلطنت چاک کر لی ہے اور تیرے پڑوسی کو جو داؤد ہے عنایت کی ہے (۱۸) اس لئے کہ تو خداوند کی آواز کو نہ سنتا تھا اور تو نے عمالیق سے اُس کے قہر شدید کے موافق کام نہ کیا اسی سبب سے خداوند نے آج کے دن تجھ سے یہ کچھ کیا (۱۹) سوا اس کے خداوند اسرائیل کو تجھ سمیت فلسطیوں کے ہاتھ میں کر دیگا اور کل تو اور تیرے بیٹے مجھ پاس ہونگے

اور خداوند اسرائیلی لشکر کو بھی فلسطیوں کے قابو میں کر دیگا (۲۰) تب
ساؤل فوراً زمین پر لمبا ہو کے گرا اور سموایل کی باتوں سے
اُس نے بڑا ہول کھایا اور اُس میں کچھ قوت باقی نہ رہی اسلیئے
کہ اُسنے دن بھر اور رات بھر روٹی نہ کھائی تھی *

(۲۱) تب وہ عورت ساؤل پاس آئی اور دیکھا کہ وہ
نہایت گھبرا گیا ہے سو اُس نے اُسے کہا کہ دیکھ تیری لونڈی
نے تیری آواز سُنی اور میں نے اپنی جان اپنی ہتھیلی پر رکھی
اور جو باتیں تو نے مجھ سے کہی تھیں اُن کو مانا ہے (۲۲) سو
اب میں تجھ سے منت کرتی کہ تو اپنی لونڈی کی بات سن اور
پروانگی دے کہ میں ایک ٹکڑا روٹی تیرے حضور لاؤں تو اُسے
کھا تاکہ تجھے جس وقت کہ تو اپنی راہ چلا جاے قوت ہو (۲۳) پر
اُسنے نہ مانا اور کہا میں نہیں کھانے کا پر اُس کے ملازموں نے
اُس عورت کے ساتھ ہو کے اُسپر تقاضا کیا تب اُسنے اُن کا
کہا مانا کہ زمین پر سے اُٹھا اور پلنگ پر بیٹھا (۲۴) اور اُس عورت
کے گھر میں ایک موٹا بچھڑا تھا سو اُس نے اُسے جلدی ذبح

کیا اور آٹا لیکے گوندھا اور فطیری روٹیاں پکائیں (۲۵) اور ساؤل
اور اُس کے ملازموں کے حضور لائی اور اُنہوں نے کھایا تب
وے اُٹھے اور اُسی رات وہاں سے چلے گئے ❖

اُنتیسواں باب

سو فلسطیوں کے سب لشکر افیق میں اِکٹھے آئے تھے
اور اِسرائیلی ایک چشمے کے نزدیک جو یزرعیل میں ہے خیمہ زن
ہوئے (۲) اور فلسطیوں کے اُمرا سیکڑوں اور ہزاروں کے ساتھ آگے آگے
جاتے تھے پر داؤد اپنے لوگوں سمیت اکیس کے ساتھ پیچھے پیچھے گذرتا تھا (۳) تب
فلسطی امیروں نے کہا اِن عبرانیوں کا یہاں کیا کام ہے اور اکیس نے فلسطی
امیروں کو کہا کیا یہہ اسرائیل کے بادشاہ ساؤل کا چاکر داؤد نہیں ہے
جو اِتنے دنوں اور اِتنے برسوں سے میرے ساتھ ہے اور میں نے
جب سے کہ وہ مجھ پاس آیا ہے آج کے دن تک اُس میں کُچھ بدی
نہیں پائی (۴) تب فلسطی اُمرا اُس سے ناخوش ہوئے اور فلسطی امیروں نے
اُسی کہا کہ اِس شخص کو یہاں سے پھرا دے کہ وہ اپنی جگہہ پر جو تو نے اُسکے لئے

ٹھہرائی ہے پھر جاوے اور ہمارے ساتھ جنگ میں شریک ہونے
کو نہ چلے تا ایسا نہو کہ جنگ کے وقت وہ ہم سے دشمنی کرے
کیونکہ وہ اپنے صاحب کو اپنے سے کس طرح راضی کریگا کیا
ان لوگوں کے سروں سے نہیں (۵) کیا یہہ وہی داؤد نہیں
جسکی بابت وے ناچتے ہوئے گاتے تھے کہ ساؤل نے
تو اپنے ہزاروں کو مارا اور داؤد نے اپنے دس ہزاروں کو
(۶) تب اکیس نے داؤد کو طلب کیا اور اُسے کہا خداوند
حی کی قسم کہ تو راست کار ہے اور تیری آمد و رفت لشکر میں میرے
ساتھ میری نظر میں بہتر کہ میں نے جس دن سے کہ تو مجھ پاس آیا
آج کے دن تک تجھ میں کچھ بدی نہیں پائی لیکن اُمرا تجھ سے
راضی نہیں (۷) سو تو اب پھر اور سلامت چلا جا تا کہ فلسطی قطب
تجھ سے ناراض نہ ہوویں ✦

(۸) تب داؤد نے اکیس کو کہا کہ مجھ سے کیا ہوا اور تو نے
اِس مدت میں کہ میں تیرے ساتھ رہا آج کے دن تک مجھ میں
کیا پایا کہ میں اپنے خداوند بادشاہ کے دشمنوں سے جنگ

کرنے کو نہ جاؤں (۹) تب اکیس نے داؤد کو جواب دیا کہ یہہ مجھکو
معلوم ہے اور تو میری نظر میں خدا کے فرشتے کی مانند اچھا ہے
لیکن فلسطی امیروں نے کہا کہ وہ ہمارے ساتھ جنگ کے لئے
نہ جائے (۱۰) سو اب تو صبح سویرے اپنے آقا کے خادموں
سمیت جو تیرے ساتھ یہاں آئے ہیں اُٹھکے فی الفور صبح کی
روشنی ہوتے ہوتے روانہ ہو (۱۱) سو داؤد اپنے لوگوں سمیت
صبح سویرے اُٹھا تاکہ فجر کو وہاں سے چلکے فلسطیوں کے ملک
کو پھر جاوے اور فلسطی یزرعیل پر چڑھے *

تیسواں باب

اور ایسا ہوا کہ جب داؤد اور اُس کے لوگ تیسرے دن
صقلاج میں پہنچے تو عمالیقی دکھن طرف سے صقلاج پر چڑھ آئے تھے
اور اُنہوں نے صقلاج کو مارا اور آگ سے پھونک دیا تھا (۲) اور
عورتوں کو جو وہاں تھیں گرفتار کیا پر کسی چھوٹے بڑے کو قتل
نہ کیا مگر اُنھیں لے گئے اور اپنی راہ لی *

(۳) سو داؤد اور اُس کے لوگ شہر میں آئے اور دیکھا کہ شہر جلا پڑا ہے اور اُن کی جوروئیں اور اُن کے بیٹے اور اُن کی بیٹیاں اسیر ہو گئی ہیں (۴) تب داؤد اور اُن لوگوں نے جو اُس کے ساتھ تھے آواز بلند کی اور روئے یہاں تک کہ اُن میں طاقت رونے کی نہ رہی (۵) اور داؤد کی دونوں جوروان یزرعیلی اخینوعم اور ابیجیل جو نابال کرملی کی جورو تھی اسیر ہو گئی تھیں (۶) اور داؤد بڑے شکنجے میں تھا کیونکہ لوگ اس کا چرچا کرتے تھے کہ اُس پر پتھراو کریں اس لئے کہ اُن میں سے ہر ایک اپنے بیٹوں اور بیٹیوں کے لئے نپٹ دلگیر تھا پر داؤد نے خداوند اپنے خدا کی طرف سے اپنی خاطر جمعی کی (۷) اور داؤد نے اخیملک کے بیٹے ابی آتھر کاہن کو کہا میں تیری منت کرتا ہوں کہ افود مجھ پاس لے آ سو ابی آتھر افود وہاں داؤد پاس لے آیا (۸) اور داؤد نے خداوند سے صلاح پوچھی اور کہا کہ میں اُس فوج کا پیچھا کروں کہ نہیں میں اُنہیں جا لونگا کہ نہیں اُس نے جواب میں فرمایا

پیچھا کر تو یقیناً اُن تک پہنچیگا اور بے شک اُن سے چھڑا لائیگا
(۹) سو داؤد چلا وہ اور وے چھ سو جوان جو اُس کے ساتھ تھے
اور بسور کے نالے تک آئے اور وے جو پیچھے چھوٹ گئے
وہاں رہے (۱۰) پر داؤد پیچھا کرتا رہا وہ اور چار سو جوان کیونکہ دو سو
پیچھے رہ گئے کہ ایسے تھک گئے تھے کہ بسور کے نالے پار
جا نہ سکے ❊

(۱۱) اور اُنہوں نے میدان میں ایک مصری کو پایا سو اُسے
داؤد پاس لے آئے اور اُسے روٹی دی سو اُس نے کھائی
اور اُسے پانی بھی پلایا (۱۲) اور اُنہوں نے انجیر کی لِٹ کا ایک
ٹکڑا اور کشمش کے دو خوشے اُسے دیئے اور جب وہ کھا چکا
تو اُس کے دم میں دم آیا کیونکہ اُس نے تین رات دن سے
نہ روٹی کھائی تھی نہ پانی پیا تھا (۱۳) تب داؤد نے اُس سے
پوچھا تو کون ہے اور تو کہاں کا ہے وہ جوان بولا میں ایک
مصری ہوں اور ایک عمالیقی کا نوکر ہوں اور میرا آقا مجھکو چھوڑ
گیا کہ تین دن ہوئے کہ میں بیمار ہو گیا (۱۴) ہم

دکھن اور یہوداہ کے ملک پر کالب کے دکھن پر بھی چڑھائی کی تھی اور ہم نے صقلاج کو آگ سے پھونک دیا (۱۵) اور داؤد نے اُسے کہا کہ کیا تو مجھے اُس جماعت تک لے جا سکتا ہے وہ بولا مجھ سے خدا کی قسم کھا کے کہہ کہ میں تجھے جان سے نہ مارونگا اور نہ تجھے تیرے آقا کے حوالے کرونگا تو میں تجھ کو اُس جماعت تک لے جاؤنگا *

(۱۶) اور جب وہ اُس کو وہاں لے گیا تب دیکھو کہ وے سب زمین کی سطح پر پھیلے ہوئے تھے اور اُس بہت سے مال کے سبب جو اُنہوں نے فلسطیوں کے ملک اور یہوداہ کے ملک سے لوٹا تھا کھاتے پیتے اور ناچتے تھے (۱۷) سو داؤد نے پو پھٹنے کے وقت سے لیکے دوسرے دن کی شام تک اُن کو قتل کیا اور اُن میں سے ایک بھی نہ بچا مگر چار سو جوان آدمی جو اُونٹوں پر چڑھکے بھاگ نکلے (۱۸) اور داؤد نے سب جو کچھ کہ عمالیقی لے گئے تھے چھڑا لیا اور اپنی دونوں جوروؤں کو بھی داؤد نے چھڑایا (۱۹) اور اُن کی کوئی چیز گم نہ ہوئی خواہ

چھوٹی بڑی خواہ بیٹی بیٹا خواہ لوٹ خواہ کوئی چیز جو اپنے واسطے
لی تھی داؤد نے سب کو پھیر لیا (۲۰) اور داؤد نے ساری بھیڑ بکریاں
اور گائے بیل لے لئے اور وے انھیں باقی مواشی کے آگے
ہانک لائے اور کہتے تھے کہ یہہ داؤد کا مال ہے*
(۲۱) اور داؤد اُن دو سو جوانوں پاس جو تھککے داؤد کے
ساتھ جا نہ سکے تھے اور اُن کے کہنے سے بسور کے نالے پر
رہ گئے تھے پھر آیا اور وے داؤد کے استقبال کو اور اُن
لوگوں سے جو اُسکے ساتھ تھے ملنے کو نکلے اور جب داؤد
اُن لوگوں کے برابر پہنچا تو اُسنے اُنسے خیر و عافیت پوچھی
(۲۲) اُس وقت سب بدذات اور بلعالی لوگوں نے اُن میں
سے جو داؤد کے ساتھ گئے تھے خطاب کرکے کہا ازبسکہ یے
ہمارے ساتھ نہ گئے ہم اُنکو اُس مال میں سے جو ہم نے چھوڑایا
ہے کوئی حصّہ نہ دینگے مگر ہر ایک کو اُس کی جورو اور بیٹا بیٹی کہ
اُنہیں لیتے جاویں اور روانہ ہوں (۲۳) سو داؤد بولا اے
میرے بھائیو ایسا نہ کرنا چاہیے اُس مال کے ساتھ جو خداوند

نے ہم کو دیا کہ اُسی نے ہمیں بچایا اور اُس گروہ کو جس نے ہمیں
لوٹا تھا ہمارے ہاتھ میں کر دیا (۲۴) اور اس مقدمے میں
تمہاری کون سُنیگا وہ جو لڑائی میں ساتھ تھا جیسا وہ حصہ پائیگا
ویسا ہی وہ جو بڑاؤ پر ٹھہر رہا پائیگا دونوں برابر حصہ پائینگے
(۲۵) سو اُس نے اُس دن سے اسرائیل کے لئے یہی قانون
اور آئین مقرر کیا جو آج تک ہی*

(۲۶) اور جب داؤد صقلاج میں آیا اُس نے لوٹ کے
مال میں سے یہوداہ کے بزرگوں اور اپنے دوستوں کے لئے
کچھ بھیجا اور کہا کہ دیکھو خداوند کے دشمنوں کے مال میں سے یہ تمہارے
لئے ایک ہدیہ ہی (۲۷) اور اُن پاس بھیجا جو بیت ایل میں تھے اور اُن پاس جو راموت
الجنوب میں اور اُن پاس جو یتیر میں تھے (۲۸) اور اُن پاس
جو عراعر میں تھے اور اُن پاس جو سفموت میں اور اُن پاس
جو استموع میں تھے (۲۹) اور اُن پاس جو رخل میں تھے اور اُن
پاس جو یرحمی ایلیوں کے شہروں میں اور اُن پاس جو قینیوں
کے شہروں میں (۳۰) اور اُن پاس جو حرمہ میں تھے اور اُن

پاس جو کور عاسان میں اور اُن پاس جو عتاک میں (۳۰) اور اُن پاس جو حبرون میں تھے اور اُن سب جگہوں میں جہاں جہاں داؤد اور اُس کے لوگ پھرا کرتے تھے بھیجا *

اکتیسواں باب

اور فلسطیوں کی اسرائیل سے لڑائی ہوئی اور اسرائیلی فلسطیوں کے سامنے سے بھاگے اور کوہستان جلبوع میں مارے گرے (۲) اور فلسطیوں نے ساؤل اور اُس کے بیٹوں کا خوب پیچھا کیا اور یونتن اور ابنداب اور ملکیسوع ساؤل کے بیٹوں کو مار لیا (۳) اور ساؤل کے مقابل لڑائی بہت بڑھ گئی اور تیر اندازوں نے اُسے پایا اور وہ تیر اندازوں کے ہاتھوں سے نہایت زخمی ہوا (۴) تب ساؤل نے اپنے سلح بردار سے کہا اپنی تلوار کھینچ اور اُس سے مجھے چھید لے تا نہ ہووے کہ یے نامختون آویں اور مجھے چھید لیں اور میرے ساتھ ٹھٹھا کریں پر اُس کے سلح بردار نے قبول نہ کیا اسلئے کہ وہ نہایت

ڈرا تب ساؤل نے تلوار لی اور اُس پر گرا (۵) اور جب کہ اُسکے سلح بردار نے دیکھا کہ ساؤل مرگیا تو وہ بھی اپنی تلوار پر گرا اور اُسکے ساتھ مرگیا (۶) سو ساؤل اور اُسکے تینوں بیٹے اور اُسکا سلح بردار اور اُس کے خاص لوگ سب اُسی دن ایک ساتھ مرمٹے ⁂

(۷) اور وے اسرائیلی مرد جو اُس وادی کی دوسری طرف تھے اور وے جو یردن کے پار تھے یہہ دیکھکے کہ اِسرائیل کے لوگ بھاگے اور ساؤل اور اُس کے بیٹے مارے پڑے شہروں کو چھوڑکے بھاگ نکلے اور فلسطی آئے اور اُن میں بسے (۸) اور دوسرے دن صبح کو ایسا ہوا کہ جس وقت فلسطی آئے تا کہ لاشوں کو ننگا کریں تو اُنہوں نے ساؤل اور اُس کے تین بیٹوں کو کوہ جلبوعہ میں پڑا پایا (۹) سو اُنہوں نے اُسکا سر کاٹ لیا اور اُس کے ہتھیار اُتار کے فلسطیوں کے ملک میں بھجوا دئیے تا کہ اُن کے بتخانوں میں اور لوگوں میں اُس کی منادی کراویں (۱۰) سو اُنہوں نے اُس کے ہتھیاروں کو عستارات کے گھر میں رکھا اور اُسکی لاش کو بیت شان کی

دیوار پر لگا دیا ٭

(۱۱) اور جب یبیسیوں نے جو جلعاد میں تھے سُنا کہ فلسطیوں نے ساؤل سے یوں کیا (۱۲) تو اُن میں کے سارے بہادر اُٹھے اور تمام رات چلے گئے اور بیت شان کی شہر پناہ پر سے اُس کی لاش اُس کے بیٹوں کی لاشوں سمیت لیکے یبیس میں پھر آئے اور وہاں اُن کو جلا دیا (۱۳) اور اُن کی ہڈیوں کو لیکے یبیس میں اُن کے ایک درخت کے تلے گاڑ دیا اور سات دن تک روزہ رکھا ٭

سموئیل کی دوسری کتاب

پہلا باب

اور ساؤل کے مرجانے کے بعد ایسا ہوا جب داؤد عمالیقیوں
کو قتل کر کے پھرا تھا اور داؤد صقلاج میں دو دن رہا تھا (۲) تب
تیسرے ہی دن ایسا ہوا کہ دیکھو ایک شخص لشکرگاہ میں سے ساؤل
کے پاس سے پیراہن چاک کئے ہوئے اور سر پر خاک ڈالے
ہوئے آیا اور ایسا ہوا کہ جب داؤد کے پاس پہنچا تو زمین پر گرا
اور سجدہ کیا (۳) اور داؤد نے اُسے کہا تو کہاں سے آتا ہے
وہ اُسے بولا میں اسرائیل کی لشکرگاہ سے بچ نکلا ہوں (۴) تب

داؤد نے اُس سے پوچھا کیا بات ہوئی مجھ سے کہیے اُس نے کہا
کہ لوگ جنگ گاہ سے بھاگے اور بہت سے گر گئے اور مر گئے
اور ساؤل اور اُس کا بیٹا یونتن بھی مر گیا (۵) تب داؤد نے اُس
جوان کو جسنے اُسکو یہہ خبر دی کہا تو نے کیونکر جانا کہ ساؤل اور اُسکا
بیٹا یونتن مرے (۶) اُس جوان نے جو اُسے خبر دیتا تھا کہا کہ میں
جلبوع کے کوہستان میں اتفاقاً وارد ہوا اور دیکھو اُس دم ساؤل
اپنے نیزے پر تکیہ کئے ہوئے تھا اور دیکھو کہ رتھوں اور ساتھیوں
نے اُسکا نہایت پیچھا کیا (۷) اور اُسنے اپنے پیچھے دیکھ کے مجھ پر
نگاہ کی اور مجھے بلایا میں بولا حاضر (۸) سو اُسنے مجھے کہا تو کون ہے
میں نے اُسے کہا میں ایک عمالیقی ہوں (۹) پھر اُس نے مجھے
کہا میرے پاس کھڑا ہو کے مجھے قتل کر کہ میں بڑے عذاب میں
ہوں اور اب تک میرا دم مجھ میں ہے (۱۰) تب میں اُس پاس
کھڑا ہوا اور اُسے قتل کیا کیونکہ مجھے یقین تھا کہ اب جو وہ گرا ہے
تو بچیگا نہیں اور میں نے اُس کے سر کا تاج اور کنگن جو اُسکے
بازو پر تھا لیا سو میں اُنہیں اپنے خداوند پاس لایا ہوں ✦

(۱۱) تب داؤد نے اپنا گریبان پکڑا اور چاک کیا اور سارے لوگوں نے بھی جو اُسکے ساتھ تھے ایسا ہی کیا (۱۲) اور وے روئے پیٹے اور اُنہوں نے ساؤل اور اُسکے بیٹے یونتن اور خداوند کے بندوں اور اسرائیل کے گھرانے کے لئے جو تلوار سے مارے پڑے تھے شام تک روزہ رکھا ٭

(۱۳) پھر داؤد نے اُس جوان سے جو یہہ خبر لایا تھا پوچھا ارے تو کہاں کا ہے وہ بولا کہ میں ایک پردیسی کا بیٹا اور ایک عمالیقی ہوں (۱۴) سو داؤد نے اُسے کہا کیا تو خداوند کے مسیح پر ہاتھ بڑھانے سے کہ اُس کو ہلاک کرے نہ ڈرا (۱۵) پھر داؤد نے ایک جوان کو بلایا اور کہا نزدیک جا اور اُس پر حملہ کر سو اُس نے اُسے ایسا مارا کہ وہ مر گیا (۱۶) اور داؤد نے اُسے کہا تیرا خون تیرے ہی سر پر ہو کہ تو ہی نے اپنے منہہ سے آپ پر گواہی دی اور کہا کہ میں نے خداوند کے مسیح کو جان سے مارا ٭

(۱۷) اور داؤد نے ساؤل اور اُسکے بیٹے یونتن پر یہہ مرثیہ کہکے نوحہ کیا (۱۸) (اور اُس نے اُنہیں حکم دیا کہ بنی یہوداہ کو

کمان کا سوز سکھلاویں دیکھو وہ کتاب الیاشر میں لکھا ہے) (۱۹) اے اسرائیل کے غزال تو اپنے پہاڑوں پر مارا پڑا ہا ہے بہادر کیوں گر گئے (۲۰) جات میں خبر دو اسقلون کے بازاروں میں منادی مت کرو نہ ہو کہ فلسطیوں کی بیٹیاں خوش ہوں نہ ہو کہ نامختونوں کی بیٹیاں شادیانہ بجائیں (۲۱) اے جلبوع کے پہاڑو تم پر اُوس نہ پڑے تم پر مینہہ نہ برسے اور نہ تمہارے کھیتوں میں ہدیہ کی چیزیں ہوں کیونکہ وہاں بہادروں کی سپر پھینکی گئی سپر ساؤل کی گویا کہ اُس پر تیل نہ ملا گیا تھا (۲۲) مقتولوں کے خون سے اور بہادروں کی چربی سے یونتن کی کمان کبھی ٹل نہ گئی اور ساؤل کی تلوار خالی نہ لوٹی (۲۳) ساؤل اور یونتن اپنے جیتے جی عزیز اور دل پسند تھے اور وے اپنی موت میں بھی جدا نہ ہوئے وے عقابوں سے زیادہ تیز پر تھے اور وے شیروں سے زیادہ قوی تھے (۲۴) اے اسرائیل کی بیٹیو ساؤل پر روؤ جس نے تمہیں ارغوانی لباس اور اَور نفیس چیزیں پہنائیں جس نے تمہاری پوشاک کو سونے کے زیوروں سے زینت بخشی ٭

(۲۵) ہائے وے بہادر کیوں لڑائی کے درمیان گر گئے اے یونتن تو اپنے اونچے مکانوں میں مارا پڑا (۲۶) مجھ پر تیرے لئے اے میرے بھائی یونتن بڑا دکھ پڑا تو مجھے نہایت دل پسند تھا مجھے تیری محبت عجیب تھی بلکہ عورتوں کی محبت سے بھی زیادہ (۲۷) ہائے وے بہادر کیوں گر گئے اور جنگ کے ہتھیار نابود ہو گئے *

دوسرا باب

اور بعد اُس کے ایسا ہوا کہ داؤد نے خداوند سے پوچھا اور کہا کہ میں یہوداہ کی بستیوں میں سے کسی میں چڑھ جاؤں خداوند نے اُسے فرمایا چڑھ جا تب داؤد نے کہا کدھر جاؤں اُسنے فرمایا حبرون کو (۲) سو داؤد وہاں چڑھ گیا اور اُسکے ساتھ اُسکی دونوں جوروان بھی یزرعیلی اخنوعم اور کرملی نابال کی جورو ابیجیل تھیں (۳) اور اُسکے لوگوں کو جو اُس کے ساتھ تھے ہر ایک شخص کو اُسکے گھرانے سمیت داؤد اوپر لایا سو وے

جبرون کی بستیوں میں آ بسے (۴) تب یہوداہ کے لوگ آئے اور وہاں اُنہوں نے داؤد پر تیل ملا تاکہ وہ یہوداہ کے گھرانے کا بادشاہ ہو اور اُنہوں نے داؤد کو خبر دی اور کہا کہ یبیس جلعاد کے لوگوں نے ساؤل کو گاڑا تھا ۔

(۵) سو داؤد نے یبیس جلعاد کے لوگوں کے پاس قاصد بھیجے اور اُسنے کہا کہ خداوند کی طرف سے تم مبارک ہو اس لئے کہ تم نے اپنے خداوند ساؤل پر اتنا احسان کیا اور اُسے دفن کیا (۶) اب خداوند تمہارے ساتھ رحمت اور سچائی عمل میں لائے اور میں بھی تم سے اُس نیکی کا بدلا کرونگا اس لئے کہ تم نے یہہ کام کیا (۷) سو اب تمہارے بازو قوی ہوویں اور مردانگی کرو کہ تمہارا خداوند ساؤل مر گیا اور یہوداہ کے گھرانے نے مجھ پر تیل ملا کہ میں اُن کا بادشاہ ہوؤں (۸) لیکن نیر کے بیٹے ابنیر نے جو ساؤل کے لشکر کا سردار تھا ساؤل کے بیٹے اشبوست کو لیا اور اُسے محنیم میں پہنچایا (۹) اور اُسے جلعاد اور آشیریوں اور یزرعیل اور افرائیم اور بنیامین اور تمام اسرائیل کا بادشاہ کیا

(۱۰) اور ساؤل کے بیٹے اشبوست کی عمر چالیس برس کی تھی جب وقت
کہ اسرائیل کا بادشاہ ہوا اور اُسنے دو برس بادشاہت کی لیکن
یہوداہ کے گھرانے نے داؤد کی پیروی کی (۱۱) اور وہ عرصہ
جس میں داؤد نے حبرون میں بنی یہوداہ پر حکومت کی سات برس
چھ مہینے کا تھا +

(۱۲) پھر نیر کا بیٹا ابنیر اور ساؤل کے بیٹے اشبوست کے
خادم محنیم سے روانہ ہو کے جبعون میں آئے (۱۳) اور ضرویاہ
کا بیٹا یواب اور داؤد کے ملازم نکلے اور جبعون کے کنڈ پر اُنسے
ملے اور دونوں بیٹھے ایک تو کُنڈ کی اسطرف اور دوسرا کُنڈ
کی اُس طرف (۱۴) تب ابنیر نے یواب کو کہا کہ جوانوں کو پروانگی
دیجئیے کہ اُٹھیں اور ہمارے سامھنے کھیلیں سو یواب بولا خیر
اُنھیں اُٹھنے دو (۱۵) تب ساؤل کے بیٹے اشبوست کی طرف سے
بنیامین کے بارہ جوان اُٹھے اور اُس پار گئے اور داؤد کے
خادموں کی طرف سے بھی بارہ جوان نکلے (۱۶) سو اُن میں
سے ایک ایک نے اپنے اپنے مخالف کا سر پکڑا اور اپنی

تلوار اپنے مخالف کے پہلو میں گودی سو وے ایک ساتھ گر گئے اسلئے وہ جگہہ خلقت حصوریم کہلائی جو جبعون میں ہے (۱۷) اور اُس روز بڑی سخت لڑائی ہوئی اور ابنیر نے اور اسرائیل کے لوگوں نے داؤد کے خادموں کے سامھنے شکست پائی *

(۱۸) اور وہاں ضرویاہ کے تین بیٹے یواب اور ابی شی اور عساحیل حاضر تھے اور عساحیل جنگلی ہرن کی مانند سبک پا تھا (۱۹) اور عساحیل نے ابنیر کا پیچھا کیا اور وہ جاتے وقت ابنیر کا پیچھا کرنے سے دہنے یا بائیں ہاتھہ نہ مڑا (۲۰) تب ابنیر نے اپنے پیچھے نظر کر کے اُسسے کہا تو ہی عساحیل ہے وہ بولا ہاں (۲۱) اور ابنیر نے اُسسے کہا اپنی دہنی یا بائیں سمت کو مڑ اور جوانوں میں سے کسی ایک کو پکڑ اور اُس کے ہتھیار لوٹ لے پر عساحیل نے نہ چاہا کہ اُسکا پیچھا کرنے سے کسی اور طرف مڑے (۲۲) اور ابنیر نے عساحیل کو پھر کہا کہ میرا پیچھا کرنے سے باز رہ کس لئے میں تجھے زمین پر مار کے ڈال دوں اُس حالت میں کیونکر تیرے بھائی یواب کو مُنہہ دکھلاؤنگا (۲۳) لیکن اُس نے کسی طرف مڑنے سے

انکار کیا تب ابنیر نے اُلٹے بھالے کی نوک سے اُسکی پانچویں
پسلی کے نیچے میں اُسے ایسا مارا کہ وہ اُسکی پیٹھ پار ہو نکلا سو وہ
وہاں گرا اور اُسی جگہ مر گیا اور یوں ہوا کہ جو کوئی اُس جگہ جہاں
عساحیل مر پڑا تھا پہنچتا تھا تو وہیں کھڑا رہ جاتا تھا (۲۴) یوآب
اور ابیشی بھی ابنیر کے پیچھے دوڑے یہانتک کہ وے امہ کو
امہ تک جو دشت جبعون کے رستے میں جیاح کے مقابل ہے
پہنچے تو سورج ڈوبا ❊

(۲۵) اور بنی بنیامین ابنیر کی پیروی کر کے اکٹھے ہوئے
اور ایک فوج بنے اور ایک پہاڑ کی چوٹی پر کھڑے ہوئے
(۲۶) تب ابنیر نے یوآب کو پکار کے کہا کیا تلوار ابد تک ہلاک
کرتی رہیگی کیا تو نہیں جانتا کہ اُس کا انجام کڑواہٹ ہوگا اور
کب تک تو لوگوں کو اپنے اپنے بھائیوں کا پیچھا کرنے سے
نہ روکیگا ❊

(۲۷) تب یوآب نے کہا خدا حی کی قسم اگر تو وہ بات نہ کہتا
تو لوگوں میں سے ہر ایک اپنے بھائی کا پیچھا چھوڑ کے صبح ہی سے

پھر کیا ہوتا (۲۸) تب یوآب نے نرسنگا پھونکا اور سب لوگ ٹھہر گئے
اور اسرائیل کے پیچھے پھر نہ گئے اور لڑائی بھی پھر نہ کی (۲۹) اور
ابنیر اور اس کے لوگ اس ساری رات میدان میں چلے گئے اور
یردن کے پار ہوئے اور سارے بترون سے گذر گئے اور محنایم
میں پھر آ پہنچے (۳۰) اور یوآب ابنیر کا پیچھا کرنے سے باز رہا
اور اس نے جو ساری فوج کو جمع کیا تو داؤد کے ملازموں میں سے
عساھیل کے سوا انیس آدمیوں کو نہ پایا (۳۱) پر داؤد کے
ملازموں نے بنیامین میں سے اور ابنیر کے ملازموں میں سے
لوگوں کو ایسا مارا کہ تین سو ساٹھ جوان مر گئے ۔

(۳۲) سو انہوں نے عساھیل کو اٹھایا اور اسکے باپ
کی قبر میں جو بیت لحم میں ہے گاڑا اور یوآب اور اس کے سب
لوگ تمام رات چلے گئے اور پو پھٹتے ہوئے حبرون میں داخل
ہوئے ۔

تیسرا باب

الغرض ساؤل کے گھرانے اور داؤد کے گھرانے
میں مدت تک جنگ ہوتی رہی پر داؤد روز بروز زور پکڑتا گیا
اور ساؤل کا خاندان عاجز ہوتا گیا *
(۲) اور حبرون میں داؤد کو بیٹے پیدا ہوئے سو اُس کے
پلوٹھے بیٹے کا نام جو یزرعیلی اخنوعم کے پیٹ سے تھا امنون تھا
(۳) اور دوسرے کا نام جو کرملی نبال کی جورو ابی جیل کے پیٹ
سے ہوا کلیاب تھا اور تیسرے کا جو جسور کے بادشاہ تلمی کی
بیٹی معکہ کے پیٹ سے تھا ابسلوم تھا (۴) اور چوتھے کا ادونیاہ
بن حجیت اور پانچویں کا سفطیاہ بن ابیطال (۵) اور چھٹا یترعام
تھا وہ عجلاہ کے پیٹ سے پیدا ہوا جو داؤد کی جورو تھی یے
داؤد کو حبرون میں پیدا ہوئے *
(۶) اور جب ساؤل کے گھرانے اور داؤد کے گھرانے
میں لڑائی ہو رہی تو ایسا ہوا کہ ابنیر نے ساؤل کے گھرانے

کی تائید میں اپنے تئیں مضبوط کیا (۷) اور ساؤل کی ایک لونڈی
تھی ایاہ کی بیٹی جسکا نام رصفاہ تھا سو اشبوست نے ابنیر کو کہا تو
کیوں میرے باپ کی لونڈی کے پاس اندر گیا (۸) سو ابنیر اشبوست
کی اس بات کے سبب بہت غصہ ہوا اور بولا کیا میں کُتّے کا سر ہوں
کہ یہوداہ کا سامہنا کرکے آج کے دن تک تیرے باپ ساؤل
کے گھرانے پر اور اُس کے بھائیوں اور اُسکے دوستوں پر
مہربانی کرتا ہوں اور تجھے داؤد کے حوالے میں نے نہیں کیا
کہ تو آج اس عورت کی بابت مجھ پر عیب لگاتا ہے (۹) خداوند
ابنیر سے ایسا ہی کرے بلکہ اُس سے زیادہ کرے اگر میں جسطرح
خداوند نے داؤد سے قسم کی ہے اُسی طرح اُس کے ساتھ سلوک
نہ کروں (۱۰) تاکہ سلطنت کو ساؤل کے گھرانے سے جدا کر دوں
اور داؤد کے تخت کو اسرائیل پر اور یہوداہ پر دان سے لیکے
بیرسبع تک قائم کروں (۱۱) تب وہ ابنیر کے سامہنے پھر کچھہ جواب
دے نہ سکا اس لئے کہ اُس سے ڈرتا تھا ؛

(۱۲) اور ابنیر نے اس سبب داؤد پاس ایلچی بھیجے اور کہا

کہ ملک کس کا ہے تو میرے ساتھ اپنا عہد کر اور دیکھ کہ میرا ہاتھ تیرے ساتھ ہوگا تاکہ سارے اسرائیل کو تیری طرف متوجہ کر دوں ؛

(۱۳) سو وہ بولا خیر میں تیرے ساتھ عہد کرونگا پر تجھ سے ایک بات کا طالب ہوں اور وہ یہہ ہے کہ تو میرا منہہ نہ دیکھے سوا اس شرط کے کہ جس وقت تو میرا منہہ دیکھنے کو آوے تو ساؤل کی بیٹی میکل کو اپنے ساتھ لاوے (۱۴) اور داؤد نے ساؤل کے بیٹے اشبوست کو قاصدوں کی معرفت کہلا بھیجا کہ میری جورو میکل کو جسے میں نے فلسطیوں کی سو کھلڑیاں دیکے بیاہا میرے حوالے کر (۱۵) سو اشبوست نے لوگ بھیجے اور اس عورت کو اس کے شوہر لایس کے بیٹے فلطی ایل سے چھنوایا (۱۶) اور اسکا شوہر اس عورت کے ساتھ اسکے پیچھے پیچھے بحوریم تک روتا ہوا چلا آیا تب ابنیر نے اس سے کہا کہ چل پھر جا اور وہ پھر گیا ؛

(۱۷) اور ابنیر نے اسرائیلی بزرگوں سے بات چیت کرکے کہا تم تو پیشتر ہی چاہتے تھے کہ داؤد تمہارے اوپر بادشاہ ہو (۱۸) پس اب عمل میں لاؤ کیونکہ خداوند نے داؤد کے حق میں

فرمایا ہے کہ میں اپنے بندے داؤد کی معرفت سے اپنے لوگ اسرائیل
کو فلسطیوں کے ہاتھ سے اور اُن کے سب دشمنوں کے ہاتھ سے
بچاؤنگا (۱۹) اور ابنیر نے بنیامین کے کانوں میں بھی بات
ڈالی اور ابنیر حبرون میں گیا کہ سب جو کچھ کہ اسرائیل کی نظر میں
اچھا تھا اور بنیامین کے سارے گھرانے کی نگاہ میں خوب
تھا سو داؤد کے کانوں تک پہنچائے (۲۰) سو ابنیر حبرون میں داؤد
پاس آیا اور بیس جوان اُسکے ساتھ تھے تب داؤد نے ابنیر کی
اور اُن لوگوں کی جو اُسکے ساتھ تھے ضیافت کی (۲۱) اور ابنیر
نے داؤد سے کہا اب میں اُٹھکے جاؤنگا اور سارے اسرائیل
کو اپنے خداوند بادشاہ کے پاس اکٹھے کرونگا تاکہ وے تجھ
سے عہد کریں اور تو اپنے خاطر خواہ اُن سب پر سلطنت کرے سو داؤد
نے ابنیر کو رخصت کیا اور وہ سلامت چلا گیا (۲۲) اور دیکھو کہ
اُس وقت داؤد کے لوگ اور یواب کسی لشکر کا پیچھا کر کے اور لوٹ
کا بہت سا مال اپنے ساتھ لیکے آیا اور اُس وقت ابنیر حبرون میں
داؤد پاس نہ تھا کیونکہ اُس نے اُسے رخصت کیا تھا اور وہ

سلامت چلا گیا تھا (۲۳) اور جب یواب اور لشکر کے سب لوگ جو اُسکے ساتھ تھے پہنچے تو اُنہوں نے یواب سے کہا کہ نیر کا بیٹا ابنیر بادشاہ پاس آیا تھا اور اُسنے اُسے رخصت کر دیا اور وہ سلامت چلا گیا (۲۴) سو یواب بادشاہ پاس آیا اور بولا یہہ تو نے کیا کیا دیکھو کہ ابنیر تجھ پاس آیا پس تو نے اُسے کیوں رخصت کر دیا کہ وہ چل نکلا (۲۵) تو نیر کے بیٹے ابنیر کو جانتا ہے کہ وہ تجھ پاس آیا تھا کہ تجھ سے دغا کرے اور تیری آمد و رفت دریافت کرے اور سب جو کچھ کہ تو کرتا ہے پہچانے (۲۶) اور پھر جب یواب داؤد پاس سے نکل آیا تو اُسنے ابنیر کے پیچھے قاصد بھیجے اور وے اُس کو سیرہ کے کوئے سے پھیر لائے پر یہہ داؤد کو معلوم نہ تھا (۲۷) سو جب ابنیر حبرون میں پھر آیا تو یواب نے اُسے دروازے کے کونے میں ایک کنارے کیا تا کہ اُسکے ساتھ چپکے سے بات کرے اور وہاں اُسکی پانچویں پسلی کے تلے ایسا مارا کہ وہ مر گیا یہہ اُسکے بھائی عساھیل کے لہو کے بدلے میں ہوا ٭

(۲۸) اور بعد اُس کے جب کہ داؤد نے سنا وہ بولا کہ میں

اپنی سلطنت سمیت خداوند کے آگے نیر کے بیٹے ابنیر کے خون کی
بابت بے گناہ ہوں (۲۹) وہ یواب کے سر اور اُسکے باپ کے
سارے گھرانے پر رہے اور یواب کے گھرانے میں ایسا شخص
جس کا جریان ہو یا جو کوڑھی ہو یا لکڑی پکڑ کے چلے یا جو تیغ پر
گرے یا جو بے معاش ہو کبھی اُس سے جدا نہ ہووے
(۳۰) سو یواب اور اُس کے بھائی ابیشی نے ابنیر کو مار لیا اِس لیئے
کہ اُس نے اُن کے بھائی عساھیل کو جبعون کے بیچ لڑائی میں
قتل کیا تھا ❊
(۳۱) اور داؤد نے یواب کو اور سب لوگوں کو جو اُسکے ساتھ
تھے فرمایا کہ اپنے کپڑے پھاڑو اور ٹاٹ پہنو اور ابنیر کے آگے
چلکے رؤو اور داؤد بادشاہ آپ جنازے کے پیچھے پیچھے چلا
(۳۲) اور اُنہوں نے ابنیر کو حبرون میں گاڑا اور بادشاہ نے
اپنی آواز بلند کی اور ابنیر کے گور پر رویا اور سب لوگ بھی روئے
(۳۳) اور بادشاہ نے ابنیر پر یوں نوحہ کیا اور کہا اے ابنیر
کیا تو مرا ہے جس طرح سے احمق مرتا ہے (۳۴) تیرے ہاتھ

بندھے نہ تھے تیرے پاتوؤں میں پیکڑیاں نہیں لگی تھیں بلکہ
تو یوں پڑا ہے جس طرح کوئی شریروں کے آگے پڑتا ہے
تب اُس پر سب کے سب لوگ دوبارہ روئے (۳۵) اور جس وقت
سب لوگ وہاں سے آئے اور چاہا کہ داؤد کو کچھ کھلاویں اور
ہنوز دن باقی تھا تو داؤد نے قسم کھائی اور کہا اگر میں آفتاب کے
غروب ہونے سے پیشتر روٹی یا اور کچھ چکھوں تو خدا مجھ سے
ایسا ہی کرے بلکہ اُس سے زیادہ کرے (۳۶) اور سب لوگوں
نے اس پر ملاحظہ کیا اور یہہ اُنکی نگاہ میں اچھا تھا اس لئے کہ
جو کچھ بادشاہ نے کیا سو سارے لوگوں کی خوشنودی کا باعث
ہوا (۳۷) اور سب لوگوں نے اور تمام اسرائیل نے اُس دن
یقین کر جانا کہ نیر کا بیٹا ابنیر بادشاہ کی مرضی سے مارا نہیں گیا
(۳۸) اور بادشاہ نے اپنے ملازموں کو فرمایا کیا تم نہیں جانتے
ہو کہ آج کے دن ایک والی بلکہ ایک بہت بڑا شخص اسرائیل
کے درمیان گر گیا (۳۹) اور میں آج کے دن عاجز ہوں
اگرچہ ممسوح بادشاہ ہوں اور یے لوگ بنی ضرویاہ مجھ پر زبردست

ہیں پر خداوند بدکار کو اُسکی بدی کا پورا بدلا دیگا ✤

چوتھا باب

اور ساؤل کے بیٹے نے جو سُنا کہ ابنیر حبرون میں مرگیا تو اُس کے ہاتھوں کا زور جاتا رہا اور سارے اسرائیلی گھبرائے گئے (۲) اور ساؤل کے بیٹے کے دو آدمی تھے جو فوجوں کے سردار تھے ایک کا نام بعنہ اور دوسرے کا نام ریکاب تھا یے دونوں بنی بنیامین میں بیروتی رمون کے بیٹے تھے کہ بیروت بھی بنیامین میں گنا جاتا تھا (۳) اور بیروتی جتیم کو بھاگ گئے تھے چنانچہ آج کے دن تک وے وہیں رہتے ہیں (۴) اور ساؤل کے بیٹے یونتن کا ایک لنگڑا بیٹا تھا سو وہ جب کہ ساؤل اور یونتن کی خبر یزرعیل سے پہنچی تو پانچ برس کا تھا سو اُسکی دائی اُسے لیکے بھاگ گئی تھی اور اُسنے جو بھاگنے میں جلدی کی تو ایسا ہوا کہ وہ گر پڑا اور لنگڑا ہو گیا اور اُسکا نام مفیبوست تھا (۵) اور رمون بیروتی کے بیٹے ریکاب اور بعنہ آئے

اور دن چڑھتے وقت اِشبوست کے گھر میں داخل ہوئے اور وہ دوپہر کو اپنے بستر پر لیٹا تھا (۶) سو وے وہاں جاکے گھر کے اندر گیہوں لینے کے بہانے سے گھسے اور اُس کی پانچویں پسلی کے تلے اُسے مارا اور ریکاب اور اُسکا بھائی بعنہ بھاگ گئے (۷) کیونکہ جب وے گھر کے درمیان پہنچے تو وہ اپنی خوابگاہ میں بستر پر سوتا تھا سو اُنہوں نے اُسے مارا اور قتل کیا اور اُس کا سر کاٹا اور اُسکا سر لے لیا اور تمام رات میدان کی راہ بھاگ کے چلے گئے (۸) اور اشبوست کا سر حبرون میں داؤد پاس لائے اور بادشاہ کو کہا کہ یہہ ساؤل تیرے دشمن جو تیری جان کا طالب تھا اُسکے بیٹے اشبوست کا سر ہے سو خداوند نے آج کے دن میرے خداوند بادشاہ کا انتقام ساؤل اور اُسکی نسل سے لیا ؞

(۹) تب داؤد نے ریکاب اور اُس کے بھائی بعنہ کو جو بیروتی رمون کے بیٹے تھے جواب دیا اور اُنھیں کہا کہ زندہ خداوند کی قسم کہ جس نے میری روح کو ہر ایک غم سے رہائی دی

(۱۰) جب ایک شخص نے مجھ کو کہا کہ دیکھ ساؤل مر گیا اور سمجھا کہ مجھ کو خوشخبری دیتا ہے تو میں نے اُسے پکڑا اور صقلاج میں اُسے قتل کیا یہی جزا میں نے اُس کو اُسکی خبر کے بدلے دی (۱۱) پس کتنی زیادہ چاہئیے کہ دی جاوے جب شریروں نے ایک راستکار انسان کو اُس کے گھر ہی میں اُس کے بستر پر قتل کیا ہو تو کیا میں اب اُسکا انتقام تمہارے ہاتھ سے نہ لونگا اور تمہیں زمین پر سے نابود نہ کرونگا (۱۲) تب داؤد نے اپنے جوانوں کو حکم دیا اور اُنہوں نے اُنکو قتل کیا اور اُن کے ہاتھ اور پانوں کاٹ ڈالے اور اُنہیں حبرون کی باؤلی پر لٹکا دیا اور اِشبوست کے سر کو اُنہوں نے لیکے حبرون کے بیچ ابنیر کی قبر میں گاڑ دیا ✦

پانچواں باب

بعد اُس کے اِسرائیل کے سارے فرقے حبرون میں داؤد پاس آئے اور اُسے کہا دیکھ ہم تیری ہڈی اور تیرے گوشت ہیں (۲) اور سابق زمانے میں بھی جب کہ ساؤل ہمارا

بادشاہ تھا تو توہی اسرائیل کو باہر لے جاتا اور پھر بھیتر لاتا تھا
اور خداوند نے تجھے فرمایا ہے کہ تو میرے اسرائیلی لوگوں کی رعایت
کریگا اور تو اسرائیل کا سردار ہوگا (۳) غرض اسرائیل کے
سارے بزرگ حبرون میں بادشاہ پاس آئے اور داؤد بادشاہ
نے حبرون میں اُنکے ساتھ خداوند کے حضور عہد کیا اور اُنہوں
نے داؤد کے سر پر تیل ملا تاکہ وہ اسرائیل کا بادشاہ ہو ✣
(۴) اور داؤد جس وقت کہ سلطنت کرنے لگا اُس وقت
تیس برس کا تھا اور اُس نے چالیس برس سلطنت کی (۵) اُسنے
حبرون میں سات برس چھ مہینے یہوداہ پر سلطنت کی اور یروسلم
میں سارے اسرائیل اور یہوداہ پر تینتیس برس ✣
(۶) بعد اُس کے بادشاہ اپنے لوگوں سمیت یروسلم کو
یبوسیوں کے پاس جو اُس زمین کے باشندے تھے گیا اُنہوں
نے داؤد کو کہا تھا جب تک کہ تو اندھوں اور لنگڑوں کو لے
نہ جائیگا یہاں نہ آنے پائیگا اور اُنہوں نے گمان کیا کہ داؤد
یہاں نہ آسکیگا (۷) لیکن داؤد نے صیہون کی گڑھی پکڑی

اور وہی داؤد کا شہر ہوا (۸) اور داؤد نے اُس دن کہا کہ جو کوئی
پرنالے تک پہنچے اور یبوسیوں اور لنگڑوں اور اندھوں کو جو
داؤد کے جانی دشمن ہیں مارے تو وہی لشکر کا سردار ہوگا اِسی
لئے یہہ مثل کہتے ہیں کہ اندھے اور لنگڑے گھر میں داخل
نہ ہونگے (۹) اور داؤد گڑھی میں رہا اور اُس نے اُسکا نام
داؤد کا شہر رکھا اور داؤد نے مِلّو کے گرداگرد اور اُس کے
اندر گھر بنائے (۱۰) اور داؤد رفتہ رفتہ ترقی کرتا گیا اور خداوند
لشکروں کا خدا اُس کے ساتھ تھا ❖

(۱۱) تب صور کے بادشاہ حیرام نے سرو کی لکڑی اور
بڑھئی اور سنگ تراش اِیلچیوں کے ساتھ داؤد پاس بھجوائے
اور اُنہوں نے داؤد کے لئے محل بنایا (۱۲) اور داؤد کو تعیین
ہوا کہ خداوند نے مجھے بنی اِسرائیل کا بادشاہ کیا اور کہ اُس نے
اُسکی سلطنت کو اِسرائیل کی خاطر بڑھایا تھا ❖

(۱۳) سو داؤد نے حبرون سے آ کے یروشلم میں اَور حرمیں
اور جوروان کیں اور داؤد کے اور بیٹا بیٹی پیدا ہوئے (۱۴) اور

اُس کے اُن بیٹوں کے نام جو یروسلم میں اُسکو پیدا ہوئے یہ تھے سموعہ اور سوباب اور ناتن اور سلیمان (۱۵) اور ابحار اور الیسوع اور نفج اور یفیع (۱۶) اور الیسمع اور الیدع اور الیفالط ✦

(۱۷) اور جب فلسطیوں نے سُنا کہ اُنہوں نے داؤد کو مسیح کر کے اسرائیل کا بادشاہ کیا تو سارے فلسطی داؤد کی تلاش میں چڑھ آئے اور داؤد کو خبر ہوئی سو وہ گڑھی میں اُترا (۱۸) اور فلسطی آئے اور رفائیوں کے نشیب میں پھیل پڑے (۱۹) تب داؤد نے خداوند سے مشورت پوچھی اور کہا کہ میں فلسطیوں پر چڑھ جاؤں کیا تو اُنکو میرے قابو میں کر دیگا خداوند نے داؤد کو فرمایا چڑھ جا کہ میں بے شک فلسطیوں کو تیرے ہاتھ میں کر دونگا (۲۰) سو داؤد بعل پراضیم میں آیا اور وہاں داؤد نے اُنہیں مارا اور بولا کہ خداوند نے میرے دشمنوں پر میرے سامھنے پھوٹ ڈالی جسطرح پانیوں سے پھوٹ ہوتی ہے اسی لئے اُس نے اُس مکان کا نام بعل پراضیم رکھا

(۲۱) اور اُنہوں نے اپنے بتوں کو وہیں چھوڑا سو داؤد اور اُسکے لوگوں نے اُنہیں جلا دیا +

(۲۲) اور فلسطی پھر چڑھے اور رفائیوں کے نشیب میں پھیل پڑے (۲۳) سو داؤد نے خداوند سے پھر صلاح پوچھی سو اُس نے کہا تو مت چڑھ جا پر پچھاڑی سے اُنہیں گھیر لے اور توت کے درختوں کے مقابل ہو کے اُن پر حملہ کر (۲۴) اور ایسا ہووے کہ جس وقت کہ تو توت کے درختوں کی پھنگیوں کے درمیان چلنے کی سی آواز سُنے تب چوکس ہو کہ اُس وقت خداوند تیرے آگے آگے خروج کر کے فلسطیوں کے لشکر کو قتل کریگا (۲۵) اور داؤد نے جیسا کہ خداوند نے اُسے فرمایا تھا ویسا ہی کیا اور فلسطیوں کو جبع سے لیکے جزر کے مدخل تک مارا +

چھٹواں باب

پھر داؤد نے اِسرائیل کے تیس ہزار سب چُنے ہوئے

جوان جمع کئے (۲) اور داؤد اُٹھا اور سارے لوگوں کو لیکے جو اُسکے ساتھ تھے بعلہ یہوداہ سے چلا تاکہ خدا کے صندوق کو جسکے پاس وہ نام یعنے رب الافواج کا نام لیا جاتا ہے جو دو کروبیوں کے بیچ میں سکونت کرتا وہاں سے چڑھا لائے (۳) سو اُنہوں نے خدا کے صندوق کو نئی گاڑی پر رکھا اور اُسے ابنداب کے گھر سے جو جبعہ میں تھا نکال لائے اور اُس نئی گاڑی کو ابنداب کے بیٹوں نے جو عزہ اور اخیو تھے ہانکا (۴) اور وے اُسے ابنداب کے گھر سے جو جبعہ میں تھا خدا کے صندوق کے ساتھ نکال لائے پر اخیو صندوق کے آگے آگے چلا (۵) اور داؤد اور اسرائیل کا سارا گھرانا صنوبر کی لکڑی کے سب طرح کے ساز جیسے کہ بربط اور سارنگیاں اور طبلے اور طنبورے اور جھانجھ لیکے خداوند کے آگے آگے بجاتے چلے ✤

(۶) اور جب وے نکون کے کھلیہان پر پہنچے تو عزہ نے ہاتھ بڑھا کے خدا کے صندوق کو پکڑ کے تھام لیا اس لئے

کہ بیلوں نے اُسے ہلایا تھا (۷) تب خداوند کا غصہ عزہ پر بھڑکا اور
خدا نے اُسے اُس کی خطا کے سبب مارا اور وہ خدا کے صندوق
کے نزدیک مر گیا (۸) اور داؤد اس سبب سے کہ خداوند نے
عزہ پر حملہ کیا ناخوش ہوا اور اُس نے اُس جگہہ کا نام پرض عزہ
رکھا جو آج کے دن تک ہے (۹) اور داؤد اُس دن خداوند
سے ڈرا اور بولا کہ خداوند کا صندوق مجھ پاس کیونکر آویگا
(۱۰) اور داؤد نے نہ چاہا کہ خداوند کے صندوق کو اپنے شہر
میں لے جاکے اپنے پاس رکھے سو داؤد اُسے ایک طرف
عوبید ادوم کے گھر میں لے گیا (۱۱) اور خداوند کا صندوق
جاتی عوبید ادوم کے گھر میں تین مہینے تک رہا اور خداوند نے
عوبید ادوم کو اور اُس کے سارے گھرانے کو برکت دی ❊
(۱۲) اور یہہ خبر داؤد بادشاہ کو دیکے کہا کہ خداوند نے عوبید ادوم کے
گھر کو اور اُس کی ہر ایک چیز کو خدا کے صندوق کے سبب سے
مبارک کیا تب داؤد گیا اور خدا کے صندوق کو عوبید ادوم
کے گھر سے داؤد کے شہر میں خوشی سے چڑھا لایا (۱۳) اور ایسا

ہوا کہ جب خداوند کے صندوق کے اُٹھانیوالے چھ قدم چلے تو
تو داؤد نے بیل اور موٹے موٹے جانور ذبح کئے (۱۴) اور داؤد
خداوند کے آگے اپنے سارے بل سے ناچتے ناچتے چلا اور
داؤد کتان کا اَفود پہنے تھا (۱۵) سو داؤد اور اِسرائیل کا سارا
گھرانا خداوند کے صندوق کو للکارتے اور نرسنگے بجاتے
لے آئے (۱۶) اور جب کہ خداوند کا صندوق داؤد کے شہر
میں داخل ہوا تو ساؤل کی بیٹی میکل نے کھڑکی سے نگاہ کی
اور داؤد بادشاہ کو خداوند کے آگے اُچھلتے اور ناچتے دیکھا
سو اُس نے اپنے دل میں اُسے حقیر جانا *
(۱۷) اور وے خداوند کے صندوق کو اندر لائے
اور اُسے اُس کے خاص مقام پر اُس خیمے کے درمیان جو
داؤد نے اُس کے لئے کھڑا کیا تھا رکھ دیا اور داؤد نے
سوختنی قربانیاں اور سلامتی کی قربانیاں خداوند کے آگے
چڑھائیں (۱۸) اور جب داؤد سوختنی قربانیاں اور سلامتی
کی قربانیاں چڑھا چکا تو اُس نے رب الافواج کا نام لیکے

لوگوں کو برکت دی (۱۹) اور اُس نے سب لوگوں کو بلکہ اسرائیل
کی ساری گروہ کو مردوں کے سوا عورتوں کو بھی ہر ایک کو ایک
ایک روٹی اور ایک ایک بوٹی اور ایک ایک جام مے کا دیا
سو سب لوگ ہر ایک اپنے اپنے گھر کو روانہ ہوئے *
(۲۰) تب داؤد پھرا تا کہ اپنے گھرانے کو برکت دیوے
اُس وقت ساؤل کی بیٹی میکل داؤد کے استقبال کو نکلی اور
بولی کہ اسرائیل کا بادشاہ آج کے دن کیسا شاندار معلوم
ہوا جس نے آج کے دن اپنے ملازموں کی لونڈیوں کی
آنکھوں میں اپنے تئیں ننگا کیا جیسے کہ کوئی بانکا آپ کو برملا
ننگا کرتا ہے (۲۱) سو داؤد نے میکل کو کہا یہہ خداوند کے
آگے تھا جس نے تیرے باپ اور اُس کے سارے گھرانے
کے مقابلے میں مجھے پسند کیا اور خداوند کی قوم اسرائیل کا حاکم
کیا سو میں خداوند کے آگے ناچونگا (۲۲) بلکہ میں اُس سے
زیادہ ذلیل ہونگا اور آپ کو اپنی نظر میں کمینہ بناؤنگا اور جن
لونڈیوں کا ذکر کہ تو نے کیا اُن کے آگے میں معزز ہونگا

(۲۳) سو ساؤل کی بیٹی میکل مرتے دم تک بے اولاد رہی ❖

ساتواں باب

اور ایسا ہوا کہ جب کہ بادشاہ گھر میں بیٹھا تھا اور خداوند نے اُسے اُس کے سارے دشمنوں کی بابت ہر ایک طرف سے آرام بخشا (۲) تو بادشاہ نے ناتن نبی کو کہا دیکھئے تو میں سرو کی لکڑیوں کے گھر میں رہتا ہوں پر خدا کا صندوق پردوں کے درمیان رہتا ہے (۳) تب ناتن نے بادشاہ کو کہا جا سب جو کچھ کہ تیرے دل میں ہے کر کہ خداوند تیرے ساتھ ہے ❖

(۴) اور اُسی رات ایسا ہوا کہ خداوند کا کلام ناتن کو پہنچا اور اُس نے کہا کہ (۵) جا اور میرے بندے داؤد سے کہہ خداوند یوں فرماتا ہے کہ کیا تو میرے لئے ایک گھر جس میں میں رہوں بنایا چاہتا ہے (۶) سو میں جب سے کہ بنی اسرائیل کو مصر سے نکال لایا آج کے دن تک کسی گھر میں نہیں رہا

بلکہ خیمے میں یا مسکن میں پھرتا رہا (۷) اور جہاں جہاں میں سارے اسرائیلیوں کے ساتھ پھرتا رہا تو کیا میں نے کہیں کسی اسرائیلی فرقے کو جسے میں نے حکم کیا کہ میرے اسرائیلی گروہ کی رعایت کرے کہا ہے کہ تم میرے لئے سرو کا گھر کیوں نہیں بناتے (۸) سو اب تو میرے بندہ داؤد سے ایسا کہہ کہ رب الافواج یوں فرماتا ہے کہ میں نے تجھے بھیڑ سالے میں سے جہاں تو بھیڑیں چراتا تھا اُٹھا کے اپنی قوم اسرائیل کا حاکم کیا (۹) اور میں جہاں جہاں تو گیا تیرے ساتھ رہا اور تیرے سارے دشمنوں کو تیرے سامھنے مارا اور میں نے اُن لوگوں کی مانند جن کا نام دنیا میں بڑا ہے تیرا نام بڑا کیا (۱۰) سوا اسکے میں اپنی گروہ اسرائیل کے لئے ایک مکان مقرر کرونگا اور وہاں اُنہیں لگاؤنگا تاکہ وے اپنے خاص مکان میں بسیں اور پھر آوارہ نہ ہوں اور شرارت کے فرزند آگے کی طرح اُن کو پھر دکھ نہ دینگے (۱۱) اور نہ اُس دن کی طرح جس دن سے میں نے قاضیوں کو مقرر کیا کہ میری اسرائیلی گروہ پر حاکم ہوں اور تجھ کو تیرے

سارے دشمنوں سے آرام دیا پھر خداوند تجھ کو فرماتا ہے کہ میں تیرے لئے گھر بھی بناؤنگا ٭

(۱۲) اور جب کہ تیرے دن پورے ہونگے اور تو اپنے باپ دادوں کے ساتھ سو رہیگا تو میں تیرے بعد تیری نسل کو جو تیری صلب سے ہوگی برپا کرونگا اور اسکی سلطنت کو قائم کرونگا (۱۳) وہی میرے نام کا ایک گھر بناویگا اور میں اسکی سلطنت کا تخت ابد تک قائم رکھونگا (۱۴) اور میں اُس کا باپ ہوؤنگا اور وہ میرا بیٹا ہوگا سو اگر وہ کوئی خطا کریگا تو میں اُسے آدمیوں کے کوڑے اور بنی آدم کے تازیانوں سے تنبیہ کرونگا (۱۵) پر میری رحمت اُس سے جدا نہ ہوگی جس طرح کہ میں نے اُسے ساؤل سے جدا کیا جس کو کہ میں نے تیرے آگے سے دفع کیا (۱۶) بلکہ تیرا گھر اور تیری سلطنت ہمیشہ تک تیرے آگے قائم رہیگی تیرا تخت ہمیشہ ثابت ہوگا (۱۷) سو ناتن نے ان ساری باتوں اور اس سارے خواب کے مطابق داؤد سے کہا (۱۸) تب داؤد بادشاہ اندر گیا اور خداوند کے آگے بیٹھا اور بولا کہ اے مالک خداوند

میں کون ہوں اور میرا گھر کیا ہے کہ تو نے مجھے یہاں تک پہنچایا (۱۹) اور یہہ بھی اے مالک خداوند ہنوز تیری نظر میں حقیر چیز ہے سو تو نے اپنے بندے کے گھر کے حق میں بہت مدت تک کا ذکر کیا اور اے مالک خداوند کیا یہ انسان کا ضابطہ ہے (۲۰) اور داؤد کی کیا مجال جو تجھ سے اور کچھ کہے کہ تو اے مالک خداوند اپنے بندے کو جانتا ہے (۲۱) اپنے سخن ہی کے لئے اور اپنے دل کے مطابق یہہ سب بڑے کام تو نے کئے تاکہ تو اپنے بندے کو آگاہ کرے (۲۲) سو تو اے خداوند خدا بزرگ ہے اس لئے کہ کوئی تیری مانند نہیں اور تیرے سوا جہاں تک کہ ہم نے اپنے کانوں سے سنا ہے کوئی خدا نہیں (۲۳) اور دنیا میں تیری قوم اسرائیل کی مانند ایک گروہ کون ہے کہ جس کے بچانے کو خدا آپ گیا تاکہ اُسے اپنی قوم بنائے اور اپنے لئے ایک نام حاصل کرے اور تمہارے لئے اور سرزمین کے لئے بڑے اور ہولناک معجزے اپنی اس گروہ کے آگے جسے تو نے مصر کی قوموں سے اور اُن کے

معبودوں سے رہائی بخشی ظاہر کرے (۲۴) کیونکہ تو نے اپنے لئے اپنی گروہ بنی اسرائیل کو مقرر کیا تاکہ وے ابد تک تیری گروہ ہوں اور تو آپ اے خداوند اُن کا خدا ہوا (۲۵) اور اب تو اے خداوند خدا اُس بات کو جو تو نے اپنی بندے کے حق میں اور اُسکے گھرانے کے حق میں فرمائی ابد تک قائم رکھ اور جیسا تو نے فرمایا ایسا ہی کر (۲۶) تاکہ تیرا نام ابد تک اِس کلام سے بلند ہو کہ رب الافواج اسرائیل کا خدا ہے اور تیرے بندے داؤد کا گھر تیرے حضور ثابت ہو (۲۷) کیونکہ تو نے اے رب الافواج اِسرائیل کے خدا اپنے بندے کے کان کھولے اور فرمایا کہ میں تیرے لئے گھر بناؤنگا سو تیرے بندے نے اپنے دل میں یہہ مقرر کیا کہ تیرے آگے یہہ مناجات کرے (۲۸) اور اب اے مالک خداوند تو وہ خدا ہے اور تیری باتیں سچی ہیں اور تو نے اپنے بندے سے اُس نیکی کا وعدہ کیا ہے (۲۹) سو اب اپنی بندے کے گھر کو برکت دینا تو منظور کر تاکہ وہ تیرے روبرو پایدار رہے کہ تو ہی نے اے مالک خداوند فرمایا ہے اور تیری برکتوں سے تیرے بندے کا گھر ابد تک مبارک رہے

آٹھواں باب

بعد اُس کے داؤد نے فلسطیوں کو مارا اور اُنہیں مغلوب کیا
اور داؤد نے میتھگ اماہ کو اُن کے قبضے سے نکال لیا (۲) اور
اُس نے موآب کو مارا اور اُن کو زمین پر گرا کے رسّی سے ناپا
دو رسیوں سے اُنہیں ناپا جن کو ہلاک کرے اور ایک سموچی
رسّی سے اُن کو ناپا کہ جن کی جان بخشی کرے سو موآبی داؤد کے
خادم ہوئے اور ہدیے لائے ؞

(۳) اور داؤد نے ضوباہ کے بادشاہ رحوب کے بیٹے
ہددعزر کو بھی جب کہ وہ نہر فرات پر اپنی سرزمین کو پھر قبضے کرنے
گیا مار لیا (۴) اور داؤد نے اُسکے ایک ہزار رتھ اور سات
سو سوار اور بیس ہزار پیادے پکڑ لئے اور داؤد نے رتھوں
کے سب گھوڑوں کی کھونچیں ماریں پر اُن میں سے سو رتھوں
کے لئے چھوڑ دئیے (۵) اور جب دمشق کے آرامی ضوباہ
کے بادشاہ ہددعزر کی کمک کو آئے تو داؤد نے آرامیوں کے

بائیس ہزار لوگ قتل کئے (۶) اور داؤد نے دمشقی ارامی کے درمیان چوکیاں بٹھلائیں سو ارامی بھی داؤد کے خادم ہوئے اور ہدیئے لائے اور داؤد جہاں کہیں جاتا تھا وہاں خداوند اُسکی نگہبانی کرتا تھا (۷) اور داؤد نے ہددعزر کے ملازموں کی سنہلی ڈھالیں چھین لیں اور اُنہیں یروسلم میں لے آیا (۸) اور بطاح اور بیروتی سے جو ہددعزر کے شہروں میں سے تھے داؤد بادشاہ بہت سا تانبا لے آیا ۔

(۹) اور جب کہ حمات کے بادشاہ توغی نے سُنا کہ داؤد نے ہددعزر کا سارا لشکر مارا (۱۰) تو توغی نے اپنے بیٹے یورام کو داؤد بادشاہ پاس بھیجا کہ اُسے سلام کہے اور مبارک باد دے اس لئے کہ اُسنے ہددعزر سے لڑائی کی تھی اور اُسے مار لیا اور یہہ اس لئے تھا کہ ہددعزر توغی سے لڑا کرتا تھا سو یورام روپے کے ظروف اور سونے کے ظروف اور تانبے کے ظروف اپنے ساتھ لایا (۱۱) اور داؤد بادشاہ نے اُنکو خداوند کے لئے مخصوص کیا روپے اور سونے سمیت جو اُس نے اُن

سب مغلوب قوموں کے نذر کیا تھا (۱۲) یعنے ارامیوں اور موابیوں اور بنی عمون اور فلسطیوں اور عمالیقیوں اور ضوباہ کے بادشاہ رحوب کے بیٹے ہددعزر کے لوٹ میں سے (۱۳) اور داؤد اٹھارہ ہزار ارامی آدمی نمک کے نشیب میں مار کے لوٹ آیا اور بڑا نام حاصل کیا ۔ (۱۴) اور اُس نے ادوم میں چوکیاں مقرر کیں بلکہ سارے ادوم میں چوکیاں بٹھلائیں اور سارے ادومی بھی داؤد کے خادم ہوئے اور داؤد جہاں کہیں گیا وہاں خداوند اُس کا نگہبان رہا (۱۵) اور داؤد نے سارے اسرائیل پر سلطنت کی اور داؤد اپنی ساری رعیت سے عدل اور انصاف کرتا تھا (۱۶) اور ضرویاہ کا بیٹا یواب لشکر کا سردار تھا اور اخلود کا بیٹا یہوسفط مورخ تھا (۱۷) اور اخطوب کا بیٹا صدوق اور ابی یاتر کا بیٹا اخیملک کاہن تھے اور شرایاہ منشی تھا ۔ (۱۸) یہویداع کا بیٹا بنایاہ کریتیوں اور فلیطیوں کا سردار تھا اور داؤد کے بیٹے والی تھے ۔

نواں باب

پھر داؤد نے کہا ہنوز ساؤل کے گھرانے میں سے کوئی
باقی ہے کہ میں اُس پر یونتن کے سبب سے مہربانی کروں ÷
(۲) اور ساؤل کے گھرانے کا ایک خادم ضیبا نام تھا پس جب
اُنہوں نے اُسے داؤد پاس بلایا تھا بادشاہ نے اُس سے
کہا کہ تو ضیبا ہے وہ بولا تیرا بندہ وہی ہے (۳) تب بادشاہ نے
اُس سے کہا کہ ساؤل کے گھرانے میں سے کوئی باقی ہے تاکہ
میں اُس سے خدا کی مہر کا کام کروں ضیبا نے بادشاہ سے
کہا ہنوز یونتن کا ایک بیٹا ہے جو پانوں کا لنگڑا ہے (۴) تب
بادشاہ نے اُس سے پوچھا وہ کہاں ہے ضیبا نے بادشاہ کو
کہا کہ دیکھ لودبار میں عمی ایل کے بیٹے مکیر کے گھر میں ہے ÷
(۵) سو داؤد بادشاہ نے لوگ بھیجے اور لودبار سے
عمی ایل کے بیٹے مکیر کے گھر سے اُسے منگوا لیا (۶) اور جب
ساؤل کے بیٹے یونتن کا بیٹا مفیبوست داؤد پاس پہنچا تو

اُسنے اوندھا گر کے سجدہ کیا تب داؤد نے کہا مفیبوست اُسنے جواب دیا دیکھ کہ تیرا بندہ ہے ❊

(۷) سو داؤد نے اُسے کہا مت ڈر کہ میں تیرے باپ یونتن کے لئے تجھ سے نیکی کرونگا اور تیرے باپ ساؤل کی ساری زمین تجھے پھیر دونگا اور تو میرے دسترخوان پر ہمیشہ کھانا کھائیگا (۸) تب اُس نے سجدہ کیا اور بولا کہ تیرا بندہ ایسا کیا ہے کہ تو مجھ پر جو مرا ہوا کُتا سا ہوں نگاہ کرے ❊

(۹) تب بادشاہ نے ساؤل کے خادم ضیبا کو بلایا اور اُسے کہا کہ میں نے سب جو کچھ کہ ساؤل اور اُس کے گھرانے کا تھا تیرے آقا کے بیٹے کو بخش دیا (۱۰) سو تو اپنے بیٹوں اور چاکروں سمیت اُس کے لئے زمین جوت اور حاصل لے آ کہ تیرے آقا کے بیٹے کے کھانے کو رہے پر مفیبوست جو تیرے صاحب کا بیٹا ہے میرے دسترخوان پر ہمیشہ کھانا کھائیگا اور اُس ضیبا کے پندرہ بیٹے اور بیس چاکر تھے (۱۱) اور ضیبا نے بادشاہ سے کہا سب جو کچھ میرے خداوند بادشاہ نے

اپنے بندے کو فرمایا سو آپ کا بندہ کریگا پر مفیبوست کے حق میں
بادشاہ نے فرمایا کہ وہ میرے دسترخوان پر شاہزادوں کی مانند
کھانا کھائیگا (۱۲) اور مفیبوست کا ایک چھوٹا بیٹا تھا جس کا نام
میکا تھا اور باقی جتنے کہ ضیبا کے گھر میں رہتے تھے مفیبوست
کے خادم تھے (۱۳) سو مفیبوست یروسلم میں رہا کہ وہ ہمیشہ بادشاہ
کے دسترخوان پر کھانا کھاتا تھا اور دونوں پانوں سے لنگڑا تھا

دسواں باب

بعد اُسکے ایسا ہوا کہ بنی عمون کا بادشاہ مرگیا اور اُس کا
بیٹا حنون اُسکا جانشین ہوا (۲) تب داؤد نے کہا کہ میں ناحس
کے بیٹے حنون سے نیکی کرونگا جیسے کہ اُس کے باپ نے مجھ
سے نیکی کی سو داؤد نے اپنے خادم بھیجے تاکہ اُس سے اُسکے
باپ کی ماتم پرسی کریں چنانچہ داؤد کے خادم بنی عمون کی سرحد
میں گئے (۳) اور بنی عمون کے سرداروں نے اپنے خداوند
حنون کو کہا تجھ کو کیا یہہ گمان ہے کہ داؤد تیرے باپ کی تعظیم

کرتا ہے کہ اُس نے ماتم پرسی کے لئے تجھ پاس لوگ بھیجے ہیں کیا داؤد نے اپنے خادم تیرے پاس اِس لئے نہیں بھیجے ہیں کہ شہر کا حال دریافت کریں اور اُس کی جاسوسی کریں تاکہ شہر کو غارت کریں (۴) تب حنون نے داؤد کے خادموں کو پکڑا اور ہر ایک کی آدھی ڈھاڑی منڈوائی اور اُنکی پوشاک اُن کے سُرینوں کے بیچوں بیچ تک کاٹ ڈالی اور اُنھیں رخصت کر دیا (۵) جب داؤد کو خبر پہنچی اُسنے اُن کے استقبال کے لئے لوگ بھیجے اس لئے کہ وے لوگ نہایت شرمندہ تھے سو بادشاہ نے فرمایا جب تک کہ تمہاری داڑھیاں نہ بڑھیں یریحو میں رہو بعد اُسکے چلے آؤ*

(۶) اور بنی عمون نے جو دیکھا کہ ہم داؤد کے آگے گندگی ٹھہرے تو بنی عمون نے لوگ بھیجے اور بیت رحوب کے ارامیوں اور ضوبہ کے ارامیوں سے بیس ہزار پیادے اور معکہ کے بادشاہ سے ہزار آدمی اور اِش طوب سے بارہ ہزار آدمی نوکر رکھے (۷) اور داؤد نے یہہ سنکے یواب اور بہادروں کے

سارے لشکر کو بھیجا (۸) تب بنی عمون نکلے اور شہر کے پھاٹک کے مدخل میں لڑائی کے لئے صف باندھی اور ضوبا کے ارامی اور رحوب کے اور اش طوب کے اور معکہ کے میدان میں الگ ٹھہرے (۹) اور یواب نے جو دیکھا کہ لڑائی کا سامھنا دو طرف سے آگے اور پیچھے سے ہے تو اُس نے بنی اسرائیل کے خاص لوگوں میں سے لوگ چن لئے اور ارامیوں کے مقابل پرا باندھا (۱۰) اور باقی لوگوں کو اپنے بھائی ابیشی کے تابع کر دیا تاکہ وہ بنی عمون کے سامھنے پرا باندھے (۱۱) اور کہا اگر ارامی مجھ پر غالب ہوں تو تو میری کمک کیجیو اور اگر بنی عمون تجھ پر غالب ہوں تو میں آکے تیری کمک کرونگا (۱۲) سو دلاوری کر اور اپنی گروہ کے لئے اور اپنے خدا کے شہروں کے لئے مردانگی کر اور خداوند جو بہتر جانے سو کرے (۱۳) پس یواب اور وے لوگ جو اُسکے ساتھ تھے ارامیوں پر حملہ کرنے کے لئے آگے بڑھے اور وے اُس کے آگے سے بھاگ نکلے (۱۴) اور بنی عمون بھی یہ دیکھکے کہ ارامی بھاگے وے بھی ابیشی کے سامھنے

سے نکل دوڑے اور شہر میں گھسے اور یواب بنی عمون کے مقابلے سے لوٹکے یروسلم میں داخل ہوا ❊

(۱۵) اور جب ارامیوں نے دیکھا کہ ہم نے بنی اسرائیل سے شکست پائی تو اُنہوں نے اپنے تئیں جمع کیا (۱۶) اور ہدر عزر نے لوگ بھیجے اور ارامیوں کو جو دریا پار تھے لے آیا اور وے حلام میں آئے اور سوبک جو ہدرعزر کی فوج کا سردار تھا اُن کا پیشرو ہوا (۱۷) اور داؤد نے یہ سُنکے سارے اسرائیلیوں کو اکٹھا کیا اور یردن کے پار اُترا اور حلام تک آیا اور ارامیوں نے داؤد کے مقابل پرے باندھے اور اُسکے ساتھ لڑے (۱۸) اور ارامی اسرائیل کے سامھنے سے نکل بھاگے اور داؤد نے ارامیوں کی سات سو گاڑیاں اور چالیس ہزار سوار کاٹ ڈالے اور اُن کی فوج کے سردار سوبک کو مار لیا جو وہیں مرگیا (۱۹) اور جب اُن بادشاہوں نے جو ہدرعزر کے خدمتگذار تھے دیکھا کہ وے اسرائیل سے مغلوب ہوئے تو اُنہوں نے اسرائیلیوں سے صلح کی اور اُن کی خدمت

کی غرض ارامی بنی عمون کی پھر کمک کرنے سے ڈرے ✦

گیارھواں باب

اور جب وہ سال تمام ہوا اور وے دن آ پہنچے جن میں بادشاہ خروج کرتے تو داؤد نے یواب اور اُسکے ساتھ اپنے خادموں اور سارے اسرائیل کو بھیجا اور اُنہوں نے بنی عمون کو قتل کیا اور ربہ کو جا گھیرا پر داؤد یروسلم ہی میں رہا ✦

(۲) اور ایک دن شام کو ایسا ہوا کہ داؤد اپنے بچھونے پر سے اُٹھا اور بادشاہی محل کی چھت پر ٹہلنے لگا اور وہاں سے اُس نے ایک عورت کو دیکھا جو نہا رہی تھی اور وہ عورت نہایت خوبصورت تھی (۳) تب داؤد نے اُس عورت کا حال دریافت کرنے کو آدمی بھیجے اُنہوں نے کہا کیا وہ العام کی بیٹی بنت سبع حتی اُوریاہ کی جورو نہیں (۴) اور داؤد نے لوگ بھیجکے اُس عورت کو بلا لیا چنانچہ وہ اُس پاس آئی اور وہ اُس سے ہمبستر ہوا کیونکہ وہ اپنی ناپاکی سے پاک ہوئی تھی اور وہ اپنے

گھر کو چلی گئی (۵) اور وہ عورت حاملہ ہو گئی سو اُسنے داؤد پاس خبر بھیجی کہ میں حاملہ ہوں ✦

(۶) اور داؤد نے یوآب کو کہلا بھیجا کہ حِتّی اُوریاہ کو مجھہ پاس بھیج دے سو یوآب نے اُوریاہ کو داؤد پاس بھیج دیا (۷) اور جب اُوریاہ آیا تو داؤد نے پوچھا کہ یوآب کیسا ہے اور لوگوں کا کیا حال ہے اور جنگ کے کیسے انجام ہوتے ہیں (۸) پھر داؤد نے اُوریاہ کو کہا کہ اپنے گھر جا اور اپنے پانو دھو اور اُوریاہ جو بادشاہ کے محل سے نکلا تو بادشاہ کی طرف سے اُسکے پیچھے پیچھے ایک خوان بھیجا گیا (۹) پر اُوریاہ بادشاہ کے گھر کے آستانے پر اپنے خداوند کے سب خادموں کے ساتھ سو رہا اور اپنے گھر نہ گیا (۱۰) اور جب اُنہوں نے داؤد کو یہہ کہکے خبر دی تھی کہ اُوریاہ اپنے گھر نہ گیا تو داؤد نے اُوریاہ کو کہا کیا تو سفر سے نہیں آیا ہیں تو اپنے گھر کیوں نہیں گیا (۱۱) تب اُوریاہ نے داؤد سے کہا کہ صندوق اور اِسرائیل اور یہوداہ خیموں میں رہتے ہیں اور میرا خداوند یوآب اور میرے خداوند کے خادم

کھلے میدان میں پڑے ہوئے ہیں پس میں کیونکر اپنے گھر میں
جاؤں اور کھاؤں اور پیوں اور اپنی جورو کے ساتھ سورہوں
تیری حیات اور تیری جان کی قسم کہ میں یہہ کبھی نہ کرونگا (۱۲) پھر
داؤد نے اُوریاہ کو کہا کہ آج کے دن بھی یہاں رہ جا اور کل
میں تجھے روانہ کرونگا سو اُوریاہ اُس دن اور دوسرے دن
بھی یروسلم میں رہ گیا (۱۳) تب داؤد نے اُسے بلایا اور اُس
نے اُس کے حضور کھایا اور پیا اور اُسنے اُسے مست کیا اور
شام کو وہ باہر جا کے اپنے خداوند کے خادموں کے ساتھ
اپنے بستر پر سورہا پر اپنے گھر میں نہ گیا ◆

(۱۴) اور صبح کو داؤد نے یواب کے لئے خط لکھا اور اُوریاہ
کے ہاتھ میں دیکے اُسے بھیجا (۱۵) اور اُس نے خط میں یہ لکھا
کہ اُوریاہ کو سخت لڑائی کے وقت اگاڑی کیجیئو اور اُسکے پاس
سے پھر آئیو تاکہ وہ مارا جاے اور جان بحق ہو (۱۶) اور ایسا
ہوا کہ یواب جو اُس شہر کے گرداگرد کی حالت دیکھنے گیا تو اُسنے
اُوریاہ کو ایسے مقام پر جہاں اُس نے جانا کہ جنگی لوگ وہاں ہیں

مقرر کیا (۱۷) اور اُس شہر کے لوگ نکلے اور یوآب سے لڑے اور وہاں داؤد کے خادموں میں سے تھوڑے سے لوگ کام آئے اور حتی اُوریاہ بھی مارا گیا ٭

(۱۸) تب یوآب نے آدمی بھیجا اور جنگ کا سب احوال داؤد سے کہا (۱۹) اور قاصد کو ایسا تاکید کر کے کہا کہ جب تو بادشاہ سے جنگ کا سارا احوال عرض کر چکے (۲۰) تو اگر ایسا ہو کہ بادشاہ کا غصہ بھڑکے اور وہ تجھے کہے کہ جب تم جنگ پر چڑھے تو شہر سے کیوں ایسے نزدیک گئے کیا تم نہ جانتے تھے کہ وے دیوار پر سے تیر مارینگے (۲۱) یروبست کے بیٹے ابیملک کو کسنے مارا کیا ایک عورت نے چکی کا پاٹ دیوار پر سے اُس پر نہیں دے مارا کہ وہ تیبض میں مر گیا سو تم کیوں شہر کی دیوار کے تلے گئے تھے تب کہیو کہ تیرا خادم حتی اُوریاہ بھی مارا گیا ٭

(۲۲) چنانچہ قاصد روانہ ہوا اور آیا اور جو کچھ کہ یوآب نے کہلا بھیجا تھا سو داؤد سے کہا (۲۳) سو قاصد نے داؤد

سے کہا کہ لوگوں نے البتہ ہم پر بڑا غلبہ کیا اور وے میدان میں ہم پاس نکلے سو ہم اُنہیں رگیدتے ہوئے پھاٹک کے مدخل تک چلے گئے (۲۴) تب تیر اندازوں نے دیوار پر سے تیر سے خادموں کو نشانہ کیا بادشاہ کے بعضے خادم کام آئے اور تیرا خادم حتی اُوریاہ بھی مارا گیا (۲۵) سو داؤد نے قاصد کو کہا کہ یواب کو جا کے کہہ کہ یہ بات تیری نظر میں بری نہ ٹھہرے اسلئے کہ تلوار جیسا اسے کاٹتی ہے اُسے بھی کاٹتی ہے تو شہر کے مقابل بڑی جنگ کر اور اُسے ڈھا دے اور تو اُسے دم دلاسا دے*

(۲۶) اور اُوریاہ کی جورو اپنے شوہر اُوریاہ کا مرنا سُنکے سوگ میں بیٹھی (۲۷) اور جب سوگ کے دن گذر گئے تو داؤد نے اُسے اپنے گھر میں بُلوا لیا اور وہ اُسکی جورو ہوئی اور اُسکے لئے بیٹا جنی پر وہ کام جو داؤد نے کیا تھا خداوند کی نظر میں برا ہوا*

بارھواں باب

اور خداوند نے ناتن کو داؤد پاس بھیجا اُس نے پاس آ کے اُس سے کہا ایک شہر میں دو شخص تھے ایک تو دولتمند اور دوسرا کنگال (۲) اُس مالدار پاس بہت بیشمار بھیڑ بکری اور گائے بیل کے گلے تھے (۳) پر اُس کنگال پاس بھیڑ کی ایک پٹھیا کے سوا کچھ نہ تھا جسے اُس نے مول لیا تھا اور پالا تھا اور وہ اُس کے اور اُسکے لڑکوں کے پاس بڑھی تھی وہ اُسی کی روٹی سے کھاتی اور اُس کے پیالے سے پیتی تھی اور اُس کی گود میں سوتی تھی اور اُسکی بیٹی کی جگہ تھی (۴) اور ایسا اتفاق ہوا کہ ایک مسافر اُس دولتمند پاس آیا سو اُس نے اپنے گائے بیل اور بھیڑ بکری کو بچا رکھا اور اُس مسافر کے لئے جو اُس پاس آیا تھا نہیں پکایا بلکہ اُس کنگال کی بھیڑ لے لی اور اُس شخص کے لئے جو اُس پاس آیا تھا پکا ڈالی (۵) تب داؤد کا غصہ اُس شخص پر بہ شدت بھڑکا اور اُس نے ناتن کو کہا کہ زندہ خداوند

کی قسم کہ وہ شخص جس نے یہ کام کیا واجب القتل ہے (۶) سو وہ شخص جو کنی بھیا اُسے پھیر دے کیونکہ اُس نے ایسا کام کیا اور کچھ رحم نہ کیا *

(۷) تب ناتن نے داؤد کو کہا کہ وہ شخص تو ہی ہے خداوند اسرائیل کے خدا نے یوں فرمایا ہے کہ میں نے تجھے مسح کیا تاکہ تو اسرائیلیوں پر سلطنت کرے اور میں نے تجھے ساؤل کے ہاتھ سے چھڑایا (۸) اور میں نے تیرے آقا کا گھر تجھے دیا اور تیرے آقا کی جورووں کو تیری گود میں دیا اور اسرائیل اور یہوداہ کا گھرانا تجھ کو دیا اور اگر یہہ سب کچھ تھوڑا تھا تو میں تجھ کو فلانی فلانی چیز بھی دیتا (۹) سو تو نے کیوں خداوند کے حکم کی تحقیر کر کے اُس کے آگے بدی کی کہ تو نے حتی اُوریاہ کو تیغ سے قتل کروایا اور اُسکی جورو کو لیکے اپنی جورو کیا اور اُس کو بنی عمون کی تلوار سے مروا ڈالا (۱۰) سو اب تیرے گھر سے تلوار کبھی جاتی نہ رہیگی کہ تو نے مجھے حقیر کیا اور حتی اُوریاہ کی جورو کو لیکے اپنی جورو کیا (۱۱) اور خداوند یوں فرماتا ہے کہ دیکھ میں ایک آفت کو تیرے

ہی گھر سے تجھ پر اُٹھاؤنگا اور میں تیری جوروؤں کو لیکے تیری آنکھوں کے سامھنے تیرے ہمسائے کو دونگا اور وہ اُس آفتاب کے سامھنے تیری جوروؤں کے ساتھ ہمبستر ہوگا (۱۲) کیونکہ تو نے تو چھپے ہوئے کیا پر میں سارے بنی اسرائیل کے سامھنے اور آفتاب کے سامھنے یہہ کرونگا (۱۳) تب داؤد نے ناتن کو کہا کہ میں خداوند کا گنہگار ہوں اور ناتن نے داؤد کو کہا کہ خداوند نے بھی تیرا گناہ بخشا کہ تو نہ مریگا (۱۴) لیکن بسبب اس کے کہ تیرے اس کام کے کرنے سے خداوند کے دشمنوں نے کفر بکنے کا بڑا داؤ پایا یہہ لڑکا بھی جو تیرے لئے پیدا ہوگا مرجائیگا *

(۱۵) اور ناتن اپنے گھر کو گیا اور خداوند نے اُس لڑکے کو جو اُوریاہ کی جورو سے پیدا ہوا مارا کہ وہ نہایت بیمار پڑا (۱۶) سو داؤد نے اُس لڑکے کے لئے خدا سے منت کی اور داؤد نے روزہ رکھا اور گھر میں جاکر ساری رات زمین پر پڑا رہا (۱۷) اور اُس کے گھر کے بزرگ اُٹھکے اُس پاس

آئے کہ اُسے خاک پر سے اُٹھاویں پر وہ راضی نہ ہوا اور اُنکے ساتھ کھانا نہ کھایا (۱۸) اور ایسا ہوا کہ ساتویں دن وہ لڑکا مرگیا اور داؤد کے ملازم مارے ڈر کے کہہ نہ سکے کہ لڑکا مرگیا کیونکہ اُنہوں نے کہا کہ جب وہ لڑکا ہنوز زندہ تھا تو ہم نے اُسے کہا اور اُس نے ہماری بات نہ مانی اور اب اگر ہم اُسے کہیں کہ لڑکا مرگیا تو وہ اپنی جان سے کیا سلوک کریگا (۱۹) پر جب داؤد نے دیکھا کہ اُس کے خادم کاناپھوسی کر رہے ہیں تو داؤد سمجھ گیا کہ لڑکا مرگیا اس لئے داؤد نے اپنے خادموں کو کہا کیا لڑکا مرگیا وے بولے مرگیا (۲۰) تب داؤد خاک پر سے اُٹھا اور نہایا اور عطر ملا اور پوشاک بدلی اور خداوند کے گھر میں آیا اور سجدہ کیا پھر اپنے گھر میں گیا اور کھانا مانگا اور وے اُس کے آگے روٹی لائے سو اُسنے کھائی (۲۱) تب اُسکے خادموں نے اُسکو کہا یہ کیسا کام ہے جو تونے کیا تونے اُس لڑکے کے لئے جب وہ جیتا تھا روزہ رکھا اور رویا اور جب وہ لڑکا مرگیا تو اُٹھکے تونے

روٹی کھائی (۲۲) اُس نے کہا کہ جب تک وہ لڑکا زندہ تھا
تو میں نے روزہ رکھا اور میں روتا رہا کہ میں نے کہا کون
کہہ سکتا ہے کہ خداوند مجھ پر رحم کریگا تا کہ لڑکا جیئے (۲۳) پر
اب تو وہ مر گیا پس میں کس لئے روزہ رکھوں کیا میں اُسے
پھیر لا سکتا ہوں میں اُس پاس جانے والا ہوں پر وہ
میرے پاس لوٹ کر نہیں آنے کا ۔
(۲۴) اور داؤد نے اپنی جورو بتسبع کو دلاسا دیا اور
اُس کے ساتھ خلوت کی اور اُس سے ہمبستر ہوا سو وہ ایک
بیٹا جنی اور اُس نے اُس کا نام سلیمان رکھا اور وہ خداوند
کا پیارا ہوا (۲۵) اور اُس نے ناتن نبی کی معرفت سے کہلا
بھیجا اور اُس کا نام خداوند کے سبب سے یدیدیاہ رکھا ۔
(۲۶) اور یوآب بنی عمون کے ربہ سے لڑا اور اُس نے
وہ دار السلطنت لے لیا (۲۷) پھر یوآب نے قاصدوں کی
معرفت داؤد کو کہلا بھیجا کہ میں ربہ سے لڑا اور میں نے
پانیوں کے شہر کو لے لیا (۲۸) پس اب تو باقی لوگوں کو

جمع کر اور اُس شہر پر خیمہ زن ہو اور اُسے لے لے تا نہ ہووے
کہ میں اُس شہر کو لے لوں اور میرے نام سے وہ کہلایا جاوے
(۲۹) تب داؤد نے سارے لوگوں کو جمع کیا اور ربہ پر چڑھا اور
اُس کے مقابل لڑا اور اُسے لے لیا (۳۰) اور اُس نے وہاں
کے بادشاہ کا تاج اُس بادشاہ کے سر پر سے اُن جواہر سمیت جو
اُس میں جڑے تھے لے لیا اور اُس کا سونا وزن میں ایک
قنطار تھا سو وہ داؤد کے سر پر رکھا گیا اور اُس نے اُس شہر
سے لوٹ کا بہت سا مال نکالا (۳۱) اور اُس نے اُن لوگوں کو
جو اُس میں تھے باہر نکالے آروں اور لوہے کے داونے کی
گاڑیوں اور لوہے کے کلہاڑوں کے نیچے کیا اور اُنہیں اینٹوں
کے جلتے پزاوے کے درمیان سے چلایا اور اُسنے بنی عمون
کے سارے شہروں سے یہہ کچھ کیا اور بعد اُسکے داؤد اور
سب لوگ یروسلم کو پھرے *

تیرھواں باب

اور اِس کے بعد ایسا ہوا کہ داؤد کے بیٹے ابی سلوم کی ایک خوبصورت بہن تھی جسکا نام تمر تھا اُس پر داؤد کا بیٹا امنون عاشق ہوا (۲) اور امنون ایسا بے چین ہوا کہ اپنی بہن تمر کے لئے بیمار پڑا کیونکہ وہ کنواری تھی سو امنون نے اُس سے کچھ کرنا اپنے لئے دشوار جانا (۳) اور داؤد کے بھائی سمعہ کا بیٹا یوندب امنون کا دوست تھا اور یہہ یوندب بڑا عاقل شخص تھا (۴) سو اُسنے اُسے کہا کہ تو بادشاہ کا بیٹا ہو کے کیوں دن بدن دبلا ہوتا جاتا ہے کیا تو مجھے خبر کریگا تب امنون نے اُسے کہا کہ میں اپنے بھائی ابی سلوم کی بہن تمر پر عاشق ہوں (۵) سو یوندب نے اُسے کہا تو بستر پر پڑا رہ اور اپنے تئیں بیمار بنا اور جب تیرا باپ تجھے دیکھنے آوے تو تو اُسے کہہ میری بہن تمر کو پروانگی دیجئے کہ آوے اور مجھے کچھ کھلاوے اور میرے سامھنے کھانا پکاوے تاکہ میں دیکھوں اور اُسکے

ہاتھ سے کھاؤں ٭

(۶) سو امنون پڑ رہا اور اپنے تئیں بیمار بنایا اور جب
بادشاہ اُسکے دیکھنے کو آیا تو امنون نے بادشاہ سے کہا
میری بہن تمر کو آنے دیجئے کہ وہ میرے سامنے ایک دو
پھلکے پکا دے تاکہ میں اُس کے ہاتھ سے کھاؤں (۷) تب
داؤد نے تمر کے گھر کہلا بھیجا کہ تو اپنے بھائی امنون کے
گھر جا اور اُس کے لئے کھانا پکا (۸) سو تمر اپنے بھائی امنون
کے گھر گئی اور وہ بستر پر پڑا ہوا تھا اور اُس نے آٹا لیا اور
گوندھا اور اُس کے سامنے پھلکے بنائے اور پکائے
(۹) اور اُنہیں لیکے ایک قاب میں دھرا اور اُس کے سامنے
اُنہیں رکھ دیا پر اُسنے کھانے سے انکار کیا تب امنون نے
کہا کہ سب مرد میرے پاس سے باہر نکل جاویں سو ہر ایک
اُس کے پاس سے اُٹھ گیا (۱۰) تب امنون نے تمر کو کہا
کہ کھانا کوٹھڑی کے اندر لا کہ میں تیرے ہاتھ سے کھاؤنگا
سو تمر نے وہ پھلکے جو اُس نے پکائے تھے لئے اور کوٹھڑی

میں اپنے بھائی امنون کے پاس لائی (۱۱) اور جب وہ کھانا اُسکے سامھنے لائی کہ اُسے کھلاوے تو اُسنے اُسے پکڑا اور اُس سے کہا آ اے میری بوا مجھ سے ہمبستر ہو (۱۲) وہ بولی نہیں بہے کر بھیا مجھے رسوا نہ کر کہ اسرائیل میں ایسا کام کرنا اچھا نہیں سو تو ایسی احمقی مت کر (۱۳) اور میں کیا کرونگی کہ میری رسوائی دفع ہو اور تو اسرائیل کے احمقوں میں سے ایک کی مانند ہوگا پس اب بادشاہ سے کہیئے سو وہ مجھے تجھ سے منع نہ کریگا (۱۴) لیکن اُسنے اُسکی بات نہ مانی کہ وہ اُس سے زور آور تھا سو اُس سے زبردستی کی اور اُس سے ہمبستر ہوا ٭

(۱۵) تب امنوں نے اُس سے بڑی دشمنی پیدا کی ایسا کہ وہ دشمنی جو اُس سے رکھتا تھا اُس عشق سے زیادہ تھی جس سے وہ اُس پر عاشق ہوا تھا اور امنون نے اُسے کہا اُٹھ چلی جا (۱۶) سو اُسنے اُسے کہا کہ اسکا کوئی سبب نہیں یہہ بدی کہ تو مجھ کو نکال دیتا اُس کام سے جو تو نے مجھ سے کیا

زیادہ بد ہے پر اُسنے اُسکی بات نہ سُننا چاہا (۱۷) تب اُس نے اپنے چاکر کو جو خدمت کے لئے حاضر تھا بلایا اور کہا کہ اِسے میرے گھر سے باہر نکال کے جلد اُسکے پیچھے دروازے کی چٹکنی لگا دے (۱۸) اور وہ رنگین جوڑا پہنے ہوئے تھی کہ بادشاہوں کی کنواری بیٹیاں ایسی ہی پوشاک پہنتی تھیں غرض اُسکے خادم نے اُسے باہر کر دیا اور اُسکے پیچھے چٹکنی لگا دی ٭

(۱۹) اور تمر نے سر پر خاک ڈالی اور وہ رنگین پوشاک جو پہنے تھی پھاڑی اور سر پر ہاتھ دھر کے روتی ہوئی چلی (۲۰) اور اُسکے بھائی ابی سلوم نے اُس سے کہا کیا تیرا بھائی امنون تیرے ساتھ ہوا پر اے میری بہن اب چپکی ہو رہ کہ وہ تیرا بھائی ہے اور اُس بات پر اپنا دل نہ رکھ تب تمر اپنے بھائی ابی سلوم کے گھر میں اُداس ہو کے رہی ٭

(۲۱) اور جب داؤد بادشاہ نے یہ سب باتیں سُنیں تو نہایت غصہ ور ہوا (۲۲) اور ابی سلوم نے اپنے بھائی امنون کو کچھ بھلا بُرا نہ کہا کہ ابی سلوم امنون سے دشمنی

رکھتا تھا اس لئے کہ اُس نے اُس کی بہن تمر کو رسوا کیا تھا ۔

(۲۳) اور ایسا ہوا کہ پورے دو سال کے بعد بھیڑوں کے بال کترنے والے ابی سلوم کے یہاں بعل حصور میں جو افرائیم کی اطراف میں ہے موجود تھے تب ابی سلوم نے بادشاہ کے سب بیٹوں کو بلایا (۲۴) سو ابی سلوم بادشاہ پاس آیا اور کہا کہ دیکھو تو تیرے خادم کے یہاں بھیڑوں کے بال کترنے والے موجود ہیں اسے کاش کہ بادشاہ اور اُسکے ملازم اُسکے بندے کے ساتھ چلیں (۲۵) تب بادشاہ نے ابی سلوم کو کہا نہیں بیٹا ہم سب کے سب اس وقت نہ جائیں تا نہ ہو کہ تجھ پر بار ہوویں اور اُس نے اُسے تنگ کیا لیکن اُس نے نہ چاہا کہ جاوے پر اُسکے حق میں دعا کی (۲۶) تب ابی سلوم نے کہا اگر ایسا نہیں ہو سکتا تو میرے بھائی امنون کو میرے ساتھ کر دیجئے تب بادشاہ نے اُس سے کہا کہ وہ کس واسطے تیرے ساتھ جائے (۲۷) تب ابی سلوم نے اُسے تنگ کیا سو اُس نے امنون کو اور سارے شاہزادوں کو اُسکے ساتھ جانے دیا ۔

(۲۸) اور ابی سلوم نے اپنے خادموں کو کہہ رکھا تھا کہ خبردار رہو جب امنون مے پیکے خوش دل ہوئے اور میں تمہیں کہوں کہ امنون کو مار لو تو تم اُسے مار لیجیئو کچھ خوف نہ کیجیئو کیا میں تمہیں حکم نہیں کرتا سو دلاوری اور بہادری کیجیئو (۲۹) چنانچہ ابی سلوم کے نوکروں نے امنون سے جیسا کہ ابی سلوم نے اُنہیں فرمایا تھا ویسا ہی کیا تب سارے شاہزادے اُٹھے اور ایک ایک اپنے اپنے خچر پر سوار ہوئے اور بھاگے ❊

(۳۰) اور ایسا ہوا کہ ہنوز وے راہ ہی میں تھے جو داؤد کو خبر پہنچی کہ ابی سلوم نے سارے شاہزادوں کو قتل کیا اور اُن میں سے ایک بھی باقی نہ رہا (۳۱) سو بادشاہ اُٹھا اور اپنے کپڑے پھاڑے اور خاک پر پڑا رہا اور اُس کے سارے خادم بھی کپڑے پھاڑ کے اُس کے حضور کھڑے ہوئے (۳۲) تب داؤد کے بھائی سمعہ کا بیٹا یونذب مخاطب ہو کے بولا کہ میرا خداوند یہ گمان نہ کرے کہ اُنہوں نے اُن سارے جوانوں کو جو بادشاہ کے بیٹے تھے مار لیا بلکہ امنون ہی اکیلا مارا گیا اس لئے کہ

کہ ابی سلوم نے جس دن سے کہ امنون نے اُس کی بہن تمر کو رسوا
کیا یہہ بات ٹھان رکھی تھی (۳۳) سو میرا خداوند بادشاہ ایسا
خیال دل میں نہ لاوے کہ سارے شاہزادے مارے گئے کیونکہ
امنون ہی اکیلا قتل ہوا (۳۴) اور ابی سلوم بھاگا اور اُس جوان
نے جو نگہبان تھا اپنی آنکھیں اُٹھائیں اور دیکھا اور کیا دیکھتا
ہے کہ بہت سے لوگ پہاڑ کے دامن کی راہ اُسکے پیچھے سے
آتے ہیں (۳۵) تب یونذب نے بادشاہ سے کہا کہ دیکھ شاہزادے
آئے اور جیسا تیرے بندے نے عرض کی تھی ویسا ہی ہوا -
(۳۶) اور ایسا ہوا کہ جب وہ بات کہہ چکا تو دیکھو شاہزادے آپہنچے
اور چلّا چلّا کے روئے اور بادشاہ بھی اپنے سب ملازموں کے
ساتھ زار زار رویا *

(۳۷) پر ابی سلوم بھاگ کے جسور کے بادشاہ عمی ہود کے
بیٹے تلمی پاس گیا اور داؤد ہر روز اپنے بیٹے پر روتا تھا (۳۸) پر
ابی سلوم بھاگ کے جسور میں پہنچا اور تین برس تک وہاں رہا
(۳۹) اور داؤد بادشاہ کا دل ابی سلوم کے پاس جانے کے

لئے نہایت مستعد ہو گیا کیونکہ امنون کی بابت تسلی پائی تھی
اس لئے کہ وہ مر چکا تھا ۔

چودھواں باب

اور ضرویاہ کے بیٹے یواب کو جب دریافت ہوا کہ بادشاہ
کا دل ابی سلوم کی طرف متوجہ ہے (۲) تو یواب نے تقوع
میں آدمی بھیجکے وہاں سے ایک دانشمند عورت بلوائی اور اُسے
کہا کہ ماتم زدہ کا بھیس اختیار کیجئے اور ماتم کے کپڑے پہنئے
اور تیل اپنے اوپر نہ ملئے اور اپنے تئیں اس عورت کی مانند
کر دکھائیے جو مدت سے کسی کے مرنے سے غمگین ہو (۳) اور
بادشاہ پاس آئیے اور اُس سے اس طور پر بات کیجئے سو
یواب نے اُسے یہہ باتیں بیان کرکے سکھلائیں ۔

(۴) اور جب وہ تقوع کی عورت بادشاہ پاس آئی تو زمین
پر اوندھے منہہ ہو کے گری اور سجدہ کیا اور بولی اے بادشاہ
رہائی دے (۵) تب بادشاہ نے اُسے فرمایا تجھے کیا ہوا

وہ بولی میں ایک بیوہ عورت ہوں اور میرا شوہر مر گیا ہے (۶) سو تیری لونڈی کے دو بیٹے تھے وے دونوں میدان میں جھگڑے اور وہاں کوئی نہ تھا جو اُنہیں چھڑا دے سو ایک نے دوسرے کو مارا اور اُسے قتل کیا (۷) اور اب دیکھ کہ سارا کنبا تیری لونڈی کا مخالف ہو کے اُٹھا ہے اور وے کہتے ہیں کہ اُسکو جسنے اپنے بھائی کو قتل کیا ہمارے حوالے کر تاکہ ہم اُسکے مقتول بھائی کی جان کے بدلے میں اُسے قتل کریں اور وارث کو ہم باقی نہ رکھینگے اور چاہتے ہیں کہ اُس ستارے انگارے کو جو باقی رہا ہے بجھاویں اور میرے شوہر کے نام اور بقیہ کو زمین پر نچھوڑیں (۸) سو بادشاہ نے اُس عورت کو کہا تو اپنے گھر جا اور میں تیری بابت حکم کرونگا (۹) اور اُس تقوع کی عورت نے بادشاہ کو کہا میرے خداوند بادشاہ ساری بدی مجھ پر اور میرے باپ کے گھرانے پر ہووے اور بادشاہ اور اُس کا تخت بے گناہ رہے (۱۰) تب بادشاہ نے فرمایا جو کوئی تجھے کچھ کہے اُسے مجھ پاس لا کہ وہ پھر تجھ کو چھو نہ سکیگا

(۱۱) اُس وقت اُس نے کہا کہ میں عرض کرتی ہوں کہ بادشاہ خداوند اپنے خدا کو یاد کرکے لہو کا بدلا لینیوالوں کو روکے تا نہ ہووے کہ وے میرے بیٹے کو قتل کریں تب وہ بولا زندہ خداوند کی قسم کہ تیرے بیٹے کا ایک بال بھی زمین پر نہ گریگا (۱۲) تب اُس عورت نے کہا اپنی لونڈی کو پروانگی دیجئے کہ اپنے خداوند بادشاہ سے ایک بات اور کہے (۱۳) وہ بولا کہہ تب اُس عورت نے کہا کہ تو نے کس لئے خدا کے لوگوں کی مخالفت میں اس طرح کا خیال کیا ہے کہ بادشاہ یہہ کہتے ہوئے خطا کرنیوالے کی مانند ہے جس حال کہ بادشاہ آپ اپنے خارج کئے ہوئے کو اپنے یہاں پھر نہیں بلاتا (۱۴) کیونکہ ہم سب کو مرنا ہے اور پانی کی مانند ہیں جو زمین پر گرایا جاتا اور پھر جمع نہیں ہو سکتا اور باوجود سے کہ خدا انسان کے ظاہر پر نظر نہیں کرتا تو بھی تدبیر کرتا ہے کہ اُس کے خارج کئے ہوئے اُسکے یہاں سے بالکل نکالے نہ جاویں (۱۵) سو اب کہ میں اپنے خداوند بادشاہ پاس یہہ کہنے آئی ہوں سو اس لئے ہے کہ لوگوں نے مجھے

ڈرایا تب تیری لونڈی نے کہا میں اب بادشاہ سے عرض کرونگی
شاید کہ بادشاہ اپنی لونڈی کی عرض کے مطابق عمل کرے۔
(۱۶) کیونکہ بادشاہ ضرور سنیگا اور اپنی لونڈی کو اُس شخص کے
ہاتھ سے جو مجھے اور میرے بیٹے کو خدا کی دی ہوئی اُس میراث
سے خارج کرکے قتل کیا چاہتا ہے چھڑائیگا (۱۷) تب تیری
لونڈی نے کہا ہے کہ میرے خداوند بادشاہ کی بات تسلی بخش
ہوگی کیونکہ میرا خداوند بادشاہ نیکی اور بدی کے امتیاز کرنے
میں خدا کے فرشتے کی مانند ہے سو خداوند تیرا خدا تیرے ساتھ
ہو (۱۸) اُس وقت بادشاہ نے اُس عورت کو فرمایا میں تجھ سے
جو کچھ پوچھوں سو تو اُسے مجھ سے مت چھپانا تب وہ عورت بولی
کہ میرے خداوند بادشاہ اب فرمائیے (۱۹) سو بادشاہ نے کہا
کیا اس سارے معاملے میں یواب کا ہاتھ تجھ سے ملکے شامل
نہیں ہے اُس عورت نے جواب دیا اور کہا کہ تیری جان کی قسم
اے میرے خداوند بادشاہ کوئی اُن باتوں سے جو خداوند
بادشاہ نے فرمائیں کسی کا دہنی یا بائیں طرف پھرنا ممکن نہیں

پہر تیرے خادم یواب ہی نے مجھے حکم دیا اور اُسی نے یہے سب باتیں تیری لونڈی کے مُنہ میں ڈالیں (۲۰) اور تیرے خادم یواب نے یہہ سب اس لئے کیا تاکہ اس طرح کا مضمون ظہور میں آوے اور میرا خداوند دانشمند ہے جسطرح سے خدا کا فرشتہ دانشمند ہے کہ جو کُچھہ زمین پر ہوتا ہے سو اُسے دریافت کرے* (۲۱) تب بادشاہ نے یواب کو فرمایا کہ دیکھو میں نے یہہ فیصل کیا ہے اس لئے تو جا اور اُس جوان ابی سلوم کو پھیر لا۔ (۲۲) تب یواب زمین پر اوندھا ہوکے گرا اور سجدہ کیا اور بادشاہ کو مبارکباد کہا اور بولا کہ آج تیرے بندے کو یقین ہوا کہ مجھہ کو اے میرے خداوند بادشاہ مجھہ پر کرم کی نگاہ ہے اِس لئے کہ بادشاہ نے اپنے خادم کی عرض قبول کی (۲۳) پھر یواب اُٹھا اور جسور کو گیا اور ابی سلوم کو یروسلم میں لے آیا (۲۴) تب بادشاہ نے فرمایا وہ اپنے گھر جاوے اور میرا مُنہہ نہ دیکھے سو ابی سلوم اپنے گھر گیا اور بادشاہ کے چہرے کو نہ دیکھا* (۲۵) اور سارے اِسرائیل میں کوئی شخص ابی سلوم سا اُسکی

خوبصورتی کے باعث قابل تعریف کے نہ تھا کیونکہ اُسکے پانو کے
تلوے سے لیکے سر کی چاندی تک اُس میں کوئی عیب نہ تھا
(۲۶) اور جب وہ اپنے سر کا بال مونڈتا تھا (کیونکہ ہر سال کے
آخر وہ اُسے مونڈتا تھا کہ اُس کا بال بہت گھنا تھا اس لئے وہ
اُسے مونڈتا تھا) تو اپنے سر کا بال وزن میں دو سو مثقال بادشاہی
تول سے انداز کرکے ٹھہراتا تھا (۲۷) سو ابی سلوم کو تین بیٹے
پیدا ہوئے اور ایک بیٹی جس کا نام تمر تھا وہ بہت خوبصورت
عورت تھی +

(۲۸) اور ابی سلوم پورے دو برس یروسلم میں رہا اور
بادشاہ کا مُنہہ نہ دیکھا (۲۹) سو ابی سلوم نے یواب کو بلوایا تاکہ
اُسے بادشاہ پاس بھیجے پر وہ نہ چاہتا تھا کہ اُس کے پاس آوے
اور پھر اُس نے دوبارہ بلوایا سو پھر بھی اُس نے نہ چاہا کہ آوے
(۳۰) تب اُس نے اپنے چاکروں سے کہا کہ دیکھو یواب کا کھیت
میرے کھیت سے لگا ہے اور وہاں اُسکے جو ہیں سو جاؤ اور اُنھیں
آگ سے جلاؤ سو ابی سلوم کے چاکروں نے کھیت میں آگ...

لگا دی (۳۱) تب یواب اُٹھا اور ابی سلوم کے گھر آیا اور اُسے کہا تیرے خادموں نے میرا کھیت کیوں جلا دیا (۳۲) سو ابی سلوم نے یواب کو جواب دیا کہ دیکھو میں نے تجھے کہلا بھیجا کہ یہاں آ تا کہ میں تجھے بادشاہ پاس بھیجکے پیغام کروں کہ میں جسور سے کیوں یہاں آیا میرے لئے تو وہاں رہنا بہتر تھا سو اب بادشاہ کا چہرہ مجھے دیکھنے دے اور اگر مجھہ میں کوئی بدی ہو تو وہ مجھے مار ڈالے (۳۳) تب یواب نے بادشاہ پاس جاکے اُس سے یہہ کہا اور جب اُس نے ابی سلوم کو بلوایا تب وہ بادشاہ کے حضور آیا اور بادشاہ کے آگے اوندھا ہوکے گرا اور بادشاہ نے ابی سلوم کو بوسہ دیا ❖

پندرھواں باب

بعد اُس کے ایسا ہوا کہ ابی سلوم نے اپنے لئے گاڑیاں اور گھوڑے اور پچاس آدمی کہ اُسکے آگے دوڑیں طیار کئے (۲) اور ابی سلوم صبح کو اُٹھکے پھاٹک پر سر راہ کھڑا رہتا تھا

اور ایسا ہوا کہ جب کوئی دادخواہ انصاف کے لئے بادشاہ پاس آتا تھا تو ابی سلوم اُسے بلا کے پوچھتا تھا کہ تو کس شہر کا ہے چنانچہ کسی نے جواب دیا کہ تیرا خادم اسرائیل کے فرقوں میں سے ایک فرقے کا ہے (۳) اور ابی سلوم نے اُس کو کہا دیکھ کہ تیری باتیں اچھی اور سچی ہیں لیکن کوئی بادشاہ کی طرف سے نہیں ہے جو تیری سُنے (۴) اور ابی سلوم نے کہا کہ کاش میں ملک پر قاضی ہوتا تو جو کوئی دادخواہ مجھ پاس آتا تو میں اُسکا انصاف کرتا (۵) اور جب کوئی ابی سلوم کے نزدیک آتا تھا کہ اُسے سلام کرے تو وہ ہاتھ دوڑا کے اُسے پکڑ لیتا تھا اور اُسکی چمھی لیتا تھا (۶) سو ابی سلوم نے سارے اسرائیل سے جو بادشاہ پاس دادخواہ آتے تھے اُسی طرح کیا ابی سلوم نے اسرائیل کے لوگوں کا دل چرایا ٭

(۷) بعد چالیس برس کے ایسا ہوا کہ ابی سلوم نے بادشاہ کو کہا مجھے پروانگی ہو کہ میں جاؤں اور اپنی منت کو جو میں نے خداوند کے لئے کی ہے حبرون میں ادا کروں (۸) کہ تیرے

بندے نے جب کہ ارامی جسور میں تھا یہہ منت مانی تھی کہ اگر خداوند مجھے پھر یروسلم میں یقیناً پہنچا دے تو میں خداوند کی عبادت کرونگا (۹) تب بادشاہ نے اُسے فرمایا کہ سلامت جا سو وہ اُٹھا اور حبرون کو روانہ ہوا ❊

(۱۰) اور ابی سلوم نے بنی اسرائیل کے سارے فرقوں میں جاسوس بھیجکے منادی کی جس وقت تم نرسنگے کی آواز سنو تو بول اُٹھو کہ ابی سلوم حبرون میں بادشاہت کرتا (۱۱) اور ابی سلوم کے ساتھ یروسلم سے دوسو آدمی جو بلائے ہوئے تھے چلے وے اپنی راستی سے جاتے تھے اور وے کسی بات کی خبر نہ رکھتے تھے (۱۲) اور ابی سلوم نے جلونی اخیتفل کو جو داؤد کا مشیر تھا اُس کے شہر جلون سے جس وقت کہ وہ قربانیاں گذرانتا تھا بلایا اور فساد بڑھتا جاتا تھا کہ پے در پے ابی سلوم پاس لوگ جمع ہوتے جاتے تھے ❊

(۱۳) تب ایک قاصد نے آکے داؤد کو خبر دی کہ بنی اسرائیل کے دل ابی سلوم کی طرف ہیں کہ اُس کی پیروی کریں

(۱۴) سو داؤد نے اپنے ہمراہی ملازموں کو جو یروسلم میں تھے کہا اٹھو بھاگ چلیں نہیں تو ابی سلوم کے ہاتھ سے ہم نہ بچینگے جلدی چلو نہ ہووے کہ اچانک ہم کو پکڑ لے اور ہم پر آفت لاوے اور تلوار کی دھار سے شہر کو غارت کرے (۱۵) اور بادشاہ کے خادموں نے بادشاہ سے کہا دیکھ کہ تیرے خادم حاضر ہیں جو کچھ کہ خداوند بادشاہ فرماوے وہی ہوگا (۱۶) تب بادشاہ نکلا اور اُس کا سارا گھرانا اُسکے پیچھے ہوا اور بادشاہ نے دس عورتیں جو حرمین تھیں پیچھے چھوڑیں کہ گھر کی نگہبانی کریں (۱۷) اور بادشاہ نکلا اور سب لوگ اُس کے پیچھے ہوئے اور بیت مرحاق میں جا ٹھہرے (۱۸) اور اُس کے سارے خادم اُسکے آگے آگے پار جاتے تھے اور سارے کریتی اور فلیتی اور سارے جاتی چھ سو جوان جو جات سے اُس کے ساتھ آئے تھے بادشاہ کے آگے پار جاتے تھے *

(۱۹) تب بادشاہ نے جاتی اتی کو کہا تو ہمارے ساتھ کیوں نکلا تو پھر جا اور بادشاہ کے ساتھ رہ اس لئے کہ تو اجنبی

اجنبی ہے جو اپنے مکان سے خارج بھی کیا گیا ہے (۲۰) کل ہی
تو تو آیا ہے اور کیا آج ہی میں تجھے اپنے ساتھ اِدھر اُدھر
دوڑاؤں جس حال کہ میں جاتا جہاں کہیں سو مجھے ٹھکانا ملے اس لئے
تو پھر جا اور اپنے بھائیوں کو ساتھ لیجا رحمت اور سچائی تیرے
ساتھ ہوں (۲۱) تب اِتی نے بادشاہ کو جواب دیا اور کہا خداوند
کی حیات کی اور میرے خداوند بادشاہ کی زندگی کی قسم کہ جہاں
کہیں میرا خداوند بادشاہ خواہ مرتے خواہ جیتے ہوگا وہیں یقین
تیرا خادم بھی ہوگا (۲۲) سو داؤد نے اِتی کو کہا کہ چل اور پار
جا اور جاتی اِتی اور اُسکے سارے لوگ اور سب ننھے بچے
جو اُسکے ساتھ تھے پار گئے (۲۳) اور سارا ملک بلند آواز سے
رویا اور سارے لوگ پار ہو گئے اور بادشاہ خود نہر کدرون کے
پار گیا اور سب لوگوں نے پار ہو کے دشت کی راہ لی ؛

(۲۴) اور دیکھو کہ صدوق بھی اور اُسکے ساتھ سارے
لاوی خدا کے عہد کا صندوق لئے ہوئے تھے سو اُنھوں
نے خدا کے صندوق کو رکھ دیا اور ابیاتر اوپر چڑھ گیا یہانتک

کہ سارے لوگ شہر سے نکل آئے (۲۵) تب بادشاہ نے صدوق
کو کہا کہ خدا کا صندوق شہر کو پھیر لے جا پس اگر خداوند کے کرم
کی نظر مجھ پر ہو گی تو وہ مجھے پھیر لے آئیگا اور اُسے اور اپنے
مکان کو مجھے پھر دکھائیگا (۲۶) پر اگر وہ یوں فرماوے کہ میں
اب تجھ سے خوش نہیں تو دیکھ میں حاضر ہوں جو کچھ اُسکے نزدیک
اچھا ہو سو مجھ سے کرے (۲۷) اور بادشاہ نے صدوق کاہن
کو پھر کہا کیا تو غیب بین نہیں شہر کو سلامت پھر جا اور تمہارے
ساتھ تمہارے دونوں بیٹے ہیں اخیمعض جو تیرا بیٹا ہے اور
یہونتن جو ابیاتر کا بیٹا ہے (۲۸) اور دیکھ میں اُس دشت کے
گھاٹوں میں ٹھہرونگا جب تک کہ تمہارے پاس سے میری
آگاہی کے واسطے کچھ پیغام نہ آوے (۲۹) سو صدوق اور
ابیاتر خدا کا صندوق یروسلم میں پھیر لائے اور وہیں رہے
(۳۰) اور داؤد کوہ زیتون کی چڑھائی کی راہ گیا اور چڑھتے
وقت روتا تھا اور اپنا سر ڈھانپ لیا تھا اور ننگے پانو تھا اور
اُن سب لوگوں میں جو اُس کے ساتھ تھے ہر ایک نے اپنے

سر چھپائے تھے اور چڑھتے جاتے تھے اور چڑھتے وقت روتے تھے ✦

(۳۱) سو ایک نے داؤد سے کہا اخیتفل بھی مفسدوں میں شامل ہوکے ابی سلوم کے ساتھ ہے تب داؤد بولا اے خداوند میں تجھ سے منت کرتا کہ اخیتفل کی صلاح کو احمقی سے بدل دے ✦

(۳۲) اور ایسا ہوا کہ جب داؤد پہاڑ کی چوٹی پر پہنچا جہاں اُس نے خدا کا سجدہ کیا تو دیکھو حوسی ارکی اپنے کپڑے پھاڑے ہوئے اور سر پر خاک ڈالے ہوئے اُس کے استقبال کو آیا (۳۳) اور داؤد نے اُسے کہا اگر تو میرے ساتھ چلیگا تو مجھ پر بار ہوگا (۳۴) پر اگر تو شہر میں پھر جاوے اور ابی سلوم سے کہے کہ اے بادشاہ میں تیرا خادم ہوں جس طرح کہ تیرے باپ کا خادم تھا اُسی طرح تیرا بھی خادم ہوں تو ہو سکتا ہے کہ تو میری خاطر سے اخیتفل کی مشورت کو باطل کرے (۳۵) اور کیا تیرے ساتھ صدوق اور ابیاتر دونو کاہن نہیں ہیں سو

ایسا ہوگا کہ جو کچھ تو بادشاہ کے گھر میں سُنے سو صدوق اور ابیاتر کاہنوں سے کہہ دے (۳۶) اور دیکھو کہ اُن کے ساتھ اُن کے دو بیٹے اخیمعض صدوق کا اور یہونتن ابیاتر کا بھی ہیں پس جو کچھ تم سنو سو اُن کی معرفت سے مجھے کہلا بھیجو (۳۷) سو حوسی داؤد کا دوست شہر کو آیا اور ابی سلوم بھی یروسلم میں داخل ہوا ❖

سولھواں باب

اور جب داؤد پہاڑ کی چوٹی پر سے کچھ آگے بڑھا تھا تو مفیبوست کا چاکر ضیبا دو گدھے لئے ہوئے جن پر دو سو گرد روٹیوں کے اور سو گچھے انگور کے اور سو ایام گرمی کے پھلوں کے اور ایک مشک مے کی لدی ہوئی تھی اُس کے استقبال کو آ پہنچا (۲) اور بادشاہ نے ضیبا کو کہا کہ ان سے تیری کیا مراد ہے ضیبا بولا کہ یے گدھے بادشاہ کے گھرانے کی سواری کے لئے اور روٹیاں اور ایام گرمی کے پھل جوانوں

کے کھانے کے لئے ہوں اور یہہ مے وے جو بیابان میں بیتاب ہو جائیں پئیں (۳) سو بادشاہ نے فرمایا تیرے آقا کا بیٹا کہاں ہے ضیبا نے بادشاہ سے کہا کہ دیکھ وہ یروسلم میں رہتا ہے اور اُس نے کہا ہے کہ آج ہی اسرائیل کا گھرانا میرے باپ کی مملکت مجھے پھیر دیگا (۴) تب بادشاہ نے ضیبا کو کہا کہ دیکھ مفیبوست کا جو کچھ ہے سو سب تیرا ہے تب ضیبا نے کہا تیری قدمبوسی کرتا ہوں کہ میں اپنے خداوند بادشاہ کا منظور نظر رہوں ۔

(۵) پھر وہاں سے داؤد بادشاہ بحوریم میں آیا اور وہاں سے ساؤل کے گھر کے لوگوں میں سے ایک شخص جس کا نام سمعی بن جیرا تھا نکلا اور لعنت کرتے ہوئے چلا جاتا تھا (۶) اور اُس نے داؤد پر اور داؤد بادشاہ کے سارے خادموں پر پتھر پھینکے اور اُس وقت سارے بہادر اور سب لوگ اُس کے دہنے اور بائیں ہاتھ تھے (۷) اور سمعی لعنت کرتے ہوئے یوں کہتا تھا نکل آ تو نکل آ اے خونی مرد اے بلعال کے

آدمی (۸) کہ خداوند نے ساؤل کے گھر کے سارے خون کو کہ جس کے عوض تو بادشاہ ہوا تجھ پر پھیرا اور خداوند نے تیری سلطنت تیرے بیٹے ابی سلوم کے ہاتھ دی اور دیکھ تو اپنی بدی میں گرفتار ہے اس لئے کہ تو خونی مرد ہے ॰

(۹) تب ضرویاہ کے بیٹے ابشی نے بادشاہ کو کہا یہ مرا ہوا کتا کا ہے کو میرے خداوند بادشاہ پر لعنت کرے حکم ہو تو میں جاؤں اور اُس کا سر اُڑا دوں (۱۰) بادشاہ نے کہا کہ اے بنی ضرویاہ مجھ کو تم سے کیا اُسے لعنت کرنے دو کہ خداوند نے اُسے کہا ہے کہ داؤد پر لعنت کرے پس کون کہہ سکتا ہے کہ تو نے کیوں ایسا کیا (۱۱) اور داؤد نے ابشی اور اپنے سب چاکروں کو کہا دیکھ میرا بیٹا ہی جو میری صلب سے پیدا ہوا میری جان کا طالب ہے پس اب یہہ بنیامینی کیا کچھ نہ کریگا اُسے چھوڑ دو اور لعنت کرنے دو کہ خداوند نے اُسے کہا ہے (۱۲) شاید کہ خداوند میرے دکھ پر نظر کرے اور خداوند آج کے دن اُس کی لعنت کے بدلے میں مجھ سے

نیکی کرے (۱۳) اور جس وقت داؤد اور اُس کے لوگ راہ
میں چلے جاتے تھے تو سمعی پہاڑ کی طرف اُس کے برابر
گذرتا تھا اور لعنت کرتا تھا اور اُس کی طرف پتھر مارتا تھا
اور خاک پھینکتا تھا (۱۴) اور بادشاہ اور اُسکے سارے ہمراہ تھکے ہوئے
آئے اور وہاں اُنہوں نے دم لیا *

(۱۵) اور ابی سلوم اور اُسکے سارے لوگ یعنے بنی اِسرائیل
یروسلم میں آئے اور اخیتفل اُسکے ساتھ تھا (۱۶) اور ایسا
ہوا کہ جب داؤد کا دوست حوسی ارکی ابی سلوم پاس آیا تو
حوسی نے ابی سلوم کو کہا کہ بادشاہ جیتا رہے بادشاہ جیتا رہے
(۱۷) اور ابی سلوم نے حوسی سے کہا کیا تو نے اپنے دوست پر
یہہ مہربانی کی تو اپنے دوست کے ساتھ کیوں نہ گیا (۱۸) تب
حوسی نے ابی سلوم کو کہا سو نہیں بلکہ جس کو کہ خداوند اور یہہ
قوم اور اسرائیل کے سارے مرد چن لیویں تو میں اُسی کا ہونگا
اور اُسی کے ساتھ رہونگا (۱۹) اور پھر میں کس کی خدمت کروں
کیا میں اُسکے بیٹے کی خدمت نہ کروں جیسے میں نے تیرے

باپ کے حضور میں خدمت کی ویسے ہی تیرے حضور میں بھی خدمت کرونگا *

(۲۰) تب ابی سلوم نے اخیتفل کو کہا تم آپس میں صلاح لو کہ ہم کیا کریں (۲۱) سو اخیتفل نے ابی سلوم سے کہا کہ اپنے باپ کی حرموں پاس جنھیں وہ گھر کی نگھبانی کو چھوڑ گیا ہے اندر جا اسلئے کہ جب سارے اسرائیل سُنینگے کہ تیرے باپ کو تجھ سے نفرت ہے تو اُن سب کے ہاتھ جو تیرے ساتھ ہیں قوی ہو سنگے (۲۲) سو اُنہوں نے قصر کی چھت پر ابی سلوم کے لئے خیمہ کھڑا کیا اور ابی سلوم سارے بنی اسرائیل کے سامھنے اپنے باپ کی حرموں کے پاس اندر گیا (۲۳) اور اخیتفل کی مشورت جو اُن روزوں میں وہ کرتا تھا ایسی ہوتی تھی کہ گویا خدا کے کلام کے وسیلے اُس نے دریافت کی تھی سو اخیتفل کی مشورت داؤد اور ابی سلوم کی خدمت میں ایسی ہی تھی *

سترھواں باب

پھر اخیتفل نے ابی سلوم سے کہا مجھے پروانگی دے کہ میں ابھی بارہ ہزار مرد چن لوں اور اسی رات کو اُٹھکے داؤد کا پیچھا کروں (۲) اور جس وقت کہ وہ تھکا ماندہ اور اُس کے ہاتھ ڈھیلے ہوں تو میں اُس پر جا پڑونگا اور اُسے ڈراؤنگا کہ اُسکے سارے ہمراہ بھاگ جاوینگے اور میں فقط بادشاہ ہی کو مارلونگا (۳) اور میں سب لوگوں کو تیری طرف پھراؤنگا کہ وہی مرد جسے تو تلاش کرتا ہے اُسکا آخر ہونا سبکے پھرنے کی برابر ہے یوں سبکے سب سلامت رہینگے (۴) سو وہ بات ابی سلوم اور سرائیلی سارے بزرگوں کی نظر میں اچھی تھی (۵) اور اُس وقت ابی سلوم نے کہا کہ حوسی ارکی کو بھی بلاؤ تاکہ ہم اُس کے مُنہ کی بھی سنیں (۶) چنانچہ حوسی ابی سلوم کے حضور آیا اور ابی سلوم نے فرمایا اور اُسے کہا کہ اخیتفل یوں کہتا ہے سو ہم ایسا کریں یا نہیں تو کیا کہتا ہے (۷) پس حوسی نے ابی سلوم سے کہا

کہ یہہ مشورت جو اخیتفل نے دی ہے اس وقت کے مناسب نہیں
(۸) چنانچہ حوسی نے کہا کہ تو اپنے باپ کو اور اُس کے لوگوں کو
جانتا ہے کہ کیسے بہادر ہیں اور وے اپنے دلوں میں اُس ریچھنی
کی مانند جس کے بچے جنگل میں چھن گئے ہوں رنجیدہ ہوئے ہیں
اور تیرا باپ جنگی مرد ہے اور وہ لوگوں کے ساتھہ نہ رہیگا (۹) اوُ
دیکھہ وہ کسی غار میں یا کسی جگہہ میں چھپا ہوا ہوگا اور جب شروع
ہی میں لوگوں میں سے بعضے شکست کھاویں تو سب میں یہہ چرچا
ہوگا کہ ابی سلوم کے پیرؤں کا قتل ہوتا ہے (۱۰) اور اُس
وقت وہ بھی جو بہادر ہے جس کا دل شیر کے دل کے مانند
ہے بالکل پگھل جائیگا کیونکہ سارا اسرائیل جانتا ہے کہ تیرا باپ
بڑا بہادر ہے اور اُس کے ہمراہ بھی بہادر لوگ ہیں (۱۱) سو
میں یہہ مشورت دیتا ہوں کہ سارا اسرائیل دان سے لیکے
بیرسبع تک اس قدر لوگ جس قدر وہ ریت ہے جو دریا کے
کنارے پر ہو تیرے ساتھہ جمع ہوویں اور تو آپ جنگ پر چڑھا جاے
(۱۲) سو اُس وقت کسی جگہہ جہاں کہیں وہ ہو ہم اُس پر خروج

گرینگے اور شبنم کے قطروں کی مانند جو زمین پر گرتے اُس پر نازل ہونگے تب وہ اور سب لوگ جو اُس کے ساتھ ہیں اُن میں کا ایک بھی جانبر نہ ہوگا (۱۳) اور اگر وہ کسی شہر میں داخل ہوا ہوگا تو سارے بنی اسرائیل رسیاں لیکے اُس شہر کو جا گھیرینگے اور ہم اُس کو نالے کے بیچ ایسا کھینچ لائینگے کہ وہاں ایک ڈھیلا بھی نہ ملے (۱۴) تب ابی سلوم اور سارے اسرائیلی بولے کہ یہہ مشورت جو ارکی حوسی نے دی اخیتفل کی مشورت سے اچھی ہے یہ اسلئے ہوا کہ خداوند نے یوں ارادہ کیا کہ اخیتفل کی نیک مشورت باطل کی جاوے تاکہ خداوند ابی سلوم پر بلا نازل کرے (۱۵) بعد اُس کے حوسی نے صدوق اور ابیاتر کاہنوں سے کہا کہ اخیتفل نے ابی سلوم کو اور بنی اسرائیل کے بزرگوں کو یوں صلاح دی اور میں نے یوں یوں مشورت کی (۱۶) سو اب جلد کسی کو بھیجکے داؤد سے کہو کہ آج کی رات دشت کی گھاٹیوں پر مت رہ بلکہ فی الفور پار اُتر جا تا ایسا نہ ہو کہ بادشاہ اور سب لوگ جو اُس کے ساتھ ہیں نگلے جاویں (۱۷) اُس وقت

یہونتن اور اخیمعض عین راجل پر رہے تھے کہ مناسب نہ تھا کہ اُن
کی آمد و رفت شہر میں ظاہر ہووے اور ایک چھوکری سے
جا کے اُنہیں خبر کی سو وے گئے اور داؤد بادشاہ کو خبر دی
(۱۸) لیکن ایک چھوکرے نے اُنہیں دیکھا اور ابی سلوم سے
کہا پر وے دونوں پھرتی کر کے نکل گئے اور بحوریم میں داخل
ہوکے ایک شخص کے گھر میں گھسے جس کے صحن میں ایک
کوا تھا سو وے اُس میں اُتر گئے (۱۹) اور عورت نے ایک
چادر لیکے کوئے کے مُنہہ پر بچھائی اور اُس پر دلا ہوا غلہ
پھیلا دیا سو کچھ خبر معلوم نہ ہوئی (۲۰) اور ابی سلوم کے خادم اُس
گھر پر اُس عورت پاس آئے اور پوچھا کہ اخیمعض اور یہونتن
کہاں ہیں اُس عورت نے اُنہیں کہا وے نالے پار ہو گئے
ہونگے اور جب اُنہوں نے اُنہیں ڈھونڈھا اور نہ پایا تو یروسلم
کو پھر آئے (۲۱) اور ایسا ہوا کہ جب وے پھر گئے تو وے
کوئے سے نکلکے روانہ ہوئے اور جا کے داؤد بادشاہ کو
خبر دی اور اُنہوں نے داؤد سے کہا کہ اُٹھ اور جلد پار اُتر

کہ اخیتفل نے تم پر یوں یوں مشورت دی ہے (۲۲) تب داؤد اور اُس کے سارے لوگ جو اُسکے ساتھ تھے اُٹھے اور یردن کے پار اُتر گئے بلکہ صبح کی روشنی ہوتے ہی ایک بھی اُن میں سے باقی نہ تھا جو یردن کے پار نہ گیا ہو*

(۲۳) اور اخیتفل نے جو دیکھا کہ اُس کی مشورت پر عمل نہ ہوا تو اُس نے اپنے گدھے پر زین کیا اور سوار ہو کے اپنے شہر اور اپنے گھر گیا اور اپنے گھرانے کا بندوبست کیا اور اپنے تئیں پھانسی دی اور مر گیا اور اپنے باپ کی گور میں گاڑا گیا (۲۴) اور داؤد محنیم میں داخل ہوا اور ابی سلوم یردن کے پار اُترا وہ اور اِسرائیل کے سارے لوگ اُسکے ساتھ*

(۲۵) اور ابی سلوم نے یواب کے بدلے عماسا کو لشکر کا سردار کیا یہہ عماسا ایک آدمی کا بیٹا تھا جس کا نام اِترا اِسرائیلی تھا جو ناحس کی بیٹی یواب کی ماں ضرویاہ کی بہن ابیجیل کے پاس اندر گیا تھا (۲۶) پس اِسرائیل اور ابی سلوم نے جلعاد کی زمین میں خیمہ کھڑا کیا*

(۲۷) اور جب داؤد محنیم میں پہنچا تو ایسا ہوا کہ ناحس کا بیٹا سوبی بنی عمون کے ربہ سے اور عمی ایل کا بیٹا مکیر لودبار سے اور برزلی جلعادی راجلیم سے (۲۸) پلنگ اور باسن اور گلی برتن اور گیہوں اور جو اور آٹا اور بھونا اناج اور لوبیئے کی پھلیاں اور مسور اور بھونے چنے (۲۹) اور شہد اور مکھن اور بھیڑیں اور گاوا پنیر داؤد کے اور اُسکے ساتھ کے لوگونکے کھانیکے لئے لائے کیونکہ اُنہوں نے کہا کہ وے لوگ بیابان میں بھوکھے اور ماندے اور پیاسے ہیں *

اٹھارھواں باب

اور داؤد نے اُن لوگوں کو جو اُسکے ساتھ جمع ہوئے تھے شمار کیا اور ہزاروں کے سردار اور سیکڑوں کے سردار مقرر کئے (۲) اور داؤد نے لوگوں کی ایک تہائی یواب کے قابو میں اور دوسری تہائی یواب کے بھائی ضرویا کے بیٹے ابی شی کے قابو میں اور تیسری تہائی اِتی جاتی کے قابو میں کر دی اور انھیں روانہ کیا اور بادشاہ نے لوگوں سے کہا کہ میں بھی

ضرور تمہارے ساتھ نکلونگا (۳) پر لوگوں نے کہا کہ تو مت چل
کہ اگر ہم بھاگ نکلیں تو اُنہیں کچھ ہماری پرواہ نہ ہوگی اور اگر ہم
آدھے مارے جاویں تو بھی اُنہیں کچھ پرواہ نہ ہوگی پر تو ہمارے
دس ہزار کے برابر ہے سو بہتر یہہ ہے کہ تو شہر میں رہکے وہاں
سے ہماری مدد کرے (۴) تب بادشاہ نے اُنھیں کہا جو تمھیں
بہتر معلوم ہوتا ہے میں وہی کرونگا سو بادشاہ شہر کے دروازے
پر سر راہ کھڑا رہا اور سارے لوگ سو سو اور ہزار ہزار ہو کے
چل نکلے (۵) اور اُس وقت بادشاہ نے یواب اور ابیشی
اور اِتی کو فرمایا کہ میری خاطر سے اُس جوان ابی سلوم ہی کے
ساتھ ملایمت کیجیو اور بادشاہ نے جو سب سرداروں سے ابی
سلوم کے حق میں فرمایا سو سارے لوگوں نے سُنا ✦

(۶) اور لوگ نکلے میدان میں اسرائیل کے مقابل
ہوئے اور افرائیم کے بن میں لڑائی ہوئی (۷) اور وہاں اسرائیل
کے لوگ داؤد کے خادموں سے مارے پڑے اور اُس
دن بیس ہزار مردوں کا سخت قتل ہوا (۸) اس لئے کہ اُس

دن ساری مملکت میں جا بجا لڑائی ہوئی چنانچہ بن کے سبب جو ہلاک ہوئے اُن سے جو تلوار سے مارے پڑے کہیں زیادہ تھے ۔ (۹) اور اُس وقت ابی سلوم داؤد کے خادموں کے سامھنے آگیا سو ابی سلوم خچر پر سوار ہوا اور وہ خچر ایک بڑے بلوط کے درختوں کی موٹی ڈالیوں کے نیچے گھسا تب اُس کا سر بلوط میں اٹکا اور وہ آسمان اور زمین کے بیچ بیچ لٹکا ہوا رہ گیا اور خچر اُسکے تلے سے چلا گیا (۱۰) سو ایک شخص نے دیکھکے یوآب کو خبر کی اور کہا کہ دیکھ میں نے ابی سلوم کو بلوط کے درخت میں لٹکا ہوا دیکھا (۱۱) تب یوآب نے اُس کو جس نے اُسے خبر دی تھی کہا لو تو نے اُسے دیکھا تو کیوں اُسے مارکے زمین پر نہ ڈال دیا کہ میں تجھے دس مثقال چاندی اور ایک کمربند عنایت کرتا (۱۲) اُس شخص نے یوآب سے کہا کہ اگر ہزار مثقال چاندی میرے ہاتھ میں تولکے دیتا تو بھی میں بادشاہ کے بیٹے پر ہاتھ نہ اُٹھاتا کیونکہ بادشاہ نے ہم لوگ کے سُنتے ہوئے تجھے اور ابی شی اور اِتی کو تاکید کر کے کہا ہے کہ خبردار کوئی ابی سلوم

جوان کو نہ چھوڑے (۱۳) پس اگر میں ایسا کرتا تو اپنی جان پر دغا کا کھیل کھیلتا کہ بادشاہ سے تو کوئی بات پوشیدہ نہیں بلکہ تو بھی مجھ سے مخالفت کرتا (۱۴) تب یوآب نے کہا کہ میں تیرے ساتھ اس طرح سے دیر نہ کروں سو اُس نے تین تیر ہاتھ میں لئے اور اُن سے ابی سلوم کے دل کو وار پار چھیدا اور وہ ہنوز بلوط کے درخت کے درمیان جیتا تھا (۱۵) اور دس جوانوں نے جو یوآب کے سلح بردار تھے ابی سلوم کو گھیر کے اُسے مارا اور قتل کیا (۱۶) تب یوآب نے نرسنگا پھونکا اور لوگ اسرائیل کا پیچھا کرنے سے پھرے کیونکہ یوآب نے لوگوں کو باز رکھا (۱۷) اور اُنہوں نے ابی سلوم کو لیکے بن کے بیچ ایک بڑے گڑھے میں ڈال دیا اور اُس پر پتھروں کا ایک بڑا ڈھیر کیا اور سارا اسرائیل بھاگ گئے ایک ایک اپنے خیمے کو گیا +

(۱۸) اور ابی سلوم نے اپنے جیتے جی زمین لیکے اپنے لئے بادشاہی نشیب میں ایک ستون نصب کیا تھا کیونکہ اُسنے کہا کہ میرا کوئی بیٹا نہیں جس سے میرے نام کی یادگاری رہے

اور اُسنے اپنا نام اُس ستون کا بھی رکھا تھا اور آج کے دن تک
وہ یاد ابی سلوم کہلاتا ہے *
(۱۹) تب صدوق کے بیٹے اخیمعض نے کہا کہ مجھے اجازت
ہو کہ میں دوڑکے بادشاہ کو خبر دوں کہ خداوند نے اُسکے دشمنوں
سے اُس کا انتقام لیا (۲۰) لیکن یواب نے اُسے کہا کہ آج کے
دن تو کوئی خبر مت دے اور کسی دن تجھے خبر دینے کا کام ملیگا
پر آج تجھے کوئی خبر نہ دینا چاہئیے اس لئے کہ شاہزادہ مرگیا ہی
(۲۱) تب یواب نے کوشی کو کہا کہ جا اور جو کُچھ تو نے دیکھا ہے
سو بادشاہ سے کہہ تب کوشی نے یواب کو سجدہ کیا اور دوڑا ۔
(۲۲) پھر صدوق کے بیٹے اخیمعض نے دوسری بار یواب سے
کہا جو کُچھ ہو پر مجھے رخصت دیجئے تا کہ کوشی کے پیچھے دوڑ جاؤں
سو یواب بولا اے میرے بیٹے تو کیوں دوڑنے کا قصد کرتا ہی
اور دیکھتا ہے کہ کوئی موقع کی خبر نہیں (۲۳) پھر اُس نے کہا
جو کچھ ہو لیکن مجھے دوڑنے دو تب اُس نے کہا دوڑ اور اخیمعض
نے میدان کی راہ لی اور کوشی سے آگے بڑھ گیا (۲۴) اور

اُس وقت داؤد دونوں پھاٹکوں کے درمیان بیٹھا تھا اور
چوکیدار پھاٹک کی چھت کی دیوار پر چڑھا تھا سو اُسنے آنکھ اُٹھا
کے دیکھا کہ ایک شخص اکیلا لپکا آتا ہے (۲۵) اور چوکیدار چلایا
اور بادشاہ کو خبر کی سو بادشاہ نے فرمایا اگر وہ اکیلا ہے تو اُسکی
زبان پر کوئی خبر ہو گی اور وہ چلتے چلتے نزدیک ہوتا جاتا تھا
(۲۶) تب چوکیدار نے ایک اَور آدمی کو دیکھا کہ دوڑا آتا ہے
اور چوکیدار نے دربان کو پکارا اور کہا کہ دیکھ اور ایک شخص
اکیلا دوڑا آتا ہے اور بادشاہ بولا کہ وہ بھی خبر لاتا ہوگا (۲۷) تب
چوکیدار نے کہا کہ مجھے پہلے کے دوڑنے کی چال صدوق
کے بیٹے اخیمعص کی چال کی طرح معلوم ہوتی ہے تب بادشاہ
بولا وہ نیک مرد ہے اور اچھی خبر لاتا ہے (۲۸) اور اخیمعص
چلایا اور بادشاہ سے بولا کہ سلام اور بادشاہ کے آگے اوندھا
ہو کے گرا اور سجدہ کیا اور کہا کہ خداوند تیرا خدا کیا ہی مبارک
ہے کہ جسنے اُن آدمیوں کو جنھوں نے میرے خداوند بادشاہ
پر دست درازی کی تھی قابو میں کر دیا ہے (۲۹) تب بادشاہ

بولا ابی سلوم جوان سلامت ہے اخیمعض نے کہا کہ جس وقت یواب نے بادشاہ کے خادم کو اور تیرے خادم کو بھیجا اُس دم میں نے ایک بڑی ہڑبڑی دیکھی پر میں نہیں جانتا کہ وہ کیا تھی (۳۰) تب بادشاہ نے کہا ایک طرف جا اور یہاں کھڑا رہ سو وہ ایک طرف جا کے کھڑا ہو رہا (۳۱) اور دیکھو کہ کوشی آیا اور کوشی نے کہا میرے خداوند بادشاہ خبر لائی جاتی کہ خداوند نے آج کے دن اُن سب سے جو تیری مخالفت میں اُٹھے تھے تیرا بدلا لیا (۳۲) تب بادشاہ نے کوشی سے پوچھا کہ ابی سلوم جوان سلامت ہے اور کوشی نے جواب دیکے کہا کہ میرے خداوند بادشاہ کے دشمن اور وے سب جو بادشاہ کی مخالفت میں تیرے ضرر کے لئے اُٹھتے ہیں اُسی جوان کی طرح ہو جائیں ❖

(۳۳) تب بادشاہ نپٹ دلگیر ہوا اور اُس کوٹھڑی پر جو پھاٹک کے اوپر تھی روتا ہوا چڑھ گیا اور چڑھتے ہوئے یوں کہتا جاتا تھا ہائے میرے بیٹے ابی سلوم میرے بیٹے میرے بیٹے ابی سلوم کاش کہ تیرے عوض میں مرتا اے ابی سلوم

میرے بیٹے میرے بیٹے ۔

اُنیسواں باب

اور یواب سے کہا گیا کہ دیکھ بادشاہ ابی سلوم کے لئے روتا پیٹتا ہے (۲) اور وہ رہائی جو اُس دن ہوئی تھی سارے لوگوں کے رونے کا سبب ہوئی کیونکہ لوگوں نے اُس دن خبر سُنی کہ بادشاہ اپنے بیٹے کے لئے دلگیر ہے (۳) اور لوگ اُس دن چوری سے شہر میں داخل ہوئے جیسا کہ لوگ جو لڑائی سے بھاگتے ہوئے شرمندہ ہو کے آویں (۴) اور بادشاہ نے اپنا مُنہہ ڈھانپا اور بادشاہ بلند آواز سے رویا اور کہا کہ ہای میرے بیٹے ابی سلوم ہاے ابی سلوم میرے بیٹے میرے بیٹے (۵) تب یواب گھر میں بادشاہ پاس آیا اور کہا تو آج کے دن اپنے سب چاکروں کہ جنھوں نے آج کے دن تیری جان اور تیرے بیٹوں اور تیری بیٹیوں کی جانیں اور تیری جوروؤں کی جانیں اور تیری حرموں کی جانیں بچائیں اُن کے مُنہہ

کی شرمندگی کا باعث ہوا (۶) کہ تو اپنے دشمنوں کو پیار کرتا ہی
اور اپنے دوستوں سے کینہ رکھتا ہے کیونکہ تو نے آج کے
دن یوں ظاہر کیا کہ تجھے نہ سرداروں کی پروا ہے نہ خادموں کی
کہ آج کے دن میں دیکھتا ہوں کہ اگر ابی سلوم جیتا ہوتا اور
ہم سب آج کے دن مرجاتے تو تیری نظر میں بہت اچھا معلوم
ہوتا (۷) سو اب اُٹھ باہر نکل اور اپنے خادموں کو دلاسا دے
کہ میں خداوند کی قسم کھاتا ہوں کہ اگر تو باہر نہ جائیگا تو رات تک
ایک بھی تیرے ساتھ نہیں رہنے کا اور یہہ تیرے لئے اُن
سب آفتوں سے جو ابتدا جوانی سے اب تک تجھ پر پڑیں بہت
بد ہوگا (۸) سو بادشاہ اُٹھا اور دروازے پر بیٹھا اور سب
لوگوں کو خبر پہنچی کہ دیکھو بادشاہ دروازے پر بیٹھا ہے تب
سب لوگ بادشاہ پاس آکے جمع ہوئے کہ سارے اسرائیلی
اپنے اپنے خیمے کو بھاگ گئے تھے ✦

(۹) اور اسرائیل کے سارے فرقوں کی تمام قوم آپس
میں جھگڑتی تھی اور کہتی تھی کہ بادشاہ نے ہمارے دشمنوں کے

ہاتھ اور فلسطیوں کے ہاتھ سے ہم کو بچایا اور اب وہ ابی سلوم کے سامھنے مملکت سے بھاگ گیا ہے (۱۰) اور ابی سلوم جسے ہمنے ممسوح کر کے اپنا حاکم کیا تھا رن میں مارا پڑا سو اب تم بادشاہ کے پھر لانے کی بابت کیوں ایک بات بھی نہیں بولتے ہو ٭

(۱۱) تب داؤد بادشاہ نے صدوق اور ابیاتر کاہنوں کو کہلا بھیجا کہ بنی یہوداہ کے بزرگوں سے کہو کہ تم بادشاہ کے تئیں گھر میں پھیر لانے میں کیوں سب سے زیادہ غافل ہوئے ہو خاص کر کے جس حال کہ سارے اسرائیل کی باتیں بادشاہ کو گھر ہی میں پہنچیں (۱۲) اور تم میرے بھائی ہو اور تم میری ہڈیاں اور میرے گوشت ہو پس تم بادشاہ کو پھیر لانے میں کیوں سب سے پیچھے پڑ گئے ہو (۱۳) اور عماسا سے کہو کیا تو میری ہڈی اور میرا گوشت نہیں سو اگر میں تجھ کو یواب کی جگہ اپنے حضور میں ہمیشہ کے لئے لشکر کا سردار نہ کروں تو خدا مجھ سے ایسا ہی کرے بلکہ اُس سے بھی زیادہ کرے (۱۴) اور اُسنے سارے بنی

یہوداہ کا دل اس طرح پھیرا جیسے کسی ایک کا دل پھیرا جاتا ہو
چنانچہ اُنہوں نے بادشاہ کو پیغام بھیجا کہ تو اپنے سب خادموں
سمیت پھر چلا آ (۱۵) سو بادشاہ پھرا اور یردن پار آیا اور سارے
بنی یہوداہ جلجال تک آئے کہ بادشاہ کا استقبال کریں اور اُسے
یردن کے پار لے آویں ✢

(۱۶) اور جیرا کا بیٹا سمعی بنیامینی بحوریم سے جلدی کر کے
آیا اور بنی یہوداہ کے ساتھ شریک ہو کے داؤد بادشاہ کے
استقبال کو آیا (۱۷) اور اُس کے ساتھ بنیامینی ہزار جوان تھے
اور ضیبا ساؤل کے گھر کا خادم اپنے پندرہ بیٹوں اور بیس
چاکروں سمیت آیا اور وے بادشاہ کے سامھنے یردن کے
پار اُترے (۱۸) اور گذارے کی ایک کشتی پار گئی کہ بادشاہ کی
گھرانے کو لے جاوے اور کام جو اُسکی نظر میں اچھا ہو سو
کرے اور جیرا کا بیٹا سمعی بادشاہ کے سامھنے اُس کے
یردن پار پہنچتے ہی اوندھا ہو کے گرا (۱۹) اور بادشاہ کو
کہا اے میرے خداوند گناہ مجھ پر مت دھر اور اُس کو جو

تیرے بندے نے جس دن کہ میرا خداوند بادشاہ یروسلم سے
نکلا بدعملی سے کہا تھا یاد نہ کر کہ بادشاہ اُسے اپنے دل میں
رکھے (۲۰) کیونکہ تیرا بندہ جانتا ہے کہ میں نے گناہ کیا ہے
اور دیکھ آج کے دن میں یوسف کے گھرانے میں سے پہلے
نکلا کہ اپنے خداوند بادشاہ کے استقبال کرنے کو اُتروں
(۲۱) اور ضرویاہ کے بیٹے ابشی نے جواب میں کہا کیا سمعی
اس باعث مارا نہ جائیگا کہ اُسنے خداوند کے مسیح پر لعنت
کی (۲۲) اور داؤد نے فرمایا اے بنی ضرویاہ مجھے تم سے
کیا کہ تم آج کے دن میرے مخالف ہو جاؤ کیا اسرائیل میں
سے کوئی آدمی آج کے دن قتل کیا جاوے کیا میں تو
یہہ نہیں جانتا کہ میں آج کے دن اسرائیل کا بادشاہ ہوں
(۲۳) تب بادشاہ نے سمعی کو کہا تو مارا نہ جائیگا اور بادشاہ
نے اُس پر قسم کی *

(۲۴) پھر ساؤل کا بیٹا مفیبوست بادشاہ کے استقبال
کو اُترا اور اُس نے جس دن سے کہ بادشاہ نکلا تھا اُس دن

تک کہ وہ سلامت پھر آیا نہ تو اپنے پانو دھوئے تھے اور نہ اپنی داڑھی سنواری تھی اور نہ اپنے کپڑے دھلوا ئے تھے (۲۵) اور ایسا ہوا کہ جب وہ یروسلم میں بادشاہ سے ملنے آیا تو بادشاہ نے اُسے کہا مفیبوست کس لئے تو ہمارے ساتھ نہ گیا (۲۶) اُس نے جواب دیا اے میرے خداوند اور بادشاہ میرے چاکر نے مجھ سے دغا کی تیرے بندے نے کہا تھا کہ میں اپنے لئے گدھے پر زین باندھونگا تاکہ میں سوار ہوؤں اور بادشاہ پاس جاؤں کہ تیرا خادم لنگڑا ہے (۲۷) سو اُس نے میرے خداوند بادشاہ کے حضور مجھ پر جو تیرا بندہ ہوں تہمت کی پر میرا خداوند بادشاہ تو خدا کے فرشتے کی مانند ہے سو جو تیری نظروں میں اچھا معلوم ہو سو کر (۲۸) کہ میرے باپ کا سارا گھرانا میرے خداوند بادشاہ کے آگے مردوں کی مانند تھا پر تو نے اپنے بندے کو اُن میں ٹھہلایا جو تیرے دسترخوان پر کھانا کھاتے ہیں پس میرے لئے کیا مناسب ہے کہ اب بادشاہ کے آگے زیادہ شکوہ کروں (۲۹) تب بادشاہ نے اُسے

فرمایا کہ تو اپنا احوال کیوں بیان کرتا جاتا ہے میں تو کہہ چکا کہ تو اور ضیبا کھیتوں کو بانٹ لو (۳۰) اور مفیبوست نے بادشاہ کو کہا کہ ہاں وہ سب لیوے جس حال کہ میرا خداوند بادشاہ اپنے گھر میں پھر سلامت پہنچا *

(۳۱) اور برزلی جلعادی راجلیم سے اُتر کے بادشاہ کے ساتھ یردن پار گیا تاکہ یردن کے پار اُسے لے چلے (۳۲) اور یہہ برزلی نہایت بوڑھا بلکہ اسّی برس کا تھا اور اُس نے بادشاہ کو جب کہ وہ محنیم میں پڑا تھا رسد پہنچائی تھی اس لئے کہ وہ بہت بڑا آدمی تھا (۳۳) سو بادشاہ نے برزلی کو فرمایا کہ تو میرے ساتھ پار چل کہ میں یروسلم میں اپنے ساتھ تیری پرورش کرونگا (۳۴) اور برزلی نے بادشاہ کو جواب دیا کہ اب میں کتنے دن جیونگا جو بادشاہ کے ساتھ یروسلم کو چڑھ جاؤں (۳۵) کہ آج کے دن میں اسّی برس کا ہو چکا اور کیا میں نیک و بد میں امتیاز کر سکتا ہوں اور کیا تیرا بندہ جو کچھ کھاتا پیتا ہے اُس کا مزہ جان سکتا ہے اور کیا میں گانیوالوں اور گانیوالیوں کا گانا سُن سکتا ہوں پس تیرا

بندہ اپنے خداوند بادشاہ پر کس واسطے بار ہووے (۳۶) کہ تیرا بندہ تھوڑی دور تک یردن کے پار بادشاہ کے ساتھ جاتا اور کیا ضرور ہے کہ بادشاہ مجھ سے بدلے میں اتنا سلوک کرے (۳۷) اپنے بندے کو رخصت کیجئے کہ پھر جاوے تاکہ میں اپنے شہر میں مروں اور اپنے باپ اور اپنی ماں کی گور کے آس پاس گڑوں پر دیکھ تیرا بندہ کمہام حاضر ہے وہ میرے خداوند بادشاہ کے ساتھ پار جاوے اور جو کچھ تجھے بھلا معلوم ہو سو اُس سے کر (۳۸) تب بادشاہ نے جواب دیا کہ کمہام میرے ساتھ پار جاوے اور میں اُس سے جیسے تیری مرضی ہوگی ویسے سلوک کرونگا اور جو کچھ تو مجھ سے مانگیگا سو تیرے لئے میں کرونگا (۳۹) اور سب لوگ یردن کے پار ہو گئے اور جب بادشاہ پار آیا تو بادشاہ نے برزلی کو چوما اور اُس کے لئے برکت چاہی اور وہ اپنے مکان کو پھر گیا (۴۰) تب بادشاہ جلجال کو روانہ ہوا اور کمہام اُس کے ساتھ چلا اور یہوداہ کے سب لوگ اور اِسرائیل کے لوگوں میں سے بھی آدھے بادشاہ کے ساتھ

گذرے ۔

(۴۱) اور دیکھو کہ اسرائیل کے سب لوگ بادشاہ پاس آئے اور بادشاہ سے کہا کہ ہمارے بھائی بنی یہوداہ تجھے کیوں چرا لائے اور جا کے بادشاہ کو اور اُس کے گھرانے کو اور داؤد کے سب ساتھ والے لوگوں کو یردن پار سے لے آئے (۴۲) تب سارے بنی یہوداہ نے بنی اسرائیل کو جواب دیا یہہ اس لئے ہے کہ بادشاہ کو ہم سے نزدیک کا رشتہ ہے سو تمہیں اس سبب سے ہم پر کیوں رشک آتا ہے کیا ہم نے بادشاہ کا کچھ کھا لیا ہے یا اُسنے ہمیں کچھ انعام دیا ہے (۴۳) پھر بنی اسرائیل نے بنی یہوداہ کو جواب دیا اور کہا کہ ہم کو بادشاہ سے دس نسبتیں ہیں اور ہمارا حق تم سے زیادہ داؤد پر ہے پس تم ہم کو کیوں حقیر جانتے ہو کہ تم نے بادشاہ کے پھیر لانے میں پہلے ہم سے صلاح نہ پوچھی اور بنی یہوداہ کی باتیں بنی اسرائیل کی باتوں سے بہت سخت تھیں ۔

بیسواں باب

اور اتفاقاً وہاں ایک بلعالی شخص بنیا مینی تھا جس کا نام سبع بن بکری تھا اُس نے نرسنگا پھونکا اور کہا کہ نہ تو ہمارا حصّہ داؤد کے ساتھ ہے اور نہ ہماری میراث لیسی کے بیٹے کے ساتھ ہے اے اسرائیل اپنے اپنے خیمے کو چلو (۲) سو ہر ایک اسرائیلی داؤد کی پیروی کو چھوڑ کے سبع بن بکری کے پیچھے ہو لیا لیکن یہوداہ کے لوگ یردن سے لیکے یروسلم تک اپنے بادشاہ سے لپٹے رہے ✤

(۳) اور داؤد یروسلم کے بیچ اپنے گھر میں داخل ہوا اور بادشاہ نے اپنی اُن دس حرموں کو جنھیں وہ اپنے گھر کی نگھبانی کے لئے چھوڑ گیا تھا لیکے قید میں رکھا اور اُنکے لئے کھانا مقرر کیا پر اُن کے پاس نہ گیا پس وے اپنے مرنے کے دن تک قید میں رہیں اور رنڈاپے میں گذران کرتی تھیں ✤

(۴) اور بادشاہ نے عماسا کو حکم کیا کہ تین دن کے درمیان
بنی یہوداہ کو مجھ پاس جمع کر اور تو بھی یہاں حاضر ہو (۵) سو عماسا
گیا کہ بنی یہوداہ کو فراہم کرے پر اُس نے اُس وقت سے
جو اُس کے لئے مقرر کیا تھا زیادہ دیری کی (۶) تب داؤد نے
ابی شی سے کہا کہ اب سبع بن بکری کی طرف سے ہم کو ابی سلوم
کی بہ نسبت زیادہ نقصان ہو گا سو تو اپنے خداوند کے خادموں کو
لے اور اُس کا پیچھا کر نہ ہو کہ وہ محکم شہروں میں جا وے اور
ہماری نظر سے بچ نکلے (۷) سو اُس کی پیروی میں یوآب کے
لوگ اور کریتی اور فلیتی اور سارے بہادر نکلے اور یروسلم سے
باہر گئے کہ سبع بن بکری کا پیچھا کریں (۸) اور جب وے اُس
بڑے پتھر کے نزدیک جو جبعون میں ہے پہنچے تو عماسا اُن کے
آگے سے آیا اور یوآب نے اپنی پوشاک جو پہنے تھا کسی تھی اور
اُسکے اوپر ایک پٹکا تھا معہ تلوار کے میان کی ہوئی جو اُسکی کمر میں بندھی تھی
اور جاتے جاتے وہ نکل پڑی (۹) سو یوآب نے عماسا کو کہا ای میرے بھائی تو
سلامتی سے ہے اور یوآب نے عماسا کی ڈاڑھی دہنے ہاتھ سے

پکڑی کہ اُس کا بوسہ لیوے (۱۰) اور عماسا نے اُس تلوار کا جو یواب کے ہاتھ میں تھی خیال نہ کیا سو اُس نے اُس سے پانچویں پسلی پر ایسا مارا کہ اُسکی انتڑیاں زمین پر نکل پڑیں اور دوسرا وار نہ کیا سو وہ مر گیا پھر یواب اور اُس کا بھائی ابیشی سبع بن بکری کے پیچھے روانہ ہوئے (۱۱) تب ایک شخص یواب کے جوانوں میں سے اُسکے پاس کھڑا رہا اور یوں بولا جو کوئی یواب سے راضی ہے اور جو کوئی داؤد کی طرف ہے سو یواب کے پیچھے چلے (۱۲) اور عماسا راستے کے درمیان لہو میں لوٹ پوٹ کر رہا اور جب اُس شخص نے دیکھا کہ سب لوگ کھڑے ہیں تو وہ عماسا کو راہ پر سے میدان میں کھینچ لے گیا اور اُسے کپڑا اُڑھا دیا اسلئے کہ دیکھا کہ جو کوئی اُسکے نزدیک آیا سو کھڑا ہوا (۱۳) اور جب وہ راہ پر سے اُسے اُٹھا لے گیا تو سب لوگ یواب کے ساتھ سبع بن بکری کا پیچھا کرنے کو روانہ ہوئے ✦

(۱۴) سو وہ سارے بنی اسرائیل کے فرقوں میں ہوتا ہوا ابیل اور بیت معکہ اور سارے بیریم تک گیا اور وے سب

بھی جمع ہوئے اور اُس کے پیچھے چلے (۱۵) اور اُنہوں نے آکے اُسے بیت معکہ کے ابیل میں گھیرا اور شہر کے سامنے ایک دمدمہ باندھا اور وہ دیوار کے برابر رہا اور سب لوگ جو یواب کے ساتھ تھے کوشش کر رہے تھے کہ دیوار کو گرا دیں ؞

(۱۶) اُس وقت ایک دانشمند عورت شہر میں سے چلائی اور کہا کہ سنو سنو مہربانی سے یواب کو کہو کہ یہاں نزدیک آئیو کہ میں تجھ سے کچھ کہوں (۱۷) اور جب وہ اُسکے نزدیک آیا تو اُس عورت نے اُس سے کہا کہ کیا تو یواب ہے وہ بولا میں وہی ہوں تب اُس نے اُسے کہا کہ اپنی باندی کی بات سُنیئے وہ بولا میں سنتا ہوں (۱۸) تب وہ بولی کہ قدیم زمانے میں یہہ مثل کہتے تھے کہ وے ضرور ابیل سے مشورت چاہینگے اور اس طرح وے کام کو ختم کرتے تھے (۱۹) اور میں اسرائیل میں صلح خواہ اور دیانتدار ہوں سو تو چاہتا ہے کہ ایک شہر کو اور اُس کو جو اسرائیل کی ایک ماتھی ہلاک کرے سو تو کیوں خداوند کی میراث کو نگلنے چاہتا ہے (۲۰) یواب نے جواب دیا اور کہا یہہ مجھ سے دور رہے یہہ

مجھ سے دور رہے کہ نگل جاؤں یا ہلاک کروں (۲۱) یہہ ایسی بات
نہیں بلکہ کوہ افرائیم کا ایک شخص جسکا نام سبع بن بکری ہے اُسنے
بادشاہ پر یعنے داؤد پر اپنا ہاتھ اُٹھایا ہے سو فقط اُسی کو میرے
حوالے کردے کہ میں شہر سے چلا جاؤں اُس عورت نے
یواب کو کہا دیکھ اُسکا سر دیوار پر سے تجھ پاس پھینک دیا جائیگا
(۲۲) تب وہ عورت اپنی دانائی سے سب لوگوں کے پاس گئی
سو اُنہوں نے سبع بن بکری کا سر کاٹکے باہر یواب کی طرف
پھینک دیا تب اُسنے نرسنگا پھونکا اور لوگ شہر پر سے اُٹھکے
ایک ایک اپنے خیمے کو گئے اور یواب پھر کے یروسلم میں
بادشاہ پاس آیا +

(۲۳) اور یواب اسرائیل کے سارے لشکر کا سردار تھا
اور بنایاہ بن یہویدع کریتیوں اور فلیتیوں کا سردار تھا (۲۴) اور
ادورام خراج کا داروغہ تھا اور اخیلود کا بیٹا یہوسفط محاسب تھا
(۲۵) اور سبع منشی تھا اور صدوق اور ابیاتر کاہن تھے اور
عیرا یائری بھی داؤد کا ایک سردار تھا +

اکیسواں باب

پھر داؤد کے عصر میں پیاپے تین سال کال پڑا اور داؤد نے خداوند کے حضور صلاح پوچھی سو خداوند نے فرمایا کہ یہہ ساؤل کے اور اُس کے خونریز گھرانے کے سبب سے ہے کہ اُسنے جبعونیوں کو قتل کیا (۲) تب بادشاہ نے جبعونیوں کو طلب کیا اور اُن سے بات کہی (اور یہہ جبعونی اسرائیل کی نسل میں سے نہ تھے بلکہ اموری تھے جو باقی رہ گئے تھے اور بنی اسرائیل نے اُن سے قسم کی تھی اور ساؤل نے چاہا کہ اُنہیں قتل کرے کیونکہ اُسے بنی اسرائیل اور بنی یہوداہ کے سبب غیرت تھی) (۳) سو داؤد نے جبعونیوں سے کہا میں تمہارے لئے کیا کروں اور میں کس چیز سے کفارہ دوں تاکہ تم خداوند کی میراث کے لئے برکت چاہو (۴) سو جبعونیوں نے اُسے کہا کہ ہم ساؤل سے اور اُس کے گھرانے سے روپے اور سونے کے طالب نہیں اور نہ تو ہمارے لئے اسرائیل کے

کسی مرد کو جان سے مار سو وہ بولا پس اور تم کیا چاہتے ہو کہ میں تمہارے لئے کروں (۵) تب انہوں نے بادشاہ کو جواب دیا کہ وہ شخص جس نے ہمیں ہلاک کیا اور ہماری مخالفت پر ایسے منصوبے باندھے کہ ہم نابود کئے جاویں اور اسرائیل کی کسی مملکت میں باقی نہ رہیں (۶) سو اُسکے بیٹوں میں سے سات آدمیوں کو ہمارے حوالے کر کہ ہم اُنہیں خداوند کے لئے خداوند کے برگزیدہ ساؤل کے جبعہ میں لٹکا دیں تب بادشاہ بولا کہ میں اُنھیں حوالے کرونگا (۷) پر بادشاہ نے مفیبوست بن یونتن بن ساؤل پر رحمت کی اُس قسم کے سبب جو اُنہوں نے یعنے داؤد اور ساؤل کے بیٹے یونتن نے خداوند کو درمیان دیکے آپس میں کھائی تھی (۸) پر بادشاہ نے ساؤل کے بیٹے ایاہ کی بیٹی رصفہ کے دو بیٹے جو ساؤل کے لئے جنی تھی یعنے ارمونی اور مفیبوست اور ساؤل کی بیٹی میکل کے پانچ بیٹے جو برزلی محولانی کے بیٹے عدرائیل کے لئے جنی تھی پکڑا (۹) اور اُنہیں جبعونیوں کے حوالے کیا اور اُنہوں نے اُنہیں ٹیلے پر خداوند

کے حضور لٹکا دیا وے ساتوں کے سات فنا ہوئے اور فصل کے اوّل موسم میں اُسکے پہلے دنوں میں جس وقت کہ جَو کاٹنے شروع ہوئے تھے وے مارے گئے ❊

(۱۰) تب ایاہ کی بیٹی رصفہ نے ٹاٹ کا لباس لیا اور شروع فصل سے اُسکو اپنے لئے چٹان پر بچھا دیا جب تک کہ آسمان سے اُن پر پانی پڑنا شروع ہوا سو اُسنے اُنہیں دن کو ہوائی پرندوں سے اور رات کو جنگلی درندوں سے بچایا کہ اُنھیں نہ چھوویں (۱۱) اور داؤد کو خبر پہنچی کہ ساؤل کی حرم ایاہ کی بیٹی رصفہ نے یوں کیا ❊

(۱۲) سو داؤد نے جا کے ساؤل کی ہڈیوں اور اُسکے بیٹے یونتن کی ہڈیوں کو جلعاد کے یبیسیوں سے پھیر لیا کہ وے اُنھیں بیت شان کے کوچے میں سے جس وقت کہ فلسطیوں نے ساؤل کو جلبوعہ میں مارا اور اُنہیں لٹکا دیا تھا چرا لے گئے تھے (۱۳) سو وہ ساؤل کی ہڈیوں اور اُس کے بیٹے یونتن کی ہڈیوں کو وہاں سے لے آیا اور ان سب کی ہڈیوں کو جو

لٹکائے گئے تھے جمع کروایا (۱۴) اور اُنہوں نے ساؤل اور
اُس کے بیٹے یونتن کی ہڈیوں کو بنیامینی زمین کے ضلع میں
اُس کے باپ قیس کی گور میں گاڑا اور سب جو کچھ کہ بادشاہ نے
فرمایا اُنہوں نے کیا اور بعد اُسکے اُس سرزمین کی بابت
خدا نے منتیں سُن لیں ۔

(۱۵) اور فلسطی اِسرائیل سے پھر لڑے اور داؤد اپنے
خادموں کے ساتھ نکلا اور فلسطیوں سے لڑا اور داؤد بیتاب
ہوگیا (۱۶) اُس وقت اشبی بنوب نے جو رفا کے بیٹوں میں
سے تھا جسکے نیزے کا پھل وزن میں تین سو مثقال تھا اور
وہ ایک نیا تیغا باندھے تھا چاہا کہ داؤد کو مارلے (۱۷) پر ضرویا
کے بیٹے ابی شی نے اُسکی کمک کی اور اُس فلسطی پر وار کیا
اور اُسے قتل کیا تب داؤد کے لوگوں نے اُسے قسم دی
اور کہا کہ تو پھر کبھی ہمارے ساتھ جنگ پر مت نکلیو تا کہ اِسرائیل
کا چراغ بجھ نہ جائے (۱۸) اور ایسا ہوا کہ بعد اُسکے پھر فلسطیوں
سے جوب میں لڑائی ہوئی تب حوساتی سبکی نے صف کو جو رفا

سکے بیٹوں میں سے تھا قتل کیا (۱۹) اور فلسطیوں سے
جوب میں ایک اور لڑائی ہوئی تب الحنان بن یعری آرجیم
جو بیت لحم کا تھا جاتی جولیت کو جس کا نیزہ ایسا تھا جیسا کہ
جلاہوں کا شہتیر ہوتا ہے مارا (۲۰) پھر جات میں ایک اور لڑائی
ہوئی اور وہاں ایک بڑا قدآور شخص تھا اُسکے ہر ہاتھ میں اور
ہر پانو میں چھ چھ اُنگلیاں تھیں جو سب کی سب چوبیس ہوتی
ہیں اور یہہ بھی رفا کو پیدا ہوا تھا (۲۱) اُس نے جس وقت
کہ اسرائیل کو طعنہ دیا اُس وقت داؤد کے بھائی سمعی کے
بیٹے یہونتن نے اُسے مارا (۲۲) یہی چاروں رفا کے صلب سے
جات میں پیدا ہوئے اور داؤد کے ہاتھ سے اور اُسکے
خادموں کے ہاتھ سے مارے پڑے ✦

بائیسواں باب

اور داؤد نے جس دن کہ خداوند نے اُسکو اُسکے
سارے دشمنوں اور ساؤل کے ہاتھ سے رہائی دی خداوند

کے آگے اس گیت کی باتیں کہیں (۲) اور اُسنے کہا خداوند میری چٹان اور میرا گڑھ اور میرا چھوڑانے والا ہے (۳) میری چٹان کا خدا ہے اُس پر میرا بھروسا ہے وہ میری سپر ہے اور میری نجات کا سینگ ہے میرا اونچا برج اور میری پناہ گاہ اور میرا نجات دینے والا ہے تو ہی مجھے ظلم سے بچاتا ہے (۴) میں خداوند کو پکارونگا جو ستایش کے لایق ہے یوںہیں میں اپنے دشمنوں سے چھڑایا جاؤنگا (۵) کہ موت کی لہروں نے مجھے گھیرا بلجالی لوگوں کے سیلابوں نے مجھے ڈرایا (۶) گور کے دکھوں نے مجھکو گھیرا موت کے پھندوں نے مجھے آگے سے جا لیا (۷) اپنی مصیبت کے وقت میں نے خداوند کو پکارا اور اپنے خدا کے آگے چلایا اُسنے اپنی ہیکل میں سے میری آواز سُنی اور میرا نالہ اُس کے کانوں تک پہنچا (۸) تب زمین لرزی اور کانپی آسمان کی بنیادیں ہل گئیں اور لرزیں اسلئے کہ وہ غصہ ور ہوا (۹) اُس کے نتھنوں سے ایک دھواں اُٹھ رہا اور اُسکے منہہ سے آگ نکلکے کھاتی گئی کہ جس سے کوئلے

دھک گئے (۱۰) اُسنے آسمان کو جھکایا اور وہ نیچے اُترا اور
اندھیرا اُسکے پانوں تلے تھا (۱۱) وہ ایک کروبی پر سوار ہو کے
اُڑا اور ہوا کے پروں پر نمود ہوا (۱۲) اور اُس نے اپنے
گرداگرد تاریکی کی قناتیں کھڑی کیں کالے پانیوں اور بادلوں
کے گھٹا کے ساتھ (۱۳) اُس چمک سے جو اُس کے آگے
آگے ہوتی تھی کوئلے سلگے (۱۴) خداوند آسمان سے گرجا اور
تعالی نے اپنی آواز سُنائی (۱۵) اور تیر چلائے اور اُنھیں
تتر بتر کیا بجلی بھی چمکائی اور اُنھیں شکست دی (۱۶) خداوند
کی جھنجھلاہٹ سے اور اُس کے نتھنوں کے دم کے جھوکے
سے سمندر کی تھاہیں نمود ہوئیں دنیا کی نیویں کھل گئیں (۱۷) اُسنے
اوپر سے بھیجا اور مجھے پکڑ لیا اُس نے مجھے بہت پانیوں میں
سے کھینچکے نکالا (۱۸) اُس نے مجھے میرے قوی دشمن
سے اور اُن سے جو میرا کینہ رکھتے تھے چھڑایا کہ وے مجھ
سے نہایت زبردست تھے (۱۹) اُنھوں نے میری مصیبت
کے دن مجھے آگے سے جا لیا پر خداوند میرا تکیہ تھا (۲۰) وہ مجھ

کو کشادہ مکان میں نکال لایا اُسنے مجھ کو نجات بخشی اس لئے کہ وہ
مجھ سے خوش تھا (۲۱) خداوند نے میری راستی کے موافق مجھ کو
جزا دی اور میرے ہاتھوں کی پاکیزگی کا مجھے بدلا دیا (۲۲) کیونکہ
میں نے خداوند کی راہوں کی محافظت کی اور میں نے اپنے
خدا کی پیروی سے سرکشی نہ کی (۲۳) کہ اُسکی ساری عدالتیں
میرے زیر نظر رہیں اور اُسکے احکام جو ہیں سو میں نے اُنھیں
اپنے سے دور نہ کیا (۲۴) میں اُس کے حضور میں راست تھا
اور میں نے اپنے تئیں اپنی بدکاری سے باز رکھا (۲۵) خداوند
نے میری راستی اور میری پاکی کے موافق جو اُس کی آنکھوں
کے سامھنے تھی مجھ کو صلہ دیا (۲۶) تو رحم کرنے والے پر
رحم کرتا ہے اور راستی کرنیوالے کو اپنے تئیں راست دکھلاتا
ہے (۲۷) تو اُن کو جو خالص ہیں اپنے تئیں خالص دکھاتا ہے
پر جو ٹیڑھے ہیں تو اُن پر اپنے تئیں ٹیڑھا ظاہر کرتا ہے
(۲۸) تو اُن لوگوں کو جن پر بپت پڑی ہے بچاتا ہے پر جو گھمنڈ
رکھتے ہیں اُن پر تیری آنکھیں لگی ہیں تاکہ اُنھیں پست کرے

(۲۹) کہ تو اے خداوند میرا چراغ ہے اور خداوند میرے اندھیرے
کو روشن کرے گا (۳۰) تیری کمک سے میں ایک فوج
پر دوڑتا ہوں میں اپنے خدا کی کمک سے دیوار کود گیا
(۳۱) خدا جو ہے تو اسکی راہ کامل ہے خداوند کا کلام صاف
تایا ہوا ہے وہ اُن سب کی جنھیں اُسکا بھروسا ہے سپر ہے
(۳۲) خداوند کے سوا کون خدا ہے اور ہمارے خدا کو چھوڑ
کے کون چٹان ہے (۳۳) خدا میری قوت اور میرا زور اور
وہی میری راہ کامل کرتا ہے (۳۴) وہ میرے پانوں کو ہرنی
کے سے بناتا ہے وہ مجھ کو میرے اونچے مکانوں پر بٹھاتا ہے
(۳۵) وہ میرے ہاتھوں کو لڑنے کی تعلیم دیتا ہے ایسا کہ
پیتل کی کمان میرے بازوؤں سے جھکائی جاتی ہے (۳۶) تو
ہی نے اپنی نجات کی سپر مجھ کو بخشی اور تیری ہی مہربانی نے
مجھ کو بزرگ کیا (۳۷) تو نے میرے قدم میرے تلے کشادہ
کئے ایسا کہ میرے ٹخنے ڈگمگاتے نہیں (۳۸) میں نے اپنے
دشمنوں کا پیچھا کیا اور اُنھیں فنا کیا اور منہ نہ موڑا جب تک

کہ اُنھیں نابود نہ کیا (۳۹) میں نے اُنھیں کھالیا اور اُنہیں زخمی کیا ایسا کہ وے اُٹھ نہ سکے ہاں وے میرے قدموں تلے پڑے ہیں (۴۰) کیونکہ تو نے جنگ کے لئے زور سے میری کمر باندھی وے جو مجھ پر چڑھ آتے ہیں تو نے اُنکو میرے زیر کر دیا (۴۱) تو ہی نے میرے دشمنوں کی پیٹھ مجھ کو دکھلائی تاکہ میں اُنہیں جو میرا کینہ رکھتے ہیں کاٹ ڈالوں (۴۲) وے انتظار میں تھے پر چھڑانے والا کوئی نہ ٹھیرا خداوند کی طرف بھی پر اُس نے اُنھیں جواب نہ دیا (۴۳) تب میں نے اُنھیں ایسا پیسا کہ گرد کر دیا میں نے اُن کو ایسا روندا کہ راستے کی کیچڑ ہو گئے اور اُنہیں بکھرا دیا (۴۴) تو ہی نے مجھ کو میرے لوگوں کے جھگڑے سے چھڑایا تو ہی نے مجھکو غیر قوموں کا سردار کیا ایک گروہ جسے میں نہیں پہچانتا میری بندگی کریگی (۴۵) اجنبی لوگ میری خوشامد کرینگے یہی کہ سنینگے اور میرے فرمانبردار ہو جائینگے (۴۶) اجنبی لوگ فنا ہو جائینگے اور وے اپنے آڑ کے مکانوں میں دہشت کھائینگے (۴۷) خداوند

زندہ ہے اور میری چٹان مبارک ہے میری نجات کی چٹان کا خدا بلند اور بالا ہے (۴۸) خدا ہی ہے جو میرا انتقام لیتا ہے اور لوگوں کو میرے زیر کر دیتا ہے (۴۹) اور وہ مجھے میرے دشمنوں کے درمیان سے نکال لاتا ہے تو ہی میرے حملہ کرنیوالوں پر مجھے بلند کرتا ہے تو ہی نے ظالم آدمی سے مجھکو رہائی دی ہے (۵۰) سو میں اے خدا قوموں کے بیچ تیرا شکر کرونگا اور تیرے نام کے گیتوں کو گاؤں گا۔ (۵۱) کہ وہ اپنے بادشاہ کی نجات کا برج ہے اور اپنے مسیح داؤد پر اور اُسکی نسل پر ابد تک رحم کرنیوالا ہے ٭

تیئیسواں باب

یہہ داؤد کا پچھلا کلام ہے یسی کے بیٹے داؤد نے کہا اور اُس شخص نے جو سرفراز کیا گیا تھا کہا یعقوب کے خدا کے مسیح نے جو اسرائیل میں اچھا گانیوالا تھا کہا (۲) خداوند کی روح مجھ میں بولی اور اُسکا سخن میری زبان پر تھا (۳) اسرائیل

کے خدا نے کہا اسرائیل کی چٹان نے مجھے کہا انسان پر راستی سے چلنو کرتا ہوا ایک صادق ہے خداترسی کے ساتھ حکومت کرتا ہوا (۴) اور وہ صبح کی روشنی کے مانند ہوگا جب کہ سورج نکلتا ہے ایسی صبح کہ جس کے ساتھ بدلیاں نہیں ہوتیں اور گھاس کی مانند جو بارش کے بعد کھڑے دھوپ کے باعث زمین سے نکلتی (۵) اگرچہ میرا گھر خدا کی نسبت اِس ڈول کا نہیں لیکن اُسنے ایک ابدی عہد جو سب چیزوں میں آراستہ اور پائدار ہے میرے ساتھ کیا ہے کہ میری ساری سلامتی اور میرا سارا شوق بھی ہر باوجودے کہ وہ اُسے نہ اُگاوے *

(۶) پر بلعال کے لوگ سب کے سب کانٹوں کی مانند اکھاڑ پھینکے جائینگے کیونکہ وے ہاتھوں سے پکڑے نہیں جاتے (۷) اور جو شخص کہ اُنھیں چھوا چاہے اُسے ضرور ہے کہ لوہا یا نیزہ کے پھل کو اُس کام میں لاوے اور وے وہیں کے وہیں آگ سے جلائے جائینگے *

(۸) اور داؤد کے بہادروں کے نام یہے ہیں پہلا تحکمونی

جو کرسی پر بیٹھا تھا سرداروں کا رئیس تھا وہی ادینو تھا جو
ایزنی کہلایا اُسی نے آٹھ سو پر بھالا چلایا اور اُنھیں ایک ہی
وقت قتل کیا (۹) اُس کے بعد دودو کا بیٹا الیعزر اخوحی
تھا اُن تین پہلوانوں میں سے ایک تھا جو داؤد کے ساتھ
چڑھ گئے تھے جب کہ اُس نے اُن فلسطیوں کو جو جنگ پر
چڑھے تھے طعنہ دیا تھا اور سارے بنی اسرائیل چلے گئے تھے
(۱۰) سو اُس نے اُٹھکے فلسطیوں کو مارا یہاں تک کہ اُسکا
ہاتھ تھک گیا اور قبضہ ہاتھ میں جم گیا اور خداوند نے اُس
دن بڑی فتح کی اور باقی لوگ اُس کے پیچھے فقط لوٹنے
کے لئے پھر آئے (۱۱) بعد اُس کے حراری اجی کا بیٹا سمہ
تھا جس وقت فلسطی چارہ لینے کے لئے ایک قطع زمین میں
جہاں مسور کے درخت تھے جمع ہوئے تھے اور سب لوگ
فلسطیوں کے آگے سے بھاگ گئے (۱۲) وہ اُس کھیت
کے بیچوں بیچ کھڑا رہا اور اُس کو بچایا اور فلسطیوں کو قتل
کیا اور خداوند نے بڑی فتح کی (۱۳) اور اُن تیس میں سے

تین سردار نکلے اور عدلام کے مغارے کو درو کے وقت
داؤد پاس آئے اور فلسطیوں کی جماعت رفائیوں کی وادی میں
خیمہ زن تھی (۱۴) اور داؤد اس وقت ایک گڑھی میں تھا اور
فلسطیوں کا قلعہ وہ بیت لحم میں تھا (۱۵) اور داؤد نے ترستے
ہوئے کہا اے کاش کہ کوئی شخص اس کوئے کا ایک گھونٹ
پانی جو بیت لحم کے آستانے پر ہے مجھے پلاتا (۱۶) اور
تینوں پہلوانوں نے فلسطیوں کا لشکر توڑا اور بیت لحم کے کنوئیں
سے پانی بھرا اور لا کے داؤد کو دیا لیکن اس نے نہ چاہا کہ پیئے بلکہ اسے خداوند
کے لئے تپایا (۱۷) اور اس نے کہا مجھ سے دور ہو اے خداوند کہ میں ایسا کروں
کہ یہ ان لوگوں کا لہو جو اپنی جان پر کھیل کے گئے سو اس نے نہ چاہا کہ اسے
پیئے پس ان تینوں پہلوانوں نے یہ کام کئے (۱۸) اور ضرویاہ کے
بیٹے یوآب کا بھائی ابیشی جو تینوں میں ایک سردار تھا اس نے تین سو
پر بھالا چلایا اور انہیں قتل کیا اور تینوں میں نامدار ہوا (۱۹) کیا وہ
ان تینوں میں سب سے زیادہ عزت والا تھا اور ان کا سردار
ہوا پر وہ پہلے تینوں کے برابر نہ تھا (۲۰) اور یہویدع

کا بیٹا بنایاہ ایک بڑے بہادر کا بیٹا جو قبضی ایل کا تھا
جس نے بہت سے کام کئے تھے اُسی نے موآب کے دو جوان
مثلِ شیر ببر کے مارے اور جا کے برف کے موسم میں ایک
غار کے بیچ ایک شیر ببر مارا (۲۱) اور اُس نے ایک رودار
مصری کو قتل کیا اُس مصری کے ہاتھ میں ایک بھالا تھا پر وہ
لٹھ لیکے اُس پر لپکا اور مصری کے ہاتھ سے بھالا چھین لیا
اور اُسی کے بھالے سے اُسے مارا (۲۲) یس یہویدع کے
بیٹے بنایاہ نے یہہ یہہ کچھ کیا اور تینوں پہلوانوں میں اُسکا
نام تھا (۲۳) وہ اُن تیسوں سے زیادہ عزت والا تھا پر وہ
اِن تین کے برابر نہ تھا اور داؤد نے اُسے اپنے خاص لشکر
کا سردار کیا (۲۴) اور یواب کا بھائی عساحیل اِن تیسوں میں سے
ایک تھا اور الحنان بیت لحم کے دودو کا بیٹا (۲۵) سمہ حرودی
الیقہ حرودی (۲۶) خلص فلطی عیرا بن عقیس تقوعی (۲۷) ابی عزر
عنتوتی مبونی حوساتی (۲۸) ضلمون اخوحی مہری نطوفاتی
(۲۹) حلب بن بعنہ نطوفاتی اتی بن ریبی بنی بنیامین کے جبعہ کا

(۳۰) فرعتونی بنایاہ اور نحل جعس کا ہدی (۳۱) ابی علبون عرباتی
عزموت برحومی (۳۲) الیحبہ سعلبونی بنی یسین یہونتن (۳۳) سمہ
ہراری اخی اٰم بن سرار ہراری (۳۴) الیفلط بن اجسبی بن معکاتی
الی عام بن اخیتفل جلونی (۳۵) حصری کرملی فغری اربی
(۳۶) اجال بن ناتن ضوبہ سے بنی جدی (۳۷) صلق عمونی
نحری بیروتی جو یواب بن ضرویاہ کا سلح بردار تھا (۳۸) عیرا تری
جریب اتری (۳۹) اوریاہ حتی سب سنتیس ہوئے۔

چوبیسواں باب

بعد اُس کے خداوند کا غصہ اسرائیل پر پھر بھڑکا کہ اُس
نے داؤد کے دل میں ڈالا کہ اُن کا مخالف ہو کے کہے کہ جا
اور اسرائیل اور یہوداہ کو گن (۲) کیونکہ بادشاہ نے لشکر کے
سردار یواب کو جو اُس کے ساتھ تھا حکم کیا کہ اسرائیل کے سارے
فرقوں میں دان سے لیکے بیر سبع تک گذر کرو اور لوگوں کو
گنو تا کہ لوگوں کا عدد مجھے معلوم ہو (۳) تب یواب نے

بادشاہ کو کہا کہ خداوند تیرا خدا اُن لوگوں کو اُس سے کہ جتنے
وے اب ہیں سو چند زیادہ کرے اور کہ میرے خداوند بادشاہ
کی آنکھیں یہ دیکھیں پر کیا سبب ہے کہ میرے خداوند بادشاہ
کا دل اس کام سے لگا ہے (۴) لیکن بادشاہ کی بات یواب
اور لشکر کے سرداروں پر غالب آئی اور یواب اور لشکر کے سردار بادشاہ
کے حضور سے اسرائیل کے لوگوں کا شمار کرنے کو نکل گئے *
(۵) اور وے یردن پار اُترے اور عراعر میں جو وادی
جد کے شہر کی دہنی طرف کو یعزیر کے رخ ہے خیمہ زن ہوئے
(۶) وہاں سے جلعاد اور تحتیم حدسی کی سرزمین کو آئے
اور دان یعن کو وارد ہوئے اور گھوم کے صیدا تک پہنچے
(۷) اور وہاں سے صور کے محکم شہر تک آئے اور حویوں اور
کنعانیوں کے سارے شہروں تک بھی اور یہوداہ کے جنوب
کو بیر سبع تک نکل گئے (۸) چنانچہ ساری مملکت میں سیر کر کے نو مہینے
بیس دن کے بعد یروسلم کو آئے (۹) اور یواب نے لوگوں
کے شمار کی فرد بادشاہ کو دی سو اسرائیل کے آٹھ لاکھ بہادر

مرد تلوار یے تھے اور یہوداہ کے مرد پانچ لاکھ تھے ٭

(۱۰) اور داؤد کا دل بعد اُسکے کہ اُس نے لوگوں کا شمار کیا بے چین ہو گیا اور داؤد نے خداوند کو کہا یہہ جو میں نے کیا سو بڑا گناہ ہوا اب اے خداوند فضل سے اپنے بندے کا گناہ بخش دیجئے کہ میں نے بڑی احمقی کا کام کیا (۱۱) سو جب داؤد صبح کو اُٹھا تو خداوند کا کلام جاد نبی پر جو داؤد کا غیب بین تھا نازل ہوا اور اُس نے کہا کہ (۱۲) جا اور داؤد سے کہہ کہ خداوند یوں فرماتا ہے میں تیرے سامھنے تین بلائیں پیش لاتا ہوں تو اُن میں سے ایک کو اختیار کر کہ میں اُسے تجھ پر بھیجوں (۱۳) سو جاد داؤد پاس آیا اور اُس کو خبر دی اور اُس سے پوچھا کہ تو کیا چاہتا ہے کیا تجھ پر تیرے ملک میں سات برس کا کال پڑے یا تو تین مہینے تک اپنے دشمنوں سے بھاگتا پھرے اور وے تجھے رگیدیں یا تیری مملکت میں تین دن تک وبا پڑے اب صلاح لے اور تجویز کر کہ میں اُسے جس نے مجھے بھیجا کیا جواب دوں (۱۴) تب داؤد

نے بڑی ہی بڑی ہوں لیکن خداوند کے ہاتھ
میں گرفتار ہونا بہتر ہے کہ اُس کی رحمتیں عظیم ہیں پر انسان
کے ہاتھ میں گرفتار ہونا نہ چاہئیے ✦

(۱۵) سو خداوند نے اِسرائیل پر وبا بھیجی جو اُس صبح
سے لیکے مقرری وقت تک رہی اور دان سے لیکے بیرسبع
تک لوگوں میں سے ستر ہزار آدمی مر گئے (۱۶) اور جب فرشتے
نے اپنا ہاتھ بڑھایا کہ یروشلم کو فنا کرے تو خداوند بدی کرنے
سے پچھتایا اور اُس فرشتے کو جو لوگوں کو مارتا تھا کہا یہہ بس ہے
اب اپنا ہاتھ کھینچ اُس وقت خداوند کا فرشتہ یبوسی ارَوناہ کے
کھلیہان پر کھڑا تھا (۱۷) اور داؤد نے جب اُس فرشتے
کو جو لوگوں کو مارتا تھا دیکھا تو خداوند کو کہا دیکھ گناہ تو میں نے
کیا اور بدی مجھ سے ہوئی پر اِن بھیڑوں کا کیا قصور بس مجھ
ہی پر اور میرے باپ کے گھرانے پر اپنا ہاتھ چلائیے ✦

(۱۸) اور اُس روز جاد داؤد پاس آیا اور اُسے کہا
جا اور یبوسی ارَوناہ کے کھلیہان پر خداوند کے لئے ایک

مذبح بنا (۱۹) اور داؤد نے جاد کے کہنے کے موافق جیسا کہ
خداوند کا حکم تھا کیا (۲۰) اور ارو ناہ نے نگاہ کی اور بادشاہ
اور اُسکے چاکروں کو اپنی طرف آتے دیکھا سو ارو ناہ نکلا اور
بادشاہ کے آگے جھککے زمین پر سجدہ کیا (۲۱) اور کہا خداوند
میرا بادشاہ اپنے بندے پاس کیوں آیا داؤد نے کہا تاکہ کھلیہان
تجھ سے مول لوں اور خداوند کا ایک مذبح بناؤں تاکہ لوگوں
میں سے وبا جاتی رہے (۲۲) ارو ناہ نے داؤد کو کہا کہ میرا خداوند
بادشاہ جو کچھ بہتر جانے لیوے اور اُسے گذرانے اور دیکھ
یہاں سوختنی قربانی کے لئے بیل اور دائیں چلانے کے اسباب
بیلوں کے سامان سمیت ایندھن کے لئے ہیں (۲۳) یہہ
سب کچھ ارو ناہ نے بادشاہ کی طرح بادشاہ کو دیا سو ارو ناہ
نے بادشاہ سے کہا کہ خداوند تیرا خدا تجھکو قبول کرے (۲۴) تب
بادشاہ نے ارو ناہ سے کہا یوں نہیں بلکہ میں قیمت دیکے اُسکو
تجھ سے مول لونگا اور میں اُن چیزوں کو لیکے کہ جن پر میرا کچھ
خرچ نہو خداوند اپنے خدا کو سوختنی قربانیاں نہ چڑھاونگا سو

داؤد نے وہ کھلیہان اور وے بیل پچاس مثقال چاندی دیکے مول لئے (۲۵) اور داؤد نے وہاں خداوند کے لیئے مذبح بنایا اور سوختنی قربانیاں اور سلامتی کی قربانیاں چڑھائیں اور خداوند نے زمین کے لئے اُن کی دعا قبول کی اور وبا اِسرائیل میں سے جاتی رہی ✦

تمام شد